جہادِ اسلامی

★ فضائل
★ مسائل
★ حقائق

www.KitaboSunnat.com

تالیف
حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترتیب وتبییض
غلام مصطفیٰ فاروق

مکتبۂ کتاب وسنت
ریحان چیمہ۔ تحصیل ڈسکہ۔ سیالکوٹ، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ منشورات اردو سروس، ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین

جہادِ اسلامی

فضائل ★ مسائل ★ حقائق

تالیف و پیشکش

حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ (الخبر) و داعیہ متعاون

مرکز الدعوۃ والارشاد (الدمام سعودی عرب)

ترتیب و تبییض

غلام مصطفیٰ فاروق

خطیب جامعہ شمس الہدیٰ، ڈسکہ -

مکتبہ کتاب و سنت

ریحان چیمہ - تحصیل ڈسکہ - سیالکوٹ، پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب .... جہاد اسلامی: فضائل، مسائل، حقائق

نام مولف .... حضرت مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تبیض .... مولانا غلام مصطفیٰ فاروق

ناشر و طابع .... مولانا غلام مصطفیٰ فاروق

طبع اول .... اول، مارچ 2001ء

تعداد 1100

قیمت .... روپے

سٹاکسٹ:

مکتبہ سلفیہ، 4-شیش محل روڈ، لاہور

فون: 7237184

ملنے کے پتے:

- حدیث پبلیکیشنز، 2-شیش محل روڈ، لاہور.......... فون: 7232808
- نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور...... فون: 7321865
- اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور
- مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور.......... فون: 7351124
- مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، ڈاک خانہ بھوپالوالہ،
تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	عرضِ مرتب	9
2	عروج وزوال امت کے اسباب	12
4	جہاد ومجاہدین اور غازیان وشہداء کا مقام ومرتبہ	18
	﴿قرآن کی رو سے﴾	
	1 مقامِ شہید	23
5	جہاد ومجاہدین کا مقام ومرتبہ	26
	﴿حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں﴾	
	1 سرحدوں کی پہرہ داری اور مجاہدین کی چوکیداری	26
	2 مجاہدین کے سامان کی فراہمی۔ اُن کے گھر کی نگرانی	29
	3 جہاد کے لئے گھوڑے پالنے کی فضیلت وثواب	31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	4 تیراندازی	34
	5 دوران جہاد، عبادت	35
	6 غبار جہاد	36
	7 مقام وفضیلتِ جہاد ومجاہدین۔	37
	8 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوقِ جہاد	40
	9 فضائی محاذ اور ایک وضاحت	44
	10 حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ	45
	11 بحری محاذ	45
	12 فضیلت ومقام شہادت وشہداء	49
	13 انعامِ شہادت	54
6	متفرقات جہاد	57
	1 عزلت نشینی وگوشہ نشینی کی شرعی حیثیت	59
	2 پہلی دلیل	59
	3 دوسری دلیل	61
	4 تیسری دلیل	62
	5 چوتھی دلیل	63
	6 پانچویں دلیل	64
	7 چھٹی دلیل	65

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
7	جہاد و شہادت میں اخلاص نیت کا اثر	66
8	اقسام شہادت و شہداء	70
9	ترک جہاد کا نتیجہ	77
	1 جَاهِدُوْا کا مطلب	79
10	مال غنیمت میں خیانت کا انجام	82
	1 خائن کی پردہ پوشی	85
	2 خیانت کی مذمت	86
	3 ایک وضاحت	89
	4 غزوہ موتہ میں صحابہ کرام کا ایمانی جذبہ	92
	5 حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ''طیار'' کہنے کی وجہ	93
	6 بستر مرگ پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز الفاظ	94
	7 میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا	96
11	اذن و فرضیت دفاعی جہاد	99
	1 جہاد کی اجازت اور حکم کب ہوا	99
	2 دفاعی جہاد کا حکم اوّلین	101
12	جہاد اسلامی پر اعتراضات اور عیسائی مشنریوں کی خدمات کا پس منظر	105
	1 اسلام کے خلاف عیسائیت کے حربے	107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
13	دورانِ جہاد متحاربین میں سے غیر اہلِ قتال کے بارے میں اسلامی تعلیمات	110
	1 غیر اہلِ قتال کے قتل کی ممانعت	111
	2 فتح مکّہ کے موقع پر اِسلامی فوج کو ہدایات	113
	3 غیر اہل کتاب سے جنگ کی کی استثنائی صورتیں	114
14	جہاد اسلامی کے دوران مجاہدین کے لئے ضابطہ ہائے اخلاق	116
	1 دُشمن پر غفلت میں حملہ کرنے کی مُمانعت	116
	❁ ایک وضاحت	118
	2 دُشمن کو آگ میں جلانے کی مُمانعت	119
	3 دُشمن کو باندھ کر اور تکلیفیں دے دے کر مارنے کی مُمانعت	124
	4 قیدیوں کے قتل کی مُمانعت	125
	❁ ایک وضاحت	128
	5 قاصدوں کے قتل کی مُمانعت	128
	6 دُشمن کی لاشوں کی بے حُرمتی اور مثلہ کی مُمانعت	130
	7 غدر و نقض عہد کی مُمانعت	133
	❁ غدر و نقض عہد اور خاص حالتِ جنگ	134
	❁ عہد شکنی پر وعید شدید	139
	❁ معاہد کافر کا قتل کبیرہ گناہ	140

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
❁	نقضِ عہد کا انجام	142
8	دورانِ جہاد شور و ہنگامہ کی مُمانعت	143
9	بوقت روانگی دوسروں کے لئے باعثِ اذّیت بننے کا عدم جواز	145
10	لوٹ مار غارتگری کے اِرتکاب کی مُمانعت	147
11	فصلوں، کھیتوں، باغات اور بستیوں کو تباہ و برباد کرنے کی مُمانعت	151
❁	جنگی ضرورت کے تحت درخت وغیرہ کاٹنے کا جواز	152
❁	لشکر اسلامی کو نصیحت	158
❁	لشکرِ اسلامی کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہدایات	159
15	معاہدین یا غیر جانبدار اقوام کے بارے میں اسلامی تعلیمات	161
1	پہلا اصول	162
2	دُوسرا اصول	162
3	تیسرا اصول	163
4	اعلانِ جنگ	164
5	امام اِبن کثیر رحمتہ اللہ	166
6	حافظ اِبن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ	166
7	ازہری کا قول	166
16	اشاعتِ اسلام میں تلوار کا حصہ	168

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
17	نبی اکرم ﷺ کے غزوات وسرایا کا سرسری جائزہ	171
18	عہدِ نبوی کے ۸۲ غزوات وسرایا کی اصل حقیقت	175
19	عہدِ نبوی کے غزوات وسرایا میں ہلاک شدگان اور قیدیوں کی تفصیلی رپورٹ	177
1	جنگ عظیم کے مقتولین، اسیران وگمشدگان کے بارے میں تفصیلی اخباری رپورٹ	178
2	مذہبی لوگوں کی لڑائیاں	179
3	اسلام اور جبر واکراہ	181
4	شانِ نزول	182
5	دوسری روایت	183
6	امام ابن کثیر رحمۃ اللہ کا قول	183
7	کیا یہ آیت منسوخ ہے؟	183
8	انبیاء رُسل کی ضرورت	185

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض مرتب

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ، عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بَعْدُ.﴾

جہادِ اسلامی، فضائل و مسائل، حقائق کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کو میں نے نہ صرف لفظ بلفظ پڑھا ہے بلکہ اِسے کتابی شکل میں ترتیب دینے کے لئے لکھا بھی ہے کیونکہ یہ کتاب فاضل جلیل حضرت مولانا محمد منیر قمر صاحب سیالکوٹی حفظہ اللہ (ترجمان سپریم کورٹ الخبر وداعیہ متعاون بمرکز الدعوۃ والارشاد بالدمام سعودی عرب) کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جو متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران اُنہوں نے امارات القیوین کے ریڈیو اسٹیشن کی اُردو سروس سے اپنے روزانہ نشر ہونے والے پروگرام ''دین و دُنیا'' کے تحت پیش کی تھیں۔ یہ اُن کی اُنہی تقاریر کے تحریری اسکرپٹ ہیں جنھیں میں نے شروع کے خطبات وابتدائیہ اور آخر کے اختتامی کلمات کو حذف کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ایک مستقل کتابی شکل دے دی ہے۔

مولانا قمر صاحب حفظہ اللہ اپنے ریڈیائی پروگرام انتہائی محنت و جانفشانی اور پوری لگن ودلجمعی سے ترتیب دیتے ہیں اور پھر موضوع کو کئی کئی ماہ تک مسلسل بیان کر کے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ جب تک اس موضوع کے تمام پہلو کا احاطہ کر کے وضاحت نہ کردیں دوسرا موضوع شروع نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیجی ممالک میں ان کی تقاریر علمی اور عوامی حلقوں میں انتہائی مقبول ہیں اوران کی تقاریر کے آڈیو کیسٹ امارات کے تقریباً ہر ریکارڈنگ سنٹر سے بآسانی مل جاتے ہیں اور لاکھوں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ میں نے خود اپنے متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران چالیس ہزار سے زائد کیسٹیں تقسیم کی ہیں۔

ہم نے جہادِ اسلامی کے موضوع پر نشر شدہ تمام پروگرامز کومختلف عنوانات میں تقسیم کر کے ترتیب دے دیا ہے اور ہر حصّہ اپنے موضوع پر مکمل و مدلل ہے۔ اُنہی میں سے ایک یہ کتاب ”جہادِ اسلامی : فضائل ، مسائل ، حقائق اور معاندین کے اعتراضات کا ازالہ“ کے نام سے مرتب کی گئی ہے۔

میں محترم مولانا قمر صاحب حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اپنی تقاریر کے مسودات مجھے عنایت فرما کر اُنہیں کتابی شکل میں مرتب کرنے کا موقع مہیا فرمایا: جزاہ اللہ خیراً.

اِسی طرح فاضلِ جلیل حضرت مولانا حافظ ارشادالحق صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی وداعیہ مرکز الدعوۃ والارشاد مقیم الذید شارجہ متحدہ عرب امارات) کا بھی شکرگزار ہوں کہ ترتیب وتخریج میں اُن کا تعاون بھی شاملِ حال رہا۔ وفقنا اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وایاہ للخیر۔

اس کتاب میں اصل محنت ونظر سوزی تو مولانا قمر صاحب نے ہی کی ہے اور میں نے انہی سے مسودات لے کر اپنی حد تک بھرپور کوشش کی ہے کہ پروگراموں یا تقاریر میں ربط برقرار رہے۔مسودہ کی ازسرِ نو ترتیب وتبییض کے دوران بھی محترم قمر صاحب کا علمی تعاون اور اُن کے مفید مشورے بلکہ ہدایات ملتی رہیں لیکن پھر بھی اگر کہیں تکرار یا ربط وترتیب میں کوئی نقص وکمزوری نظر آئے تو وہ میری طرف سے ہے۔

کتاب کی ترتیب کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ اپنے موضوع کی یہ بڑی جامع مانع کتاب اور قارئین کے لئے ان شاء اللہ بڑی مفید ثابت ہوگی اور جدید ذہن میں یہ جہاد اور متعلقاتِ جہاد کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے تمام شبہات واعتراضات کے ازالے کا باعث بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مولانا قمر صاحب کے اس عمل کو ان کے میزان حسنات میں قبول فرمائے اور میرے لئے بھی اِسے باعثِ اجر وثواب بنائے اور اس کی طباعت واشاعت میں شرکت کرنے والے تمام احباب کو بھی دُنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔(آمین)

غلام مصطفی فاروق

خطیب جامع مسجد الشمس الہدیٰ

ریحان چیمہ ، ضلع سیالکوٹ

29 ذیقعد 1420 ہجری

7 مارچ 2000ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عروج وزوال امت کے اسباب

امتِ اسلامیہ کی ترقی وخوشحالی اور عروج وسعادت کے اسباب اور اس کے تنزل و ادبار یا شقاوت و زوال کی وجوہات بالفاظ دیگر عروج و زوال امت کے اسباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب بات کہی ہے۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں کہ تقدیر اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

لیکن اِس موضوع کی تفصیل کا کھوج لگانے سے بے شمار اسباب و وجوہات سامنے آتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ جب تک افراد امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرتے رہے۔ ارکان اسلام پر پوری طرح کار بند رہے۔ زنا، شراب و منشیات، قمار یا جوا بازی، سود خوری، لہو ولعب، ناپ تول اور پیمائش میں کمی بیشی سے بچتے رہے۔ غدر و نقض عہد، چوری، ڈاکے اور زِیر دستوں پر ظلم وستم جیسے دینی ومعاشرتی جرائم کے ارتکاب سے باز رہے تو دنیا میں سرخرو اور سربلند رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا رُعب اور ہیبت بخشے رکھی کہ دشمن دور دور تک اپنے گھروں میں بیٹھے کانپ جایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔

اِسی طرح جب تک افرادِ امت میں جذبہ جہاد جوان رہا، راہِ حق میں مر مٹنے کے لیے وہ تیار رہے تو کسی کو ٹیڑھی نظر کر کے بھی ان کی طرف دیکھنے کی جرات نہیں ہوا کرتی تھی۔ افرادی قوت کے اعتبار سے جب ہم صرف تین سو تیرہ (313) تھے تو کامیابیاں ہمارے قدم چوما کرتی تھی۔ جب ہم بڑھتے گئے تو کامرانیوں نے ہمارے گھروں کے راستے ازبر کر لئے۔ یہ رب کائنات پر غیر متزلزل ایمان، برائیوں اور گناہوں سے کلی اجتناب، اطاعت الٰہی اور اتباع رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ ہی جذبۂ جہاد کے وجود کا نتیجہ تھا۔

لیکن جیسے جیسے افرادِ امت کا عمل اطاعت الٰہی واتباع رسول ﷺ کے سلسلہ میں کمزور ہونے لگا۔ دینی ومعاشرتی برائیاں گھر کرنے لگیں اور جذبۂ جہاد ماند پڑنے لگا تو ترقی وخوشحالی اور عروج وسعادت نے رخ بدلا۔ کامیابی وکامرانی امت کا راستہ بھی بھول گئی اور تنزل وادبار یا شقاوت وزوال نے ڈیرے ڈال لئے۔

اور دنیا کے نقشے پر چالیس سے زیادہ ملکوں میں حکومت واقتدار حاصل ہونے کے باوجود افرادِ امّت کو جو مجموعی مقام حاصل ہے۔ اُس کا اندازہ کرنے کے لیے تو کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن یہی کیا کم ہے۔ کہ لاتعداد پیغمبروں کی جائے پیدائش و بعثت، نبی آخر الزّمان ﷺ کے معراج کی پہلی منزل اور مسلمانوں کے قبلۂ اول والی سرزمین فلسطین کو اپنے ذہن میں لایا جائے اور مسجد اقصیٰ کا تصور کیا جائے جو سال ہا سال سے یہودیوں کے تسلط میں ہے۔ جو کہ ارضِ فلسطین اور صحن مسجد اقصیٰ کو اپنے نجس قدموں تلے روند رہے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ کے تقدس کو پامال کرنے کا ساتھ ساتھ نت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نئے حیلے بہانوں سے مسجد کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں تو نصف صد ملکوں کے مالک مسلمان کیا کر پائے ہیں۔ اپنی حیثیت مجموعی اور دورِ حاضر میں اپنے مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کیلئے کسی دوسری مثال کی ضرورت ہی اس کے بعد باقی نہیں رہ جاتی۔

اور پھر زوال و انحطاط کے یہ اسباب و وجوہات تمام تر ہمارے خود اپنے پیدا کردہ ہیں۔ اپنے گناہوں کا بوجھ کسی دوسرے کے پلڑے میں ڈالنا دانشمندی نہیں بلکہ حقائق سے چشم پوشی ہے اور ارشادِ الٰہی سے بڑھ کر اور حقائق کیا ہوں گے۔

چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں اپنی ذات گرامی کو بری الذمہ قرار دیتے ہوئے ان اسباب و وجوہات کی نسبت ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾(۱)

"بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔"

اور یہی بات سورہ نسآء آیت 40، سورہ کہف آیت 49، سورہ توبہ آیت 70، سورہ عنکبوت آیت 40، سورہ روم آیت 9 میں بھی کہی گئی ہے اور اسی طرح ہی سورہ بقرہ آیت 57، سورۂ آل عمران آیت 117، سورۂ اعراف آیت 160، 161، سورۂ نحل آیت 33، 118 میں بھی مذکور ہے۔ کہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور اپنی شامت اعمال میں مبتلا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قطعاً لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور سورۂ آل عمران آیت 182 میں ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾

ا۔ سورہ یونس آیت ۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیلئے ظالم نہیں ہے۔"

اور یہی حقیقت سورۂ انفال آیت 51، سورۂ حج آیت 10، سورۂ فصلت یا حٰم السجدہ آیت 46 اور سورۂ ق آیت 29 میں بھی بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیلئے ظالم نہیں ہے بلکہ دنیوی اور اُخروی شقاوت و بدبختی کے ذمہ دار خود بندوں کے کردار و اعمال ہیں۔

تلخ سہی مگر حقیقت یہی ہے کہ آج تو ہم نے پیمانے ہی بدل رکھے ہیں۔ اتباع رسول ﷺ اور عمل بالسنہ کو رجعیت قرار دیا جاتا ہے اور سنت پر عمل پیرا ہونے والوں کو "دقیانوسی" کہا جاتا ہے۔ سرِ راہ کھلے طور پر سنتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا اور اس کردار و عمل والے لوگوں کی وجہ سے یہ امت زوال پذیر نہ ہوگی تو اور کیا ہوگا؟ آفتیں، بلائیں اور مختلف شکلوں میں عذاب نازل نہ ہوں گے تو پھر مکافاتِ عمل ہی کیا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بڑے صریح انداز میں فرما رکھا ہے کہ تمام تر مصائب کا باعث خود تمہارے اعمال ہیں۔

چنانچہ سورۂ شوریٰ میں ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴾ (۲)

"تم لوگوں پر جو مصیبت آتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے اور بہت سے قصوروں سے وہ ایسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔"

اور اگلی ہی آیت میں فرمایا:

۲- سورۂ شعراء : ۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (۳)

''تم زمین میں (اپنے رب کو) عاجز کر دینے والے نہیں ہو اور اللہ کے مقابلہ میں تم اپنا کوئی حامی و مدد گار نہیں رکھتے ہو۔''

مذکورہ آیت میں مصیبت سے اُس قحط کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو اُس زمانے میں مکہ معظّمہ میں برپا تھا۔ (۴)

تفسیر ابن کثیر میں ابن ابی حاتم کے حوالہ سے حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آؤ میں تمہیں کتاب اللہ کی افضل ترین آیت سناؤں اور ساتھ ہی حدیث رسول ﷺ بھی۔ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے آیت

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾

''تم لوگوں پر جو مصیبت آتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے اور بہت سے قصور واروں سے وہ ایسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔''

کی تلاوت فرمائی اور فرمایا:

اے علی (رضی اللہ عنہ)! سُن میں تمہیں اس کی تفسیر بھی بتا دوں۔

﴿مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مَّرَضٍ اَوْ عُقُوْبَةٍ اَوْ بَلَاءٍ فِي

۳- سورہ شوریٰ : ۳۱

۴- حاشیہ ترجمہ قرآن کریم از مولانا مودودیؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ. ﴾(۵)

''تمہیں جو بیماریاں سختیاں، بلائیں اور آفتیں دنیا میں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو سورۂ روم میں ایک دوسرے انداز سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ. ﴾(٦)

''خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزا چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آجائیں۔''

یہاں فساد سے اس جنگ کی طرف اشارہ ہے جو اس زمانے میں ایران و روم کے مابین برپا ہوئی تھی۔ (۷)

اور سورۂ نساء آیت ۶۲ میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے۔

ان آیات اور مذکورہ حدیث پر غور کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ امت اسلامیہ آج جن حالات سے دوچار ہے یہ سب افراد امت کے اپنے ہی افعال کا نتیجہ ہیں جن کی طرف شروع میں اشارہ کیا گیا ہے۔

۵- مختصر تفسیر ابن کثیر للرفاعی ۳/۵۷۴، تفسیر ابن کثیر اردو ۵/۳۱ مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، پاکستان

۶- سورہ روم: ۴۱

۷- حاشیہ ترجمہ قرآن مجید از مولانا مودودیؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد و مجاہدین اور غازیان و شہداء کا مقام و مرتبہ

﴿قرآن کریم میں﴾

فرائض اسلام میں سے وہ اہم فریضہ جسے آج نظر انداز کیا جا چکا ہے اور پھر اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے وہ ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے جو امت اسلامیہ کی سربلندی اور افراد امت کی سرخروئی کا باعث رہا ہے۔ اس جہاد کی قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ میں بہت فضلیت اور مجاہدین اسلام اور شہدا یا غازیوں کا بڑا مقام و مرتبہ بیان ہوا ہے۔ اور بکثرت آیات میں اس کا ذکر آیا ہے۔ جن میں سے چند آیات پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

چنانچہ سورۂ بقرہ میں اہل ایمان مجاہدین کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أُوْلٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (۸)

۸- سورہ بقرہ : ۲۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا ہے اور جہاد کیا ہے وہ رحمتِ الٰہی کے جائز امیدوار ہیں اور اللہ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والا اور اپنی رحمت سے انہیں نوازنے والا ہے۔''

اسی طرح ہی سورۂ نساء میں ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً. وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (۹)

''مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو بغیر کسی مجبوری کے گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بیٹھنے والوں کی نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا بڑا درجہ رکھا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کیلئے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ کے یہاں مجاہدین کی خدمت کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت ہی زیادہ ہے۔''

اور اگلی ہی آیت میں فرمایا

﴿دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

۹ – سورہ نساء : ۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَّحِيْمًا﴾.(۱۰)

''ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے درجات ہیں اور مغفرت ورحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

اور سورۂ انفال میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا. لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾.(۱۱)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جہاد کیا (جدو جہد کی) اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہ سچے مومن ہیں ان کیلئے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔''

اور سورۂ توبہ میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.﴾(۱۲)

''لیکن رسول نے اور اُن لوگوں نے جو آپ کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور اب ساری بھلائیاں انہی کے لیے

۱۰- سورہ نساء : ۹۶

۱۱- سورہ انفال : ۷۴

۱۲- سورہ توبہ :۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور وہ فلاح پانے والے ہیں۔"

اور اگلی ہی آیت میں فرمایا ہے۔

﴿ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ. ﴾ (۱۳)

"اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ ہے عظیم الشان کامیابی"

اور سورۂ حجرات میں مجاہدین کو صادقین قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (۱۴)

"حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ صادقین (سچے لوگ) ہیں۔"

اور سورۂ صف میں ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾. (۱۵)

"اللہ تعالیٰ کو تو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف

۱۳- سورہ توبہ : ۸۹

۱۴- سورہ حجرات : ۱۵

۱۵- سورہ صفت : ۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔''

اسی سورت کی آیت 10 میں عذاب الیم سے نجات دلانے والی تجارت کا پتہ دیا اور آیت 11 میں بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا اور اپنے مال و جان سے فی سبیل اللہ جہاد کرنا ہے۔

اور آیت 12 میں فرمایا۔

﴿يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَالِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

''اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا کرے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔''

سورہ توبہ کی آیت 120 اور 121 میں فرمایا:

''ایسا کبھی نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ بھوک و پیاس اور جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف برداشت کریں اور منکرین حق کو جو راہ ناگوار ہے اس پر وہ کوئی قدم اٹھائیں اور کسی دشمن سے (عداوتِ حق کا) انتقام لیں اور اس کے بدلے میں ان کے حق میں ایک عمل صالح نہ لکھا جائے یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا ہے۔ اِسی طرح یہ بھی کبھی نہیں ہوگا کہ وہ (راہ خدا میں) تھوڑا یا بہت کوئی خرچ اٹھائیں اور (سعی جہاد میں) کوئی وادی پار کریں اور ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے تاکہ اللہ ان کے اس اچھے کارنامے کا صلہ انہیں عطا فرمائے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مقام شہید

یہ تو جہاد و مجاہدین اور غازیان اسلام کے فضائل اور مقام و مرتبہ ہے جبکہ راہِ خدا میں جان دینے والے شہدا کے بارے میں سورۂ بقرہ میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَاءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾. (١٦)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔“

اور سورۂ آل عمران کی آیت 169 سے 174 تک میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ شہداء اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں اور اس کے فضل و کرم پر خوش و خرم ہیں۔ انہیں کوئی خوف و رنج نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل پر شاداں و فرحاں ہیں۔ (مختصراً)

اور سورۂ آل عمران ہی میں دوسری جگہ فرمایا!

﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾. (١٧)

”تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصہ میں آئے گی وہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔“

اور سورۂ نساء میں فرمایا!

﴿وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

١٦- سورہ بقرہ: ١٥٤

١٧- سورہ آل عمران: ١٥٧

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً﴾. (١٨)

"جو اللہ کی راہ میں لڑے اور مارا جائے یا غالب رہے گا اسے ہم ضرور اجر عظیم عطا کریں گے۔"

اور سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾. (١٩)

"اللہ تعالیٰ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا وہی کامیاب ہیں۔"

اور اگلی آیت میں فرمایا:

﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ. خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾. (٢٠)

"ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پائیدار عیش کے سامان ہیں ان (جنتوں) میں وہ ہمیشہ رہیں گے یقیناً اللہ کے پاس خدمات کا صلہ دینے

١٨ – سورہ نساء: ٧٤

١٩ – سورہ توبہ: ٢٠

٢٠ – سورہ توبہ: ٢١۔ ٢٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بہت کچھ ہے۔"

اور سورۂ توبہ میں ہی دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ﴾. (۲۱)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے، مارتے اور مرتے ہیں ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے۔ توراۃ و انجیل اور قرآن میں۔"

اور سورۂ محمدؐ میں ارشاد الٰہی ہے!

﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ. سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ. وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ.﴾ (۲۲)

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا وہ ان کی راہنمائی فرمائے گا اور اور ان کا حال درست کر دے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس سے وہ ان کو واقف کرا چکا ہے۔"

۲۱-سورہ توبہ : ۱۱۱

۲۲ – سورہ محمد : ۴-۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد ومجاہدین کا مقام ومرتبہ

﴿احادیث رسول ﷺ میں﴾

جہاد ومجاہدین اور شہداء وغازیان اسلام کے فضائل اور مقام ومرتبہ کے بارے میں قرآن کریم کے مختلف مقامات آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ اسی طرح ہی کتب حدیث میں بھی اس موضوع کی دو چار یا دس بیس احادیث نبوی ﷺ نہیں بلکہ سینکڑوں احادیث ہیں اور جہاد کے کسی ایک نہیں بلکہ ہر گوشے کے بارے میں ہیں۔ جن میں سے ہم نے محدثین کرام کے نزدیک صحیح وحسن سند والی کچھ احادیث کا انتخاب کیا ہے۔

سرحدوں کی پہرہ داری اور مجاہدین کی چوکیداری

جہاد فی سبیل اللہ کے ایک گوشے یعنی اسلامی ریاست کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے سرحدی چوکیوں پر پہرہ داری کرنے والوں کے بارے میں صحیح بخاری ومسلم، ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿رِبَاطُ یَوْمٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا وَ مَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا وَ الرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا﴾. (۲۳)

''اللہ کی راہ میں ایک دن کے لئے سرحدوں کی پہرہ داری کرنا دنیا جہان اور اس کی تمام دولتوں سے بہتر ہے اور جنت کی اتنی سی جگہ جو ایک چابک رکھنے کے لئے درکار ہوتی ہے وہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور کسی بندۂ خدا کا اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ صبح و شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

جبکہ صحیح مسلم' ترمذی ونسائی اور طبرانی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿رِبَاطُ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ وَ اِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرٰى عَلَيهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُ وَ اُجْرِىَ عَلَيهِ رِزْقُهُ وَ اَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ﴾. (۲۴)

''ایک دن اور ایک رات کی پہرہ داری ایک مہینہ کے مسلسل روزوں اور راتوں کے قیام سے بھی بہتر ہے اگر وہ پہرہ داری کے دوران ہی وفات پا گیا تو اس کا وہ عمل خیر مسلسل لکھا جاتا رہے گا' جو وہ کیا کرتا تھا اور اس پر (جنت سے) اس کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔''

۲۳- الترغیب والترھیب ۲/۲۴۲، بخاری ۲(۱۰۰ حدیث ۲۸۹۲)، صحیح ترمذی (۱۳۶۰)، صحیح الجامع (۳۴۸۲)

۲۴- حوالہ بالا، مسلم مع نووی ۷/۱۳/۶۱، صحیح ترمذی (۱۳۶۱)، صحیح الجامع (۳۴۸۴)، صحیح نسائی (۲۹۶۹-۲۹۷۰)، صحیح الجامع (۳۴۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور طبرانی میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿وَبُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيْدًا﴾. (۲۵)

''اور وہ قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا۔''

اور ابوداؤد و ترمذی' ابن حبان، دارمی اور مسند احمد' مستدرک حاکم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنَمّٰى لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يُؤْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ﴾. (۲۶)

''ہر مرنے والے کے عمل کا خاتمہ (اس کی موت کے ساتھ ہی) ہو جاتا ہے سوائے اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والے کے اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔''

اور سرحدی چوکیوں پر (دشمنوں سے) اپنے جوانوں اور ان کے سامان کی دیکھ بھال یا پہرہ داری کے لئے جاگنے والوں کے بارے میں ترمذی شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.﴾ (۲۷)

۲۵ –الترغيب ايضاً

۲۶ – ايضاً و صححه الالبانى ،مشكوة ۲/ ۱۱۲۴ ، صحيح ابى داؤد (۲۱۸۲)صحيح ترمذى (۱۳۲۱)

۲۷ –الترغيب ۸۵/۳ وقال الالبانى: صحيح لشواهده. مشكوة ۲/ ۱۱۲۵ صحيح ترمذى (۱۳۳۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”دو آنکھوں کو جہنم کی آگ ہرگز نہ چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو (تنہائی کے عالم میں) خوف خدا سے رو پڑی ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں جاگ کر رات گزاری۔“

مجاہدین کے سامان کی فراہمی، ان کے گھر کی نگرانی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد پر نکلنے والے مجاہدین کے لیے سامانِ حرب اور دیگر اشیاءِ استعمال کی فراہمی کرنے والوں اور ان کے اہل وعیال کی امانت داری و بھلائی کے ساتھ نگرانی و سرپرستی کرنے والوں کے بارے میں صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی اور نسائی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.﴾ (۲۸)

”جس نے اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی مجاہد کو (سامان دے کر) تیار کیا اس نے بھی گویا جہاد کیا اور جس شخص نے مجاہد کے گھر والوں کا بھلائی و نیکی کے ساتھ خیال رکھا اس نے بھی گویا جہاد کیا۔“

یہ حدیث صحیح ابن حبان میں بھی ہے لیکن اس کے الفاظ یوں ہیں۔

﴿مَن جَهَّزَ غَازِياً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ، اَوْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِثْلَ اَجْرِهٖ حَتّٰى اِنَّهُ لاَ يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ

۲۸ – الترغیب ۲/ ۱۸۱، الفتح الربانی ۱۴/ ۲۳، بخاری (۲۸۴۳)، مسلم مع نووی ۷/ ۱۳/ ۴۰، صحیح ابی داؤد حدیث (۲۱۹۰)، صحیح ترمذی (۱۳۲۹ تا ۱۳۳۱)، صحیح نسائی (۲۹۸۰–۲۹۸۱)، صحیح الجامع (۶۱۹۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْغَازِیْ شَیْءٌ.﴾ (اعداد و حدیث (۱۶۱۹) ابن ماجہ (۲۷۵۹)

''جس نے کسی مجاہد کی تیاری کرائی اور اس کے اہل وعیال کی سرپرستی کی اللہ اسے بھی اتنا ہی اجر دے گا لیکن مجاہد کے اجر سے بھی کچھ کم نہ کیا جائے گا۔''

اور ابن حبان کے الفاظ ہی ابن ماجہ کی حدیث میں ہیں سوائے اس کے کہ ابن ماجہ میں جملہ ''خَلَفَهُ فِیْ اَهْلِهٖ نہیں ہیں

اِس حدیث شریف میں مَنْ خَلَفَ غَازِیًا کے ساتھ بِخَیْرٍ کی جو شرط آئی ہے کہ نیکی و بھلائی کے ساتھ مجاہدین کے اہل وعیال کی دیکھ بھال اور سرپرستی ونگرانی کی جائے۔ یہ بات جتنی توجہ طلب ہے اتنی ہی واضح تر بھی ہے۔ لہٰذا اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

﴿حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِكُمْ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ﴾.(۲۹)

''جہاد کرنے والوں کی عورتوں کی حرمت بیٹھ رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح ہے بیٹھ رہنے والوں میں کوئی آدمی نہیں جو جہاد کرنے والوں میں سے کسی شخص کا خلیفہ بنتا ہے اس کے اہل میں پس اس کی

۲۹- مشکوٰۃ ۲/۱۱۱۹، الفتح الربانی ۱۴/ ۲۵، مسلم مع نووی ۷/۱۳/۱۴-۴۲ صحیح ابی داؤد حدیث (۲۱۸۰)، صحیح نسائی (۲۹۸۸)، صحیح الجامع (۳۱۴۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیانت کرتا ہے مگر قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پس وہ اس کے عملوں سے جو چاہے گا لے لے گا۔"

جہاد کے لئے گھوڑے پالنے کی فضیلت وثواب

آلاتِ حرب وسامان کے ضمن میں ہی گھوڑے کو بھی بڑا مقام حاصل تھا اور اس کی اہمیت آج کے بمبار طیارے سے کسی طرح کم نہ تھی لیکن عہد حاضر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور دفاع وجنگ کے لیے نت نئے آلات کی ایجاد نے اس کی اہمیت کم کردی ہے۔ آج تو زیادہ تر گھوڑے ریس اور قمار وجوا بازی کے لیے پالے جاتے ہیں۔ یا فخر ومباحات کا ذریعہ رہ گئے ہیں یا پھر ماہ محرم میں تعزیہ نکالنے کے لئے گھوڑے پالے جاتے ہیں۔ اس طرح جو جانور کبھی باعث سعادت دارین تھا اسے شقاوت دوجہان کا سبب بنالیا گیا ہے لیکن اس سب کچھ کے باوجود آج بھی اگر کہیں جہاد میں استعمال کرنے کے لئے گھوڑے کی ضرورت پیش آسکتی ہے اور محض اس غرض سے کوئی شخص اسے پالتا ہے تو اس کے بارے میں صحیح بخاری اور نسائی شریف کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِيْمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَ وَرَوْثَه وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ حَسَنَاتٍ﴾ (۳۰)

"جس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے اور اس کے وعدے کی تصدیق

۳۰ - الترغیب ۸۳/۳ ، بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۵۳) ، صحیح نسائی (۳۳۴۹)
صحیح الجامع (۵۹۲۷) ، ومصابیح السنہ ۵۶/۳ حدیث (۲۹۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے اس کی راہ میں استعمال کرنے کے لئے گھوڑا رکھا اس گھوڑے کا چارہ و پانی اور بول و براز نیکیوں کی شکل میں گھوڑا پالنے والے کے ترازو میں رکھا جائے گا۔''

صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ سَبْعُ مِائَةَ نَاقَةٍ کُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ﴾. (۳۱)

''حضرت ابومسعود انصاری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک آدمی مہار کی ہوئی اونٹنی لایا اور کہا ''یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن تجھ کو اس کے بدلہ میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی سب کو مہار ڈالی گئی ہوگی۔''

اور جہاد میں کام آنے والے گھوڑوں کے مقام کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُن گھوڑوں کی قسمیں کھائی ہیں چنانچہ تیسویں پارے کی سورۂ عادیات کے شروع میں ہے۔

﴿وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا. فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا. فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا. فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا﴾

''قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو پھنکار مارتے ہوئے دوڑتے ہیں

۳۱-مشکوۃ ۱۱۱۹/۲ ، مسلم مع نووی ۳۸/۱۳/۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں جھاڑتے ہیں پھر صبح سویرے چھاپا مارتے ہیں پھر اس موقع پر گرد غبار اڑاتے ہیں پھر ایسی حالت میں کسی مجمع میں جا گھستے ہیں۔"

قرآن کھول کر دیکھیں کہ ان قسمیہ آیات کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کے بارے میں کیا فرمایا ہے کہ وہ اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ خود اس پر گواہ ہے اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح پھنسا ہوا ہے۔

اور بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿اَلْخَیْلُ ثَلَاثَةٌ : وَهِیَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ هِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ........الخ﴾

"گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں پہلی وہ جو آدمی کے لیے وبال ہیں دوسری وہ جو آدمی کے لئے باعث ستر ہیں تیسری وہ جو آدمی کے لئے باعث اجر ہیں......."

پھر ان تینوں کی الگ الگ تفصیل بھی بیان فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وبال وہ گھوڑے ہیں جو شوقیہ اور فخر و مباحات کے لئے رکھے گئے ہوں اور باعث ستر وہ گھوڑے ہیں جن سے بار برداری و کرایہ کا کام لیا جاتا ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی ادا کیا جاتا ہے اور باعث اجر وہ ہیں جو خالص جہاد فی سبیل اللہ کے لئے رکھے گئے ہوں اور فرمایا کہ ان کے کھانے پینے بول و براز حتیٰ کہ قدم قدم پر مالک کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (۳۲)

۳۲-الترغیب ۸۳/۳ بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۶۰) مختصر مسلم للمنذری (۵۰۷) فی الزکوۃ، صحیح ترمذی حدیث (۱۳۳۶)، صحیح نسائی ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مسند احمد میں مذکور ایک ارشاد نبوی ﷺ میں ان تینوں قسموں کے گھوڑوں کو فَرَسٌ لِلرَّحْمٰن اور فَرَسٌ لِلْاِنْسَانِ اور فَرَسٌ لِشَّيْطَانِ کا نام دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ فَرَسٌ لِلرَّحْمٰنِ وہی ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے رکھا گیا ہو اور فَرَسٌ لِلْاِنْسَانِ وہ جو فقر و غریبی میں باعث ستر اور ذریعہ روزگار ہو اور فَرَسٌ لِلشَّيْطَانِ وہ ہے جو رہن و قمار یا جوا بازی کیلئے رکھا گیا ہو۔ (۳۳)

تیراندازی

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ انفال کی یہ آیت تلاوت کی۔

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ...... الخ﴾.

''اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لئے مہیا رکھو تا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کر دو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔''

اس آیت کی تلاوت کے بعد تین مرتبہ فرمایا:

﴿اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ

(باقی حاشیہ گزشتہ سے پیوستہ) (۳۳۳۴)، ابن ماجه (۲۷۸۸)، صحيح الجامع (۲۳۵۲)

۳۳–الترغيب ۳/۸۶. قال المنذری: رواه احمد ايضا باسناد حسن، الفتح الربانی ترتيب مسند احمد ۱۴/۱۳۷ و قال: وثق الحافظ الهيثمی رواته، صحيح الجامع (۲۳۵۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْقُوَّةَ الرَّمْى﴾. (۳۴)

''سنو! (یہ) قوت تیراندازی ہے۔سنو! (یہ) قوت تیراندازی ہے
سنو! (یہ) قوت تیراندازی ہے۔''

اور صحیح مسلم میں ہے۔

﴿مَنْ عَلِمَ الرَّمْى ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْفَقَدْ عَصٰى﴾. (۳۵)

''جس نے تیراندازی سیکھی پھر اس کو چھوڑ دیا (اُس کی مشق جاری نہ رکھی) وہ ہم میں سے نہیں یا یہ فرمایا کہ اُس نے نافرمانی کا کام کیا۔''

جبکہ ابن ماجہ میں ہے

﴿مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْى ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِىْ﴾. (۳۶)

''جس نے تیراندازی سیکھی پھر اس کو چھوڑ دیا اس نے نافرمانی کا کام کیا۔''

دوران جہاد عبادت

فی سبیل اللہ نکلے ہوئے مجاہدین کے اعمال کا ثواب بھی بہت بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ

۳۴- سورۃ انفال ۶۰

۳۵- الترغیب ۱۰۱/۳ ، مسلم مع نووی ۶۵:۶۴/۱۳/۷

۳۶- الترغیب ۱۰۶/۳ ، سنن ابن ماجہ (۲۸۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِذَالِکَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيفاً﴾. (۳۷)

''کوئی بندہ خدا جب اللہ کی راہ میں نکلا ہوا ہو اور ایک دن کا روزہ رکھے تو اس ایک دن کے روزے کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے نارِ جہنم سے ستر سال کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے۔''

غبارِ جہاد

اور راہِ خدا میں غبار آلود ہونے کی فضیلت و ثواب کا اندازہ صحیح بخاری میں مذکور اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ﴾. (۳۸)

''کسی بندہ خدا کے جو قدم راہِ خدا میں چلتے ہوئے خاک آلود ہوں گے انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

جبکہ ترمذی و نسائی میں ہے۔

﴿مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ﴾. (۳۹)

''جس کے قدم فی سبیل اللہ خاک آلود ہوئے وہ نارِ جہنم پر حرام

۳۷- بحوالہ الترغیب ۹۰/۳ ، بخاری مع الفتح ۵۶/۶ حدیث (۲۸۴۰) ، مسلم مع نووی ۳۳/۸/۴

۳۸- ایضا ۹۶/۳ ، بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۱۱)

۳۹- حوالہ بالا، صحیح ترمذی حدیث (۱۳۳۲) ، صحیح نسائی (۲۹۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔''

صحیح بخاری و مسلم، نسائی اور موطا امام مالک میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ وَ تَصْدِيْقٌ بِكَلِمَاتِهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ﴾ (۴۰)

''جو شخص محض جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے کلمات کی تصدیق کی خاطر نکلا اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی کفالت و ضمانت دیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر اجر و ثواب اور غنائم سے مالا مال کر کے واپس اس کے گھر لوٹا دے گا۔''

صحیح مسلم میں مذکور حدیث کا ابتدائی حصہ تو اسی مفہوم پر مشتمل ہے البتہ الفاظ میں فرق ہے۔ (۴۱)

مقام و فضیلت جہاد و مجاہدین

جہاد فی سبیل اللہ کو نبی اکرم ﷺ نے افضل ترین اعمال میں سے قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی اور اسی مفہوم مگر دوسرے الفاظ کے ساتھ صحیح ابن خزیمہ میں بھی ہے کہ نبی اکرمؐ سے پوچھا گیا۔

۴۰-الترغیب ۹۵/۳، بخاری حدیث ( )، مسلم مع نووی ۱۳/۷/۱/۱

۴۱-حوالہ بالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.﴾ (۴۲)

''سب سے افضل عمل کونسا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اُس پر ایمان لانا۔'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا اِس کے بعد؟'' تو فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا ''حج مبرور۔''

اور ابن ماجہ کے سوا صحاح ستہ میں ہی مذکور حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھا:

﴿اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟﴾

''لوگوں میں افضل ترین شخص کون ہے؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مُؤْمِنٌ یُجَاھِدُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی.﴾ (۴۳)

''وہ مومن جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔''

معلوم ہوا کہ مجاہد، افضل الناس ہے اور جہاد افضل الاعمال ہے۔

صحیح بخاری و مسلم اور نسائی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

۴۲–الترغیب ۲/۱۰۶–۱۰۷، بخاری مع الفتح حدیث (۲۶)، مسلم مع نووی ۱/۲/۲۲
صحیح نسائی (۲۴۶۱)

۴۳–حوالہ بالا، بخاری مع الفتح حدیث (۲۷۸۶) مختصر مسلم (۱۰۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَانِتْ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لاَ يُفْتِرُ مِنْ صَلاةٍ وَلاَ صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعُ الْمُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.﴾(۴۴)

''مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال روزہ دار، شب زندہ دار اور اللہ کی آیات پر طویل قیام کرنے والے شخص کی سی ہے جو نہ نماز ترک کرے نہ روزہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس گھر لوٹ آئے۔''

اور مجاہد کو اخروی زندگی میں کیا کیا درجات نصیب ہوں گے۔اس کے بارے میں صحیح بخاری میں ارشاد رسول ﷺ ہے:

﴿اِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.﴾(۴۵)

''جنت میں ایک سو درجات ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار کر رکھا ہے اور ان ہر دو درجوں کے مابین اتنی مسافت ہے کہ جتنی کہ زمین وآسمان کے مابین ہے۔''

جبکہ مسلم و ابوداؤد اور نسائی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے۔کہ نبیؐ نے فرمایا۔

﴿مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلاَمِ دِيْناً وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ.﴾

۴۴-ریاض الصالحین ۵۰۰-۵۰۱، بتحقیق الارناؤوط، بخاری (۲۷۸۷)، مسلم مع نووی ۲۵/۱۳/۷، صحیح نسائی (۲۹۲۷)

۴۵-الترغیب ۱۱/۳، بخاری مع الفتح ۱۴/۶ حدیث (۲۷۹۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص نے راضی برضا اللہ تعالیٰ کو اپنا رب یعنی پروردگار اور اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول مان لیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ سن کر سرور آمیز تعجب ہوا تو عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بات میری خاطر دوبارہ فرمائیں'' تو نبی ﷺ نے یہ حدیث دہرا دی اور مزید فرمایا:

﴿وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا لِلْعَبْدِ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.﴾

''اور ایک عمل ایسا بھی ہے جو بندے کو جنت میں سو درجوں پر سرفراز کر دیتا ہے اور ہر درجے کے مابین اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے مابین ہے۔''

حضرت ابو سعید خدریؓ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کونسا عمل ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ.﴾(٤٦)

''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

صحابہ کرامؓ کا شوقِ جہاد

جہاد کے اسی عظیم مقام و مرتبہ کے پیشِ نظر صحابہ کرامؓ نے جہاد میں شرکت کی

---

٤٦ الترغیب ٣/١١٢، مسلم مع نووی ٧/١٣/٢٨، صحیح نسائی حدیث (٢٩٣) و صحیح الجامع حدیث (٧٨٢٩)، مسند احمد ٣/١٤ بحوالہ صحیح الجامع ٢/١٢٩٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایسی نادر مثالیں قائم کیں کہ پڑھنے اور سننے والا محو حیرت ہو جاتا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم، ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ﴾

''جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں تلے ہیں۔''

یہ ارشاد نبوی ﷺ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے عین میدان جہاد میں سنایا تو ایک آدمی اُٹھا جو بڑا پراگندہ حال تھا اس نے کہا ''اے ابو موسیٰ! کیا خود آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟''

انہوں نے کہا: ''ہاں!'' تب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہا کہ ''میں تمہیں سلام وداع کہنے آیا ہوں۔'' اور ساتھ ہی اپنی تلوار کا نیام توڑ کر پھینک دیا اور ننگی تلوار لیے دشمن کی طرف بڑھا اور بہادری سے لڑتے ہوئے کئی دشمنوں کو تہہ تیغ کیا اور پھر خود بھی شہادت پائی۔ (۴۷)

اللہ تعالیٰ کی ذات اور نبی ﷺ کے ارشادات پر کامل ایمان والے صحابہ کرامؓ کا یہ عالم تھا کہ صحیح بخاری و مسلم اور نسائی میں مذکور ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اور نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آئندہ ایسا موقع آیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں۔ میدان اُحد میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

﴿اَلْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّي اَجِدُ رِيْحَهَا دُوْنَ اُحُدٍ.﴾

''دیکھو یہ رہی جنت، نضر کے پروردگار کی قسم! مجھے احد پہاڑ کے پیچھے

۴۷- مسلم مع نووی ۴۶/۱۳/۷، صحیح الترمذی حدیث (۱۳۵۶) ۲/ ۱۳۱، صحیح الجامع (۱۵۳۰)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اُس کی خوشبو آرہی ہے۔"

حضرت انسؓ (خادم رسول ﷺ) فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر تلواروں، تیروں اور نیزوں کے اسّی سے زیادہ زخم دیکھے۔ جب وہ شہید ہو گئے تو دشمنوں نے انکی صورت بگاڑ دی تھی۔ ہم میں سے کوئی بھی ان کو پہچان نہ سکا تھا۔ صرف ان کی بہن یعنی رُبیعہ بنت نضر نے انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ (۴۸) اِسی جذبہ کی قدر کرتے ہوئے ان جیسوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں فرمایا ہے۔

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَیْهِ﴾

(۴۹)

"اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے خدا سے جس بات کا عہد کیا تھا پورا کر دکھایا۔"

اور صحابہ کرامؓ میں جذبۂ جہاد کی ایک مثال صحیح مسلم میں ہے۔ کہ حق و باطل کے پہلے معرکہ غزوہ بدر میں جب مجاہدینِ اسلام اور دشمنانِ دین و مشرکین مکہ کا آمنا سامنا ہوا تو نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾

"اُٹھو! اس جنت کے لیے تیار ہو جاؤ جس کا عرض آسمانوں اور زمین جتنا ہے۔"

حضرت عمیر بن حمام انصاریؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا واقعی

۴۸۔الترغیب ۲۳۸/۳ ،بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۰۵)مسلم مع نووی ۴۸/۱۳/۷

۴۹۔سورۂ احزاب ،۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کا عرض آسمانوں اور زمین جتنا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں!'' تو حضرت عمیرؓ نے کہا'' بَخٍ بَخٍ'' (واہ واہ) تو نبی ﷺ نے پوچھا ''تمہیں بَخٍ بَخٍ کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' تو انہوں نے کہا۔

﴿لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ اِلَّا رِجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا.﴾

''اے اللہ کے رسول ﷺ اس کے سوا کوئی سبب نہیں کہ میں اہل جنت میں سے ہونے کی بھرپور امید وتمنا رکھتا ہوں۔''

آپ ﷺ نے انہیں بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

﴿فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهٖ فَيَجْعَلَ يَاكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ اِنْ اَنَا حُيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ. فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ.﴾ (۵۰)

''تم اہل جنت میں سے ہو انہوں نے اپنے ترکش سے بندھی کھجوروں سے کچھ کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے پھر سوچا کہ اگر میں اتنی دیر زندہ رہا یہاں تک کہ ساری کھجوریں کھا سکوں تب تو یہ بھی بڑی لمبی زندگی ہوگی (یہ سوچ کر) انہوں نے اپنے پاس موجود سب کھجوریں پھینک دیں (اور میدان میں کود پڑے) اور کفار ومشرکین سے جہاد وقتال کیا حتیٰ کہ اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی اور شہید ہو گئے۔''

یہ تھا صحابہ کرام کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت۔

۵۰- الترغیب ۱۱۶/۲، ۱۱۷، مسلم مع نووی ۴۵/۱۳/۷-۴۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فضائی محاذ............ایک وضاحت

ایک بات پیش نظر رکھیں کہ جہاد کے بارے میں جس قدر فضائل وارد ہوئے ہیں ان میں وہ سب مجاہدین شامل ہیں جو میدانوں یعنی بری محاذوں پر جہاد کریں یا فضائی محاذوں پر، چاہے سمندری یا بحری محاذوں پر ہو۔ سبھی اس میں آجاتے ہیں کیونکہ اصل غرض جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اس کے لیے وقت و زمانہ اور موقع و محل یا مقام کے تقاضوں کے پیش نظر چاہے کسی بھی محاذ پر ضرورت جہاد پیش آئے۔ وہیں جانی و مالی خدمات کے ساتھ قدم بڑھانا جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ احادیث رسول ﷺ میں فضائی جہاد کے بارے میں کوئی صریح واضح نصوص نہیں ملتیں اور اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ عہد رسالت مآب ﷺ تک بلکہ آج سے سو پچاس سال پہلے تک فضائی محاذ کا وجود ہی نہ تھا۔ ویسے جہاد و مجاہدین کی فضیلت بیان کرنے والی تمام مطلق احادیث فضائی معرکوں میں جہاد کرنے والوں کو بھی شامل ہیں مثلاً:

صحیح مسلم، ابوداؤد و نسائی، ابن حبان اور مستدرک حاکم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا.﴾ (۵۱)

”کافر اور اسے قتل کرنے والا جہنم کی آگ میں ہرگز اکٹھے نہیں ہوں گے۔ (یعنی کافر کا قاتل جنتی ہے)“

۵۱- الترغیب ۱۱۶/۳، مسلم مع نووی ۱۳/۷/ ۴۵-۴۶، صحیح ابی داؤد حدیث (۲۱۷۹)، صحیح الجامع (۷۶۱۸)، صحیح نسائی (۲۹۱۲) ۲/ ۶۵۲، مصابیح السنہ ۳/ ۳۹ حدیث (۲۸۶۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ

دورِ نبوت اور دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں صرف دو ہی محاذ تھے۔ ان دونوں محاذوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاد کیا۔ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ کا واقعہ بڑا معروف ہے کہ افریقی ممالک کو ملک در ملک فتح کرتے گئے۔ بری محاذ کی ضرورت پڑی تو بری محاذ پر جہاد کیا دریائی و سمندری یا بحری محاذ پر ضرورت پڑی تو دریاؤں کے سینے بھی چیرے اور پار جا کر اعدائے دین کی سرکوبی کی اور اسلام کا پرچم لہرایا اور بالآخر بحرِ ظلمات کے کنارے پر جا کر آسمان کی طرف منہ کیا اور کہا: ''اے اللہ! اگر مجھے معلوم ہو کہ ان پانیوں کے آگے بھی کوئی دنیا آباد ہے تو میں تیرے کلمہ کی سربلندی کے لئے ان پانیوں کو بھی اپنی فوجوں سمیت پار کر جاتا اور وہاں بھی تیرے نام کے جھنڈے گاڑ کر آتا۔ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ کے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کہا تھا:

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

بحری محاذ

خاص بحری محاذوں پر جہاد کے بارے میں تو خود نبیِ اکرم ﷺ سے بھی احادیث شریفہ ملتی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد میں مذکور ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ، حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر جایا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا بھی کھلایا کرتی تھیں اور یہ ام حرام رضی اللہ عنہا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر گئے انہوں نے اپنے معزز و مقدس مہمان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ کھلایا پلایا اس کے بعد آپ ﷺ وہیں سو گئے- پھر جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت ام حرامؓ فرماتی ہیں میں نے پوچھا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ.﴾

''مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے اس سمندر کے سینے پر سوار ہوں گے اور مجھے اس طرح نظر آئے جیسے بادشاہ اپنے تخت شاہی پر بیٹھے ہوں۔''

حضرت ام حرامؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے انہی لوگوں میں سے کردے۔'' آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آپ ﷺ دوبارہ جاگے تو پہلے کی طرح ہی ہنستے ہوئے اُٹھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے پھر وہی پہلا ارشاد دہرایا:

﴿نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی عُرِضُوْا عَلَیَّ............ الخ﴾

تو میں نے اپنی وہی خواہش دہرا دی کہ ''میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے۔'' تو اب کے آپ ﷺ نے فرمایا

﴿اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ.﴾

''تم ان کے اولین میں ہو گی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ واقعی حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر کے سینہ پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکل آئیں اور سواری کے جانور پر سوار ہوئیں تو اُس سے گر پڑیں اور اس حادثہ سے جانبر نہ ہوسکیں بلکہ شہید ہوگئیں۔ یہاں تک واقعہ صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہے۔ (۵۲)

جبکہ امام مُنذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترہیب میں اس کی تھوڑی سی مزید وضاحت کے لیے مِلی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

﴿كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ اَغْزٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قُبْرُصَ فَرَكِبَ الْبَحْرَ غَازِيًا وَ رَكِبَتْ مَعَهُ زَوْجَتُهُ اُمُّ حَرَامٍ﴾ (۵۳)

”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے عہد میں) حضرت عبادہ بن صامتؓ کو قبرص (سائیرس) کی مہم پر جہاد کے لئے روانہ کیا تھا اور وہ سمندری راستہ سے اس جہاد پر روانہ ہوئے تھے اور یہ کہ ان کی زوجہ محترمہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ہمراہ تھیں“

صحیح بخاری و مسلم کی اس حدیث میں متعدد امور کا تذکرہ ہے جس میں سے پہلا یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے خواب میں بحری محاذوں پر جہاد کرنے والے مجاہدین کو دیکھا اور بتایا کہ وہ اپنے تختوں پر بیٹھے بادشاہ معلوم ہوتے تھے یا تخت شاہی پر بیٹھے بادشاہوں

۵۲۔ بحوالہ الترغیب ۳/۱۲۸۔ الفتح الربانی ۱۴/۱۸،۱۹ بخاری مع الفتح ۶/۱۳ حدیث (۲۷۸۸۔۲۷۸۹) مسلم مع نووی ۱۳/۷/۵۷۔۵۸)

۵۳۔ الترغیب ۳/۱۲۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جیسے معلوم ہوتے تھے۔ یہ بحریہ کے مجاہدین کی واضح فضلیت ہے۔ کیونکہ انبیا اکرام اور خصوصاً نبی اکرم ﷺ کے خواب، محض خواب خیال نہیں بلکہ حقیقت ہوتے ہیں اور دوسری اہم بات یہ کہ نبی اقدس ﷺ نے پہلی مرتبہ ام حرامؓ کے لیے بحری محاذ کے مجاہدین میں سے ہونے کی دعا فرمائی اور دوسری مرتبہ ان کو بشارت دیتے ہوئے ہوئے پشین گوئی فرمائی۔

﴿ اَنْتِ مِنَ الا وَّلِیْنَ. ﴾

''تم اولین میں سے ہو۔''

آپ ﷺ کی یہ پشین گوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں من وعن پوری ہوگئی اور حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا نے واقعی جہاد فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی معیت میں سمندری سفر کیا اور شہادت پائی۔ یہ بات جہاں ان کے لیے باعث شرف وافتخار ہے۔ وہاں نبی اکرم ﷺ کی صداقت اور دلائل نبوت میں سے ایک دلیل وثبوت بھی ہے۔

اور بحری جہاد کی فضلیت کے بارے میں ایک حدیث طبرانی کبیر، بیہقی اور مستدرک حاکم میں بھی ہے جس میں ہے۔

﴿ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزْوَاتٍ فِي الْبَرِّ. ﴾ (۵۴)

''سمندری محاذ پر ایک مرتبہ جہاد کرنا بری محاذوں پر دس مرتبہ جہاد کرنے سے بہتر ہے۔''

۵۴- قال الحاکم: صحیح علی شرط البخاری و قال المنذری: وھو کما قال ولا یضر ما قیل فی عبد اللہ بن صالح فان احتج بہ. الترغیب ۱۲۹/۳، صحیح البخاری (۴۱۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں بھی سمندری محاذوں پر جہاد کرنے والوں اور غازیان اسلام کی بہت فضیلت آئی ہے اور اسی سمندری جہاد کی فضیلت ظاہر کرنے والی اور بھی کئی احادیث ہیں۔ (۵۵)

اور یہی کیا کم ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں نبی اکرم ﷺ سمندری محاذوں پر جہاد کرنے والے مجاہدین کو تختِ شاہی پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح ناز و نعمت کے عالم میں دیکھا ہے اور یہ مقام صرف اسے ہی مل سکتا ہے جس کے شامل حال خاص عنایت ورحمت الٰہی ہو۔

فضیلت و مقامِ شہادت و شہداء

انسان کے جسم میں معمولی زخم آجائے تو کتنی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ چہ جائیکہ کوئی اس زخم کے نتیجہ میں جان بھی دے جائے اور پھر جان کنی یا سکرات الموت کی شدتیں اپنی جگہ بڑی المناک ہیں۔ جیسا کہ احادیثِ رسولؐ سے پتہ چلتا ہے کہ جو جتنا زیادہ گناہوں سے لت پت ہوگا۔ اس کی جان بھی اسی قدر زیادہ تکلیف سے نکلے گی لیکن راہ خدا میں لڑتے ہوئے جان دینے والے شہداء کو یہ شرف بھی عطا کر رکھا ہے کہ انہیں موتِ شہادت کے وقت کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

جیسا کہ ترمذی و نسائی، ابن ماجہ و ابن حبان اور سنن دارمی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ

۵۵- انظر الترغیب ۱۲۸/۳ تا ۱۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَمِ الْقَرْصَةِ﴾. (۵۶)

''شہید کو قتل شہادت کے وقت اتنی سی تکلیف ہوتی ہے جتنی کہ کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔''

اور شہید کو جو راہ خدا میں زخم آتے ہیں ان کے بارے میں صحیح بخاری و مسلم ترمذی و نسائی اور موطا امام مالک میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَلْمُه، يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيحُ مِسْكٍ.﴾ (۵۷)

''وہ جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے نکلنے والے مادے کا رنگ تو خون کا سا ہی ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔''

جبکہ دوسری روایت میں ہے:

﴿كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اَللَّوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ

۵۶-مشکوۃ ۲/۱۱۲۷، الفتح الربانی ۱۴/۲۹، الترغیب ۳/۱۴۰ وحسنہ البانی، صحیح ترمذی (۱۳۶۲) صحیح نسائی حدیث (۲۹۲۳) ابن ماجہ (۲۸۰۲) مسند احمد ۲/۲۹۷، الدارمی ۲/۲۰۵ فی فضل الشہید۔

۵۷-بخاری حدیث (۲۸۰۳)، مسلم مع نووی ۷/۱۳/۲۱-۲۲، ابن ماجہ (۲۷۹۵) صحیح الجامع (۵۷۸۳)، صحیح الترمذی (۱۳۵۴)، صحیح نسائی (۲۹۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَرْفُ مِسْکٍ. ﴾ (۵۸)

”کوئی زخمی جس نے اللہ کی راہ میں زخم کھائے ہوں گے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا۔ کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون سا ہوگا مگر اس سے اٹھنے والی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔“

اور شہادت کے ذریعے راہ خدا میں جان جیسی عزیز ترین متاع کو بھی تج دینا کتنی بڑی بات ہے مگر اللہ تعالیٰ شہداء کو قیامت کے دن اس کے عوض میں جن نعمتوں رفعتوں درجات و مقامات اور اپنی رضاؤں سے نوازنے والا ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں جس کا اندازہ بخاری و مسلم اور کتب حدیث میں منقول ارشاداتِ نبوی ﷺ سے ہوتا ہے۔

﴿مَا اَحَدٌ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَ اِنَّ لَهٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِیْدُ فَاِنَّهٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَةِ﴾ (۵۹)

”جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی شخص دوبارہ دنیا میں آنے کو پسند نہیں کرے گا چاہے اسے ساری دنیا کی دولتیں اور نعمتیں پیش کی جائیں سوائے شہید کے پس ایک شہید ہی ایسے ہوں گے جو اس بات کی تمنا کریں گے کہ وہ دنیا میں لوٹائے جائیں اور وہ اللہ کی راہ میں

۵۸-الترغیب ۱۱۹/۳ ، مسلم مع نووی ۲۲/۱۳/۷ ، صحیح الجامع (۴۵۴۴)

۵۹-بخاری حدیث (۲۸/۷۳) مسلم نووی ۲۴/۱۳/۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دسیوں مرتبہ قتل کیے جائیں اور یہ تمنا اس عزت واکرام کو دیکھتے ہوئے کریں گے جو انہیں ایک مرتبہ شہید ہو کر اللہ کے حضور پہنچنے پر ملے گی۔"

دوسری روایت میں موجود ہے:

﴿لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ.﴾ (٦٠)

"کہ اس کی یہ تمنا اس فضیلت کو پانے کی وجہ سے ہوگی جو اس نے شہادت کے صلہ میں دیکھی ہوگی۔"

اور صحیح مسلم میں ایک ارشاد ہے:

﴿يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ﴾ (٦١)

"شہید کو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے سوائے قرضہ کے۔"

اور صحیح بخاری شریف میں نبی اکرم ﷺ اپنے ایک خواب کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس کے ضمن میں مذکور ہے کہ مجھے ایک ایسے گھر میں داخل کیا گیا۔

﴿لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا﴾.

"میں نے اس سے خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا۔"

اور مجھے بتایا گیا:

﴿اَمَّا هٰذِهٖ فَدَارُ الشُّهَدَا﴾ (٦٢)

"یہ شہداء کا گھر ہے۔"

٦٠- الترغیب. ١٣٥/٣، مسلم مع نووی ٢٤/١٣/٧

٦١- الترغیب. ١٣٦/٣، مسلم مع نووی ٣٠/١٣/٧، الفتح الربانی ١٣٦/١٤

٦٢- الترغیب. ١٣٧/٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بخاری و مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی کو شہادت کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لایا گیا، ان کا مثلہ کیا گیا تھا (یعنی مشرکین نے ان کی شہادت کے بعد ان کے ناک اور کان کاٹ دیئے تھے) جب انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا گیا تو میں نے ان کے چہرے سے پردہ ہٹانا چاہا لیکن مجھے آپؐ نے منع کر دیا۔ اتنے میں آپ ﷺ نے کسی کی چیخ و پکار سنی۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن (یعنی شہید عبداللہ بن عمرو کی بہن یا پھوپھی) ہے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا "کیوں روتی ہو؟" یا فرمایا کہ "روؤ نہیں" اور ساتھ ہی فرمایا۔

﴿مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظَلِّهُ بِاَجْنِحَتِهَا.﴾ (٦٣)

"ابھی تک اسے فرشتے اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔"

اسی طرح صحیح بخاری میں مذکور ہے۔ کہ حضرت ام الربیع بنت براء رضی اللہ عنہما یعنی حضرت حارثہ ابن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں جن کے لخت جگر حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تو ان کی والدہ سے مخاطب ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿اِنَّ ابْنَکَ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی.﴾ (٦٤)

"تیرا بیٹا اعلیٰ ترین جنت فردوس پا گیا ہے۔"

٦٣- الترغیب ۳/۱۳۸، بخاری مع الفتح حدیث (٢٨١٦)، مختصر مسلم للمنذری (١٦٩٧)، صحیح نسائی (٣٩٧٢)، بخاری حدیث (١٢٩٣)

٦٤- ایضا ۳/۱۵۰ بخاری حدیث (٢٨٠٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انعام شہادت

صرف جنت پا جانے پر ہی بس نہیں بلکہ ترمذی و ابن ماجہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللهِ سِتُّ خِصَالٍ﴾

”شہید کے لیے اللہ کے پاس چھ انعامات ہیں۔“

پہلا

﴿يَغْفِرُلَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ.﴾

”اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کی مغفرت و بخشش ہو جاتی ہے۔“

دوسرا

﴿وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ فِي الْجَنَّةِ.﴾

”وہ جنت میں حاصل ہونے والے اپنے مقام کو اسی وقت دیکھ لیتا ہے۔“

تیسرا

﴿وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرُ﴾

”وہ قبر کے عذاب اور قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چوتھا

﴿وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارُ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَافِيْهَا.﴾

''اوراس کے سر پر وقار کا ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ جس کا ایک یاقوت بھی پوری دیناو مافیہا سے قیمتی وبہتر ہے۔''

پانچواں

﴿وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ﴾

''اس کا بہتر (۷۲) حورعین سے نکاح کرایا جائے گا۔''

چھٹا

﴿وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ.﴾ (٦٥)

''اوراس سے اس کے ستر قرابتداروں کے بارے میں سفارش کرائی جائے گی۔''

جبکہ صحیح مسلم وترمذی اور دیگر کتب حدیث میں ہے کہ سورہ آل عمران کی آیت 169

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ.﴾

''اور جولوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ

٦٥-مشکوٰۃ ۲/۱۱۲۷ وصححه الالبانی . الترغیب ۳/۱۴۵: صحیح ترمذی (۱۳۵۸) ابن ماجه (۲۷۹۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔"

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوتے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاوِي اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلُ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطْلَاعَةً. فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ. وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَ﴾

"ان (شہداء) کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں میں ہوں گی اور ان کے لئے عرش الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹک رہی ہوں گی وہ جنت میں جہاں چاہیں بہاریں لوٹتے پھریں گی پھر ان قندیلوں میں آ پناہ لیں گی اللہ ان کی طرف جھانک کر فرمائے گا کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے وہ کہیں گی کہ اب ہم اور کس چیز کی تمنا کریں گے ہم تو جنت میں جہاں چاہیں مزے لوٹ رہیں ہیں۔"

اللہ تعالیٰ تین مرتبہ ایسا ہی فرمائے گا اور جب وہ سمجھیں گے کہ کچھ سوال کئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں تو وہ کہیں گے۔"اے ہمارے رب! ہماری روحوں کو دوبارہ ہمارے جسموں میں لوٹا دے تا کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر سکیں۔" تب اللہ تعالیٰ انہیں کسی بھی چیز کا حاجت مند نہ پائے گا اور وہ اپنے حال میں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ (٦٦)

٦٦- مشکوۃ ٢/١١٢٠ الترغیب ٣/١٥١.١٥٢، مسلم مع نووی ٧/١٣/٣١،٣٢
صحیح ترمذی (٢٤٠٩) ابن ماجہ (٢٨٠١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفرقات جہاد

صحیح بخاری اور مسلم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿یَضْحَکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ﴾

''اللہ تعالیٰ ان دو شخصوں کے معاملہ کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوتے ہیں بالآخر دونوں ہی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔''

آگے آپ ﷺ نے اس قسم کے دونوں ہی شخصوں کے جنت میں داخل ہونے کی صورت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿یُقَاتِلُ ھٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ الْقَاتِلَ فَیُسْتَشْھَدُ.﴾ (٦٧)

''اُن میں سے ایک تو فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے پھر دوسرا شخص توبہ کر کے اسلام لاتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور

٦٧-مشکوۃ ٢/ ١١٢١ صحیح بخاری حدیث (٢٨٢٦) مسلم ٧/ ١٣/ ٣٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ بھی جام شہادت نوش کرتا ہے۔''

اس طرح بالآخر دونوں ہی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بخاری و مسلم میں ایک واقعہ مذکور ہے۔ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں:

﴿اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ﴾

''نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اس حالت میں کہ وہ اسلحہ سے مسلح اور لوہے کا خود ولباس پہنے ہوئے تھا۔''

پھر اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ

﴿أأُقَاتِلُ اَوْ اَسْلِمُ؟﴾

''میں آپ کے ساتھ جہاد میں شرکت کروں یا اسلام قبول کروں۔''

معلوم ہوا کہ اس وقت تک وہ شخص ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے ارشاد

﴿اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ﴾

''پہلے اسلام قبول کرو پھر جہاد کرو۔''

پھر وہ شخص اسی وقت اسلام لایا اور ساتھ ہی شریک جہاد ہوا اور اسی جہاد کے دوران شہادت پائی تو اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿عَمِلَ قَلِیْلاً وَّاُجِرَ کَثِیْرًا﴾. (۶۸)

''تھوڑا سا عمل کیا اور بے شمار اجر پایا۔''

سبحان اللہ، رحمت الٰہی کے خزانے کتنے وسیع ہیں۔

۶۸- ریاض الصالحین ۵۰۴ . بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۰۸) مختصر مسلم للمنذری حدیث (۱۰۹۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل ایسی ہی صورت ان جادوگروں کو بھی پیش آئی تھی جو فرعون کی طرف سے حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں آئے تھے مگر اسی موقع پر اسلام لے آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت کو تسلیم کیا جس کی پاداش میں فرعون نے انہیں بری طرح قتل کروا دیا۔ انہوں نے بھی اس مجاہد و شہید کی طرح نہ لمبی چوڑی نمازیں پڑھیں اور نہ روزے رکھے نہ حج کیا نہ زکوٰۃ دی نہ انہیں دیگر عبادات کی ادائیگی کا موقع ملا مگر جنت کے وارث ہوئے۔ اس واقعہ کی پوری تفصیل قرآن کریم سورۃ اعراف آیت 103 تا 126، سورۃ یونس آیت 75 تا 82، سورۃ طٰہٰ آیت 57 تا 76، سورۃ شعراء آیت 10 تا 51 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

عزلت گزینی و گوشہ نشینی کی شرعی حیثیت

یہاں ایک اور بات ذہن نشین کرلیں کہ دین اسلام، دین عمل ہے۔ حرکت مسلسل اور عمل پیہم کا دین ہے۔ یہودیت و عیسایت کی طرح عزلت گزینی و گوشہ نشینی کا دین نہیں ہے اور یہ اپنے ماننے والے پیروکاروں کو عیساؤں اور یہودیوں کے احبار و رہبان کی طرح یہ تعلیم ہرگز نہیں دیتا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر غاروں کا رخ کیا جائے یا منہ اٹھائے جنگلوں کو نکل جائے۔ بلا انقطاع روزے رکھے جائیں۔ بلا ناغہ ساری ساری رات قیام کیا جائے اور عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے غرض سے شادی ہی نہ کی جائے۔ بلکہ یہ تو سراسر غیر اسلامی طریقے ہیں۔ یہ الفاظ اگرچہ سخت محسوس ہوتے ہیں مگر مبنی بر حقیقت ہیں۔

پہلی دلیل

ثبوت اور دلیل کے طور پر سورۃ جمعہ کی ان آیات کا بغور مطالعہ کریں جہاں اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾.(٦٩)

"اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لئے پکارا جائے تو جلد از جلد اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ سننے) کے لئے آجاؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔"

اس آیت میں خرید و فروخت کے ساتھ ہی دیگر کاروبار صنعت و حرفت، زراعت و باغبانی اور ملازمت وغیرہ سب شامل ہیں جنہیں ترک کرنے کا حکم ہو رہا ہے مگر کب؟ جب جمعہ کی اذان ہو تا کہ نہا دھو کر تم مسجد میں پہنچ سکو اور وعظ و نصیحت پر مشتمل خطبہ سن سکو۔ باقی دن تو کجا یہ بھی نہیں کہا کہ جمعہ کا ایک دن ہی ہر طرح کے کاروبار بند رکھو نہ آغاز خطبہ سے مناسب وقت پہلے تک اور نہ خطبہ و نماز جمعہ کے بعد سے شام تک جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد فرمایا۔

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾(٧٠)

"پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔"

٦٩- سورہ جمعہ : آیت ٩

٧٠- سورہ جمعہ . آیت ١٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کے الفاظ " فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ" کو بغور پڑھیں جن میں واضح طور پر جہد وعمل کی دعوت ہے۔ کاروبار کی اجازت ہے۔ یہ نہیں کہا کہ بس مغرب تک گوشہ گیر ہو جاؤ بلکہ فرمایا ہے کہ کاروبار کے لئے نکل جاؤ اور دوران کاروبار ذکر الٰہی بھی کرتے رہو اور یہ اس لئے کہ ارکان اسلام وفرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنا بھی ضروری بلکہ ایک عبادت ہے علاوہ ازیں کتب احادیث میں اس بات کے بکثرت دلائل وشواہد موجود ہیں۔

دوسری دلیل

جن میں سے ایک وہ واقعہ بھی ہے جو صحیح بخاری ومسلم میں ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ تین آدمی رسول ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر کی طرف آئے اور نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کیا تو ان کو بتایا گیا۔ انہوں نے خیال کیا کہ وہ تو اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں پھر بھی وہ اس قدر عبادت کرتے ہیں ہمیں تو اور زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ "میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔" دوسرے نے کہا "میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔" تیسرے نے کہا "میں ہمیشہ روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔" چنانچہ رسول ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی باتیں کی ہیں۔ خبردار، اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں سو بھی جاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میری امت سے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔''(۷۱)

تیسری دلیل

اسی بات کی تیسری دلیل ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں مذکور ہے۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا

''اے اللہ کے رسول ﷺ:

﴿اِئْذَنْ لِیْ فِی السِّیَاحَةِ﴾

مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرمائیں۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِی اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ (۷۲)

''میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہی ہے۔''

اس حدیث میں مذکور لفظ ''سیاحت'' کے بارے میں اہل علم لکھتے ہیں اس سے مراد محض سیر و سیاحت نہیں بلکہ گھر بار اور بال بچوں کو چھوڑنا اور ترک وطن کر کے جنگلات وغیرہ میں نکل جانا ہے۔ گویا اس شخص نے حلال و مباح اور مالوف و مرغوب اشیاء کو ترک کر کے اپنے نفس پر جبر کرتے ہوئے زمین کے کسی حصہ میں چلے جانے کی اجازت طلب کی تھی۔ (۷۳)

۷۱- مشکوۃ جلد اول، حدیث ۱۴۵ بتحقیق الالبانی، بخاری مع فتح الباری ۵/۹ حدیث ۵۰۶۳، مسلم مع نووی ۱۷۶/۹/۵

۷۲-ریاض الصالحین ۵۱۴ صحیحه الحاکم والذهبی و الا رناؤ وط، صحیح ابی داؤد (۲۱۷۲) شرح السنه ۲/۳۷۱ حدیث (۴۸۴) و مستدرک حاکم ۲/۷۳، بحواله ریاض الصالحین.

۷۳-حاشیه ریاض الصالحین بمراجعة الارناؤوط. ۵۱۴.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مگر آپ ﷺ نے اسے اجازت دینے کی بجائے فرمایا کہ اسلام میں اس امر کا جواز جہاد کے لئے تو ہے عام حالات میں نہیں ہے۔

چوتھی دلیل

ترمذی میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابی کا گزر ایسی پہاڑی گھاٹی سے ہوا جہاں پانی کا ایک میٹھا چشمہ بہتا تھا انہیں وہ جگہ بہت پسند آئی اور کہنے لگے" کاش کہ میں لوگوں سے میل جول ختم کر کے یہیں قیام پذیر ہو جاؤں (لیکن میں یہ کام اس وقت تک نہیں کروں گا۔ جب تک کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کی اجازت نہ لے لوں۔)"(۷۴)

پھر جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَفْعَلْ . فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَبْعِيْنَ عَاماً اَلَا تَحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ﴾.(۷۵)

"ایسا مت کرو تم میں سے کسی کا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کھڑے ہونا اپنے گھر ستر سال نمازیں پڑھتے رہنے سے بہتر ہے کیا تم یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ اللہ تمہیں بخش دے اور تمہیں جنت میں داخل کر دے؟ راہ خدا میں جہاد کرو جس نے اللہ کی راہ میں صرف اتنا وقت صرف کیا جتنا

۷۴- قوسین کے درمیان الفاظ مشکوۃ میں تو نہیں البتہ امام نووی نے ریاض الصالحین میں نقل کئے ہیں۔

۷۵-مشکوۃ ۲/۱۱۲۵ وحسنہ الالبانی، ریاض الصالحین ۵۰۰ وحسنہ الارناووط، صحیح ترمذی (۱۳۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت کہ اونٹنی کا دودھ دوہنے والے کو اپنی مٹھی کو ایک مرتبہ بند کرنے اور کھولنے میں لگتا ہے تو اس کے لئے بھی جنت واجب ہوگئی۔"

اس حدیث میں فضیلت جہاد کے علاوہ گوشہ نشینی کی ممانعت بھی وارد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس صحابی کی اس خواہش کو کہ وہ لوگوں سے الگ ہو کر کسی پہاڑی گھاٹی میں جا رہے۔ لا تَفْعَلْ فرما کر غیر درست فعل قرار دیا ہے۔

پانچویں دلیل

مسند احمد میں ہے جو غالباً اسی مذکورہ واقعہ کے بارے میں ہی ہے اور سنداً ضعیف ہے لیکن بطور شاہد ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک فوجی دستے کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ایک آدمی کا گذر ایک ایسے غار سے ہوا جس میں کچھ پانی اور سبزیات پائی جاتی تھیں اور اس نے ارداہ کیا کہ وہیں رہ جائے اور دنیا داری کو چھوڑ دے اور اس نے اس بات کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنِّی لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ . وَلاَ بِالنَّصْرَانِيَّةِ. وَلٰكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ.﴾(٧٦)

"میں یہودیت و نصرانیت لے کر نہیں آیا ہوں بلکہ میں تو جود و کرم والے دین حنیف کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔"

اور آگے آپ ﷺ نے جہاد کی فضیلت بیان فرمائی۔ اس حدیث کے الفاظ پر بھی بخوبی غور کریں اور آپ ﷺ نے ترک دنیا اور عزلت گزینی و گوشہ نشینی کو یہودیت و

٧٦۔ مشکوۃ ٢/ ١١٣٠ مسند احمد ٥/٢٦٦ بحواله المعجم الفهرس لالفاظ الحديث ١/ ١٩٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصرانیت کا فعل قرار دیا ہے۔

چھٹی دلیل

اور اسی بات کی چھٹی دلیل ابن حبان و مسند احمد کی وہ حدیث ہے جس میں ہے۔

﴿يَا عُثْمَانُ اِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا﴾.(٧٧)

"اے عثمان گوشہ گیری و رہبانیت ہم پر واجب نہیں کی گئی ہے۔"

اور اس حدیث کے معروف الفاظ

﴿لَا رُهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ ، وَرُهْبَانِيَّةُ الْاِسْلَامِ الْجِهَادِ.﴾ (٧٨)

"اسلام میں رہبانیت نہیں اور اسلام کی رہبانیت (اگر کوئی ہے) تو جہاد ہے۔"

فضلیت جہاد کے تذکرہ میں یہ ایک ضمنی موضوع تھا لہٰذا اسے یہیں چھوڑتے ہیں۔

❀❀❀

٧٧-مسند احمد و صحیح ابن حبان علی شرط الشیخین ۔ الارواء ٧/٧٩، مسند احمد ٦/٢٢٦ بحواله المعجم ٢/٢١٢

٧٨-مسند احمد ٦/٢٢٦ بحواله مفتاح كنوز السنه ٢١٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد و شہادت میں فتور وا خلاص

نیّت کا اثر

جہاد فی سبیل اللہ کو عملی طور پر اپنانے اور کر گزرنے کے فضائل تو اپنی جگہ، جہاد اتنا عظیم عمل ہے کہ راہ جہاد پر نکلتے ہی ثواب کے پیمانے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً:

ابوداؤد میں ارشاد رسول ﷺ ہے۔

﴿اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ.﴾ (۷۹)

”وہ شخص کہ جس کا جہاد کے لیے سمندری سفر کے دوران سر چکرائے اور اسے قے ہونے لگے اللہ اسے اس کے عوض ایک شہید کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو شخص اس سفر کے دوران پانی میں ڈوب کر فوت ہو جائے اسے دو شہیدوں جتنا اجر ملتا ہے۔“

اور بحری محاذوں پر جہاد کی فضیلت ویسے بھی زیادہ ہے۔ جیسا کہ اس موضوع کی تفصیل کے دوران گزرا ہے اور یہ تو جہاد کے لئے سفر پر نکلنے والوں کے بارے میں ہے۔ راہ خدا میں شہادت کا درجہ حاصل کرنے کی محض خلوص وللّٰہیت اور صدق دل سے

۷۹- مشکوۃ ۲/۱۱۲۷ صحیح ابی داؤد (۲۱۷۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نیت کرنا بھی اتنا کارِ ثواب ہے کہ صحیح مسلم، ابوداؤد و ترمذی اور نسائی و ابن ماجہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

﴿مَنْ سَأَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلشَّھَادَۃُ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَ اِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ.﴾ (۸۰)

”جس شخص نے صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کی موت مانگی اسے اللہ تعالیٰ شہداء کے مرتبے تک پہنچا دیتا ہے چاہے وہ اپنی چارپائی پر ہی کیوں نہ وفات پائے۔“

اور مسلم شریف کی دوسری حدیث کے الفاظ ہیں۔

﴿مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقاً اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ﴾ (۸۱)

”جس نے صدق دل سے شہادت طلب کی اسے اس کا ثواب دے دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہادت نہ بھی پائے۔“

یہاں سوال طلب یا نیت کے ساتھ صدق دل سے ہونے کی شرط ہے۔ محض ارادہ کر لینا یا زبان سے کہہ دینے سے یہ درجہ نصیب نہیں ہوگا۔

اس کی وضاحت صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں سفر جہاد کے دوران نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ بِالْمَدِیْنَہِ لَرِجَالاً مَا سِرْتُمْ مَسِیْراً، وَلاَ

۸۰- ریاض الصالحین ص ۶۲ ص ۴۳۳. مسلم مع نووی ۵۶/۱۳/۷، صحیح ابی داؤد (۱۳۴۵)، صحیح ترمذی (۱۳۵۱)

۸۱- ریاض الصالحین ص ۸۰۹/۵۰۸ الترغیب ۱۰۰/۲، مسلم مع نووی ۵۵/۱۳/۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَطَعْتُمْ وَادِياً اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ: حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.﴾ (۸۲)

''مدینہ شریف میں کچھ لوگ ایسے بھی باقی ہیں کہ تم جو بھی مسافت طے کرو یا کوئی بھی وادی پار کرو وہ تمہارے ساتھ ہی شامل ہیں کہ جنہیں (خالص نیت کے باوجود) بیماری یا کسی عذر نے روک لیا ہے۔''

جبکہ دوسری روایت میں ﴿اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ﴾ کی بجائے ﴿اِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ.﴾ کہ وہ لوگ (مدینہ میں ہوتے ہوئے بھی) اجر و ثواب میں تمہارے ساتھ ہیں۔'' کے الفاظ ہیں اور یہ اس لیے کہ ان کی جہاد میں شرکت کی نیت تو صدق دل سے تھی مگر عذر شرعی و مجبوری جیسے بیماری وغیرہ نے انہیں روک لیا ہے اور اگر خدانخواستہ نیت صاف نہ ہو تو محض ارادے اور سوال پر ثواب ملنا تو دور کی بات ہے۔ اور نیت میں فتور کے ساتھ میدان کارزار میں جان بھی دے دے تب بھی ثواب نہیں ملتا۔

جیسا کہ مسلم، ترمذی و نسائی اور ابن خزیمہ میں مذکور حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ جس میں نبی ﷺ نے سب سے پہلے جن تین آدمیوں کا قیامت کے دن فیصلہ ہوگا ان کا تذکرہ فرمایا ہے جن میں سے عالم و قاری اور غنی و سخی کے علاوہ ایک تیسرا شخص شہید ہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ

۸۲- رياض الصالحين حديث نمبر ۱۳۴۰ بخاری ۶/۵۵ حديث (۲۸۳۹ مختصر مسلم للمنذری (۱۱۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ.﴾

''قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ ہوگا وہ شہید ہوگا۔''

اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں بتائے گا جنہیں وہ پہچان وسمجھ لے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔

﴿فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟﴾

''تم نے ان کا کیا کیا؟''

وہ کہے گا۔

﴿قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ.﴾

''میں نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہادت پائی۔''

اللہ تعالیٰ (جو دلوں کی جاننے والا ہے) کہے گا:

﴿كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ﴾ (۸۳)

''تم جھوٹ کہہ رہے ہو تم نے تو اس لئے قتال کیا تھا تاکہ کہا جائے کہ یہ بڑا بہادر وشجاع ہے اور یہ بات کہی جا چکی ہے۔'' پھر حکم دیا جائے گا۔'' اسے منہ کے بل گھسیٹ کر نار جہنم میں ڈال دیا جائے۔''

❁❁

۸۳-ریاض الصالحین ص ۲۲۹ مسلم مع نووی ۵۰/۱۳/۷، صحیح ترمذی (۱۹۴۲) صحیح نسائی (۲۹۴۰) الجهاد،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اقسام شہادت وشہدا

میدان جہاد میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے اپنی جان قربان کر دینا ہی دراصل افضل ترین جہاد ہے اور یہی بلند ترین مقام والے شہداء ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں کے بھی کیا کہنے کہ کتنے ہی اور لوگ بھی ہیں جنہیں میدان کارزار میں کودے بغیر ہی شہادت کے درجہ سے سرفراز کیا ہے اگر چہ ان کا درجہ پہلے ذکر کردہ شہداء سے کم تر ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا:

﴿مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ: اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا الْقَلِيْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ....﴾

''تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تب تو میری امت کے شہداء کی تعداد کم رہے گی۔'' صحابہ کرامؓ نے تفصیل پوچھتے ہوئے عرض کیا ''کن کن لوگوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار شہدا میں ہوگا۔؟"

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

1 : مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

"جو اللہ کی راہ میں قتل ہوا وہ شہید ہے۔"

2 : وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

"جو اللہ کی راہ میں نکلا اور طبعی موت مر گیا وہ بھی شہید ہے۔"

3 : وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

"جو طاعون کی بیماری سے مرا وہ بھی شہید ہے۔"

4 : وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

"جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ بھی شہید ہے۔"

5 : وَالْغَرِيقُ شَهِيْدٌ. (۸۴)

"اور غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔"

ایک اور روایت جو کہ صحیح بخاری و مسلم ترمذی اور موطا امام مالک میں ہے۔

﴿اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ : اَلْمَطْعُوْنَ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرْقُ﴾

"پانچ قسم کے لوگ شہدا ہیں جو طاعون کی بیماری سے مرا، جو پیٹ کی بیماری سے مرا جو پانی میں ڈوب کر مرا۔"

6 : وَصَاحِبُ الْهَدَمِ الشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. (۸۵)

۸۴۔صحیح مسلم، کتاب الامارہ. بیان الشھداء ۷/۱۳/۶۲

۸۵۔فتح الباری ۲/۵۰-۵۱ بخاری مع الفتح حدیث (۲۸۲۹) مسلم مع نووی ۷/۱۳/۶۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو کسی دیوار یا مکان وغیرہ کے نیچے دب جانے سے مر جائے اور جو اللہ کی راہ میں جہاد کر کے شہید ہوا۔''

جبکہ بخاری و مسلم ابوداؤد و ترمذی اور نسائی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

7 : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (۸۶)

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا (کسی چور ڈاکو کے ہاتھوں) مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔''

اور صحیح مسلم و نسائی میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی شخص ناحق میرا مال چھیننا چاہے تو؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ﴾

''اسے اپنا مال مت دو۔''

''اگر وہ لڑنے مرنے پر اتر آئے تو؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿قَاتِلْهُ﴾

''تم اسے لڑو۔''

اس نے عرض کیا: ''اگر اس نے مجھے جان سے مار دیا تو؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

۸۶-ریاض الصالحین ص ۵۱۶ بخاری مع الفتح حدیث (۲۴۸۰) مسلم مع نووی ۱/۲/۱۶۴ ابن ماجه (۲۵۸)'صحیح ابی داؤد حدیث (۳۹۹۳) صحیح ترمذی (۴۶'۴۷'۱۱۴۸)صحیح نسائی ۳ / ۸۵۷- ۸۵۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاَنْتَ شَهِيْدٌ﴾

"تب تم شہید ہو گے۔"

اس نے عرض کیا "اگر میں نے اسے قتل کر دیا تو؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هُوَ فِي النَّارِ﴾ (۸۷)

"وہ جہنم میں جائے گا۔"

ابوداؤد و ترمذی نسائی وابن ماجہ اور مسند احمد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ﴾

"جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔"

8 : وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

"جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔"

9 : وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

"جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔"

10 : وَمَنْ قُتِلَ دُوْ ن اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْد. (۸۸)

"جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔"

۸۷–ریاض الصالحین . ۵۱۷، مسلم مع نووی ۱۶۳/۱۳/۷، صحیح نسائی حدیث (۳۸۰۳،۳۸۰۴)

۸۸–حوالہ بالا . ۵۱۴، صحیح ابی داؤد (۳۹۹۳)، صحیح ترمذی (۱۱۴۸)، صحیح نسائی (۳۸۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسائی اور مسند احمد و طبرانی کی ایک حدیث میں دیگر لوگوں کے علاوہ یہ بھی ہے۔

11 : وَفِی النُّفَسَآءِ یَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعاً شَهَادَةٌ۔ (۸۹)

''اور وہ عورت شہید ہے جو اس حالت میں مر جائے کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہو۔''

اور طبرانی میں ہے۔

12 : وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ. (۹۰)

''اتفاقیہ آگ میں جل کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔''

اور مسند احمد میں ہے۔

13 : وَالْحَرَقُ والسُّلُّ (۹۱)

''آگ میں جل کر مرنے والا دمہ یا سل کی بیماری سے مرنے والا۔''

جبکہ ابوداؤد و نسائی اور ابن حبان میں ہے۔

14 : وَصَاحِبُ ذَاتَ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ۔ (۹۲)

''نمونیہ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔''

اور مسند احمد میں ہے:

15 : وَالنُّفَسَآءُ يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بَسَرَرِهِ اِلَى الْجَنَّةِ (۹۳)

۸۹–الترغیب ۲/ ۱۵۵ وقال المنذری، رواتهما ثقات'' ولفظ نسائی: النفساء فی سبیل الله شهید. صحیح نسائی حدیث (۱۷۴۲)

۹۰–الترغیب ۲/۱۵۶،

۹۱–الترغیب ۲/۱۵۶ وقال المنذری باسناد حسن، صحیح نسائی (۱۷۴۲)۔

۹۲–الترغیب ۲/۱۵۸، صحیح ابی داؤد حدیث (۲۶۶۸)، صحیح نسائی (۱۷۴۴)

۹۳–حواله بالا ۲/۱۵۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''زچگی کی حالت میں مرنے والی عورت (بھی شہید ہے جس) کو اس

کا بچہ اپنی ناف والی آنت کے ساتھ جنت میں گھسیٹ کر لے جائے گا۔''

اندازہ فرمائیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تو نفاس کی حالت میں وفات پانے والی عورت کو شہداء کا درجہ اور جنت پانے والی بتایا ہے مگر ہمارے یہاں یہ بات سننے میں آئی ہے کہ ایسی عورت چونکہ پلیدی میں مرجاتی ہے لہٰذا وہ چڑیل، ڈائن اور نہ جانے کیا سے کیا بن جاتی ہے۔ یہ نظریہ قطعاً بے اصل ہے اور محض ''عورتوں کا فتویٰ'' ہے جو سنی سنائی خرافات پر مبنی ہے۔

یہاں ہم نے شہادت کی پندرہ اقسام ذکر کی ہیں جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری حدیث میں کہا ہے کہ ہمارے پاس جید اسناد پر مشتمل اتنی احادیث جمع ہوگئی ہیں کہ جن میں بیس سے بھی زیادہ اقسام شہداء مذکور ہیں۔ (۹۴)

دیگر اقسام یہ ہیں۔

16: جسے درندے پھاڑ کھائیں۔ (۹۵)

17: مسافری میں وفات پانا (موت الغريب شهادة) ۔

(۹۶)

18: راہ خدا میں سفر کے دوران جسے اس کی سواری گرادے۔

19: کوئی زہریلا جانور کاٹ کھائے۔

20: یا چاہے کسی بھی طرح اس کی موت واقع ہوجائے۔

۹۴- فتح الباری ۶/۴۳ طبع دار الافتاء

۹۵- طبرانی فتح الباری ۶/ ۴۴

۹۶- دار قطنی ، فتح الباری ۶/۴۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(سوائے خودکشی کے)(۹۷)

21: جسے دوران سفر جہاد سمندری جہاز میں قے آنے لگے۔ اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا۔(۹۸)

22: صدق دل سے شہادت کی تمنا و دعا کرنے والے کو بھی شہید کا ثواب ملے گا۔

23: جو ظلماً چھینی گئی چیز کو لوٹانے کے سلسلہ میں مارا گیا۔(۱۰۰)

یاد رہے کہ ان تمام اقسام کے شہداء کے لئے ارکان اسلام اور فرائض و واجبات کا پابند ہونا بنیادی شرط ہے ورنہ اس درجہ کو حاصل نہیں کیا جاسکے گا اور صرف ایک فی سبیل اللہ جہاد میں شہادت پانے والے کے سوا باقی سب کو غسل بھی دیا جائے گا اور ان کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔

۹۷-ابوداؤد، طبرانی فتح الباری ۶/ ۱۹-۲۰

۹۸-ابو داؤد، الفتح ۶/ ۴۴ صحیح ابی داؤد (۲۱۷۷)

۹۹-صحیح مسلم، نسائی، حاکم. فتح الباری (۶/ ۱۶)

۱۰۰-نسائی، الفتح ۶/ ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکِ جہاد کا نتیجہ

اب آیئے تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں اور وہ یوں کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور زندگی بھر اس کے دل و دماغ میں کبھی یہ خیال نہ آیا ہو کہ وہ کبھی جہاد میں شریک ہو اور اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرے تو اس شخص کا ایمان کامل نہیں ہوگا بلکہ اس میں نفاق و منافقت کی آمیزش بھی ہوگی۔

کیونکہ صحیح مسلم ابوداؤد اور نسائی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ﴾. (۱۰۱)

"جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس نے نہ تو زندگی بھر کبھی جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کی اور نہ ہی کبھی دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی اور وہ اسی حال میں مرا تو اس کے ایمان میں نفاق کا بھی کچھ حصہ پایا جاتا ہے۔"

اس ارشاد نبوی ﷺ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کی زندگی میں ایسے حالات

۱۰۱- الترغیب ۱۵۴/۳، وفی مشکوۃ ۱۱۲۲/۲ مختصر مسلم للمنذری (۱۰۷۳) صحیح ابی داود (۲۱۸۵) صحیح نسائی (۲۹۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی پیدا نہ ہوئے ہوں کہ وہ جہاد کرے اور نہ ہی کبھی فعلاً اس نے جہاد کیا ہو اور حالات پیدا نہ ہونے کی شکل میں اس کے دل میں بھی کبھی یہ جذبہ موجزن نہ ہوا ہو کہ اگر موقعہ آئے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا وہ شخص مومن کامل نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں نفاق کا بھی کچھ حصہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے باقاعدہ جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لیا اور اگر یہ نہیں تو پھر ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ دل میں یہ پختہ عہد کئے رکھے کہ جب بھی ایسے حالات پیدا ہوئے اور اللہ کے دین کی خاطر میرے جان و مال کی ضرورت پڑی تو میں ضرور جہاد کروں گا اور اگر افراد امت میں یہ بات بھی نہ پائی جائے تو وہ امت مشکلات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جبکہ افراد امت میں دینی و معاشرتی بیماریاں بھی جمع ہو گئی ہوں۔

ترک جہاد کے نتیجہ میں امت کے ذلت و رسوائی میں مبتلا ہو جانے کا ثبوت خود احادیث میں مذکور ہے۔ جیسے امام طبرانی نے حسن سند سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

﴿مَا تَرَكَ قَوْمُ الْجِهَادِ إِلَّا عَمَّهُمُ اللهُ بِالْعَذَابِ﴾ (۱۰۲)

''جب کوئی قوم جہاد کو ترک کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

اور دنیا میں وہ کس عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اس کی وضاحت ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ وہ ذلت و رسوائی میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۰۲۔ الترغیب ۱۵۴/۳ وقال المنذری رواہ الطبرانی باسناد حسن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ابوداؤد و مسند احمد، طبرانی اور بعض دیگر کتب حدیث میں ہے۔

﴿إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوا إِلٰى دِينِكُمْ﴾ (١٠٣)

''جب تم بیع عینہ سے لین دین شروع کر دیا اور گایوں کی دمیں پکڑ لیں اور کھیتی باڑی پر راضی و منہمک ہو گئے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ تم پر ذلت و رسوائی کو مسلط کر دے گا اس وقت تک یہ ذلت ختم نہیں ہو گی جب تک تم (ان چیزوں کو چھوڑ کر) اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔''

بیع العینہ سے مراد کسی چیز کو اس اصل قیمت سے زیادہ پر ادھار بیچنا ہے جبکہ گایوں کی دمیں پکڑنے اور کھیتی باڑی پر خوش ہو جانے سے مراد یہ نہیں کہ کھیتی باڑی کرنا یا گائے بھینس رکھنا ہی منع ہے۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ان امور میں ایسا پھنس جائے کہ ضرورت کے باوجود اس غرض سے جہاد کے لئے نہ نکلے کہ اگر میں محاذ پر چلا گیا تو میری فصلیں ضائع ہو جائیں گی، یہ ہوگا، وہ ہوگا۔ جب اس قسم کی حالت ہو گئی ہو تو پھر ایسی قوم و امت کا مقدر ذلت و رسوائی ہو جاتا ہے۔

''جاھدوا'' کا مطلب

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوٓا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (١٠٤)

١٠٣- الترغيب ٣/١٥٤، صحيح ابى داؤد (حديث ٢٩٥٦)، مسند احمد رقم (٤٨٢٥) بحواله الصحيحة ١/١٦ حديث (١١) طبرانی کبیر ٣/١٠٧/١

١٠٤- سورہ مائدہ ٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو، شاید کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔''

اصل میں لفظ ''جَاهِدُوْا'' استعمال فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم محض ''جدوجہد'' سے پوری طرح واضح نہیں ہوتا۔ مجاہدہ کا لفظ مقابلہ کا مقتضی ہے اور اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جو قوتیں اللہ کی راہ میں مزاحم ہیں جو تم کو اللہ کی مرضی کے مطابق چلنے سے روکتی، اور اس کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہیں جو تم کو پوری طرح اللہ کا بندہ بن کر نہیں رہنے دیتیں اور تمہیں اپنا یا کسی غیر اللہ کا بندہ بننے پر مجبور کرتی ہیں ان کے خلاف اپنی تمام امکانی طاقتوں سے کشمکش اور جدوجہد کرو۔ اسی جدوجہد پر تمہاری فلاح اور کامیابی کا اور اللہ سے تقرب کا انحصار ہے۔

اسی طرح یہ آیت بندۂ مومن کو ہر محاذ پر چومکھی لڑائی لڑنے کی ہدایت کرتی ہے۔

1- ایک طرف ابلیس لعین اور اس کا شیطانی لشکر ہے۔
2- دوسری طرف آدمی کا اپنا نفس اور اسکی سرکش خواہشات ہیں۔
3- تیسری طرف اللہ سے پھرے ہوئے بہت سے انسان ہیں جن کے ساتھ آدمی ہر قسم کے معاشرتی، تمدنی اور معاشی تعلقات میں بندھا ہوا ہے۔
4- چوتھی طرف وہ غلط مذہبی، تمدنی اور سیاسی قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بغاوت پر قائم ہوئے ہیں اور بندگی حق کی بجائے بندگی باطل پر انسان کو مجبور کرتے ہیں۔

ان سب کے حربے مختلف ہیں مگر سب کی ایک ہی کوشش ہے کہ آدمی کو اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے اپنا مطیع بنائیں بخلاف اس کے آدمی کی ترقی کا اور تقرب الٰہی کے مقام تک اس کے عروج کا انحصار بالکلیہ اس پر ہے کہ وہ سراسر اللہ کا مطیع اور باطن سے لے کر ظاہر تک خالصۃً اس کا بندہ بن جائے۔ لہٰذا اپنے مقصود تک اس کا پہنچنا بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ تمام مانع اور مزاحم قوتوں کے خلاف بیک وقت جنگ آزما ہو۔ ہر وقت ہر حال میں ان سے کشمکش کرتا رہے اور ان ساری رکاوٹوں کو پامال کرتا ہوا اللہ کی راہ میں بڑھتا چلا جائے۔ (۱۰۵)

۱۰۵-تفہیم القرآن ۔ ۱/۲۶۶، ۲۶۷، طبع مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال غنیمت میں

خیانت کا انجام

میدان جہاد سے جو مال غنیمت ملتا ہے وہ ملک وقوم کی امانت ہوتا ہے اور کسی مجاہد کا اس میں سے کچھ چھپا لینا انتہائی بدترین خیانت ہے جس کا انجام بہت ہی خطرناک بتایا گیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جو چیز ملے اسے نہایت امانت داری کے ساتھ رکھے۔ اولوالامر یا مسئولین تک پہنچائے اور پھر تقسیم غنائم کے وقت جو چیز اس کے حصہ میں آئے صرف وہی لے اگر اس نے خود سے تصرف کیا تو مجرم شمار ہوگا۔ اور انجام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس کا انجام کیا ہے؟

اس سلسلہ میں صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ اللہ عنہ سے مروی ہے:

﴿كَانَ عَلَى ثَقَلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ فِي النَّارِ﴾

''نبی اکرم ﷺ کے حاصل کردہ مال غنیمت پر ایک شخص مامور تھا۔ جسے کرکرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ مر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام (حیران ہو کر) اس کی نعش کو دیکھنے گئے۔

﴿فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا.﴾ (۱۰۶)

''کیا دیکھتے ہیں کہ اس شخص نے عباء (چغہ) مال غنیمت سے خیانتاً لیا ہوا تھا۔''

جبکہ ابو داؤد ونسائی، مؤطا امام مالک اور مسند احمد میں ہے کہ فتح خیبر کے دن ایک آدمی مر گیا۔ لوگوں نے اس کی وفات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ﴾

''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔''

(لیکن آپ ﷺ نے خود اس کا جنازہ پڑھنے سے پہلو تہی کی) جسے دیکھ کر پریشانی سے صحابہ کرامؓ کے چہرے متغیر ہو گئے تب نبی اقدس ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيْلِ اللهِ﴾

''تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔''

راوی حدیث فرماتے ہیں ہم گئے اور اس کے سامان کی کھوج کرید کی تو ہم نے یہود کے تراشے ہوئے موتیوں سے ایک موتی اس کے سامان میں پایا جس کی قیمت دو درھم بھی نہ ہوگی۔ (۱۰۷)

۱۰۶- الترغیب ۳/ ۱۳۰، مشکوۃ ۲/ ۱۱۷۱ بخاری مع الفتح حدیث (۳۰۷۴) ۶/ ۲۱۶

۱۰۷- الترغیب ۳/ ۱۳۱ مشکوۃ ۲/ ۱۱۸۳ بتحقیق البانی، سنن ابی داؤد (۲۷۱۰) ضعیف الجامع (۳۴۸۰)، مسند احمد ۴/ ۱۱۴، مؤطا امام مالک ۲/ ۴۵۸، سنن نسائی ۴/ ۶۴ کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی من غل ضعف ابن ماجه (۶۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی صحیح مسلم ترمذی اور بعض دیگر کتب حدیث میں ہے کہ فتح خیبر کے دن نبی ﷺ کے بعض صحابہ آئے اور کہنے لگے۔ ’’فلاں شہید ہے فلاں شہید ہے۔‘‘ یہاں تک کہ ایک شخص پر سے ان کا گزر ہوا اور کہنے لگے کہ فلاں بھی شہید ہے تو نبی پاک ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا:

﴿اِنِّیْ رَأَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّھَا اَوْ عَبَاءَۃٍ غَلَّھَا﴾ (۱۰۸)

’’میں نے اسے مال غنیمت سے ایک کالا کمبل خیانت کرنے یا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عباء (چغہ) خیانت کرنے کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے۔‘‘

اور بخاری و مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن مال غنیمت میں ہمیں سونا چاندی تو کچھ ہاتھ نہ لگا البتہ سامان غلہ اور کپڑے ملے جنہیں لے کر ہم واپس ہوئے راستے میں واقع وادی قری میں ہم اترے نبی اکرم ﷺ کا ایک غلام آپ ﷺ کا سامان کھولنے لگا اتنے میں کہیں سے تیر آکر لگا جس سے وہ جانبر نہ ہوا۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کو یہ شہادت مبارک ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ لَتَلْتَھِبُ عَلَیْہِ نَارًا اَخَذَھَا مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ﴾

۱۰۸- الترغیب ۱۳۱/۳، مشکوۃ ۱۷۸/۲، مسلم مع نووی ۱۲۷/۲/۱، صحیح الترمذی (۱۲۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شہادت ہرگز نہیں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک جسم کو لپیٹنے والی چادر اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے اور یہ چادر اس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے ہی خیانت سے لے لی تھی۔''

یہ سن کر لوگ ڈر گئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس ایک یا دو تسمے تھے جو اس نے فتح خیبر کے دن پائے تھے وہ انہیں لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿شِرَاکٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَا کَانِ مِنَ النَّارِ.﴾ (۱۰۹)

''یہ تسمہ'' یا فرمایا'' یہ دونوں تسمے آگ کے ہوں گے۔''

خائن کی پردہ پوشی

یہ تو ہوا مال غنیمت سے خیانت کرنے والوں کے بارے میں خائن کی پردہ پوشی جب کہ وہ شخص جو کسی کو خیانت کرتے ہوئے دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے۔ اس کے بارے میں بھی بڑی سخت وعید آئی ہے۔

چنانچہ ابوداؤد میں ہے:

﴿مَنْ یَّکْتُمَ غَالاً فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ﴾ (۱۱۰)

''جس نے غنیمت میں خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کی وہ

۱۰۹-الترغیب ۳/۱۳۳، مشکوۃ ۲/۱۱۷۰ بخاری مع الفتح حدیث (۴۲۳۴)، مسلم مع نووی ۱/۲/۱۲۹ صحیح ابی داؤد حدیث (۲۳۵۸) صحیح نسائی حدیث (۳۵۹۴)

۱۱۰-الترغیب ۳/۱۳۵، سنن ابی داؤد حدیث (۲۷۱۶) طبرانی کبیر ۷/۲۰۲-۳۰۳ ضعیف الجامع (۵۸۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیانت کرنے والے جیسا ہی ہے۔“

اندازہ فرمائیں کہ اسلام میں کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنا کتنا اچھا اور مطلوب وصف ہے۔حتیٰ کہ مسند احمد وحمیدی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ سَتَرَهُ اَخَاهُ مُسْلِمٌ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.﴾ (۱۱۱)

”جس نے کسی مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“

لیکن بعض مواقع پر پردہ پوشی کارِ خیر کی بجائے جرم بن جاتی ہے۔جیسا کہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔ایسے ہی دیگر مواقع بھی ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

خیانت کی مذمت

اس خیانت کی مذمت اور خطرناک انجام کا اندازہ تو صحیح بخاری ومسلم کی اس حدیث سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔جس میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لاَ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، فَيَقُولُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ: لاَ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لاَ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ:

۱۱۱ – الصحيحة من الجامع الصُغير للالبانى ۳/۵/۳۰۰ مسند احمد ۴/۶۲،۵/۳۷۵، مسند حميدى (۳۸۴) بحواله الصحيحه ۵/۴۴۸، ۴۴۹ حديث (۲۳۴۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَغِثْنِی فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِکُ لَکَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَغِثْنِیْ ،فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِکُ لَکَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِکُ لَکَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ.﴾ (۱۱۲)

''ایسا نہ ہو قیامت کے دن میں دیکھوں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گردن پر بلبلاتا ہوا اونٹ لادے چلا آ رہا ہو پھر مجھے کہے کہ اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں کہ میں اب تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں تو پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا چکا تھا۔ (دیکھو) ایسا نہ ہو قیامت کے دن میں دیکھوں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گردن پر ہنہناتا ہوا گھوڑا

۱۱۲-الترغیب والترھیب ۳/ ۱۳۱، ۱۳۲ = المشکوۃ ۲/ ۱۱۷۰ ، بخاری مع الفتح حدیث (۳۰۷۳) ، مسلم مع نووی ۶/ ۱۲/ ۲۱۶-۲۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لادے چلا آرہا ہو اور مجھ سے کہے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں کہ اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا چکا تھا (دیکھو) ایسا نہ ہو قیامت کے دن میں دیکھوں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گردن پر ممیاتی ہوئی بکری لادے چلا آرہا ہو اور مجھ سے کہے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں کہ اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں تو پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا چکا تھا ایسا نہ ہو قیامت کے دن میں دیکھوں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گردن پر کسی چیختی ہوئی جان کو لادے چلا آرہا ہو اور مجھ سے کہے کہ اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں کہ اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں تو پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا چکا۔ ایسا نہ ہو قیامت کے دن میں دیکھوں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گردن پر بہت سے کھڑکھڑاتے ہوئے پرچے (لوگوں کی طرح طرح کے مطالبوں کی تحریری دستاویزیں) لادے چلا آرہا ہو۔ اور پھر مجھ سے کہے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں کچھ نہیں کرسکتا میں تو پہلے ہی سب کچھ بتا چکا تھا۔ (دیکھو) ایسا نہ ہو قیامت کے دن میں دیکھوں کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی گردن پر (ناجائز دبایا ہوا، غبن کیا ہوا) بے جان ساز و سامان لادکر لا رہا ہے۔ اور مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں میں کہوں کہ اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں تو پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا چکا تھا۔"

معلوم ہوا کہ خیانت کرنے والے کی روز قیامت کس قدر ذلت و رسوائی ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وہ خیانت کردہ چیز اپنی گردن پر اٹھائے لائے گا اور وہ چیز بول بول کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہوگی۔

خود اللہ تعالیٰ نے بھی سورۂ آل عمران میں فرمایا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. ﴾ (۱۱۲)

''اور جو خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے دن حاضر ہو جائے گا پھر ہر متنفس کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔''

ایک وضاحت

یہاں ایک بات پیش نظر رہے کہ مال غنیمت میں اگر کھانے پینے کی کچھ چیزیں اور جانوروں کا چارہ بھوسہ ملے تو اس کے بارے میں اہل علم کا خیال مختلف ہے۔ بعض اس طرف گئے ہیں کہ غنیمت میں ملنے والی چیز چاہے کوئی بھی ہو تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اسے امین الجیش کے سپرد کیا جائے اور تقسیم کے بعد جو حصہ آئے وہ لیا جائے۔ جب کہ بعض دیگر علماء کا کہنا ہے کہ کھانے کی معمولی چیزیں اور چارہ بھوسہ وغیرہ خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور اپنے جانورں کو بھی کھلا سکتا ہے۔ اس کے لئے تقسیم کی ضرورت نہیں اور اس بات کا بھی بعض احادیث سے پتہ ملتا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿اَصَبْتُ جِرَاباً مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ

۱۱۲- سورۂ آل عمران . ۱۶۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا اُعْطِی الْیَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَیْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَبَسَّمُ اِلَیَّ:﴾ (۱۱۴)

''فتح خیبر کے دن مجھے ایک چربی کی تھیلی ملی ۔ میں نے اسے اپنے پاس چمٹا لیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا اور جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو نبی اکرم ﷺ میرے اس قول پر تبسم فرما رہے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ کا انہیں نہ ٹوکنا اور مسکرانا دلیل جواز ہے۔

سنن ابی داؤد میں رُویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ.﴾ (۱۱۵)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فے سے کسی جانور پر سوار نہ ہو یہاں تک کہ اس کو دبلا کر دے تب اس کو غنیمت میں لوٹا دے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے مسلمانوں کے مال غنیمت سے کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ جس وقت اس کو پرانا کر دے اس کو غنیمت میں واپس دے۔''

۱۱۴-مشکوۃ ۲/ ۱۱۷۱ بخاری مع الفتح حدیث (۳۱۵۳) مسلم مع نووی ۲/ ۱۲/ ۱۰۲

۱۱۵-مشکوۃ ۲/ ۱۱۷۴ صحیح ابی داؤد (۲۳۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو داؤد کی ہی ایک دوسری روایت جو کہ محمد بن ابی المجاہد رضی اللہ عنہ ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا "تم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کھانے سے خمس نکالتے تھے؟" تو انہوں نے کہا:

﴿اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ﴾.(116)

"خیبر کے دن ہم نے طعام پایا۔ آدمی آتا اور بقدر کفایت اس سے لے لیتا پھر پھر جاتا۔"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ابو داؤد کی ہی ایک اور روایت ہے۔

﴿اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِىْ زَمَنِ رَسُوْلِ ﷺ طَعَاماً وَعَسَلاً فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمْسُ﴾.(117)

"نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک لشکر مال غنیمت میں شہد اور طعام لایا تو اس سے خمس نہیں نکالا گیا۔"

ابو داؤد کی ان تین حدیثوں میں کھانے اور شہد وغیرہ سے نبی اقدس ﷺ کے خمس نہ لینے اور صحابہ کرامؓ کے حسب ضرورت کھائے جانے کا ذکر ہے لیکن قول اول احوط ہے۔ واللہ اعلم

116- مشکوۃ ۲/۱۱۷۴ صحیح ابی داؤد حدیث (۲۳۵۳)

117- مشکوۃ ۲/۱۱۸۵ . ونیل الاوطار ۴/۷/۲۹۳-۲۹۶، صحیح ابی داؤد حدیث (۲۷۰۱)، موارد الظمان (۱۶۷۰) سنن کبری بیھقی ۵۹/۹، کتاب السیر، باب السریه تاخذ العلف والطعام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ موتہ میں صحابہؓ کا ایمانی جذبہ

جہاد و مجاہدین اور شہادت و شہدا کے فضائل و برکات اور مقام و مرتبہ اور اللہ و رسول کی طرف سے حکم و فرضیت جہاد کے پیش نظر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس جذبہ جہاد اور شوق شہادت کا مظاہرہ کیا اس کی مثال پوری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سلسلہ میں جو نظیر مثالیں قائم کی تھیں ان میں سے چند واقعات کتب حدیث کے حوالہ سے ذکر کیے جا چکے ہیں کہ قوت ایمانی سے ان کے دلوں کی دنیا میں کیسی بہاریں موجزن تھیں اور وہ کس طرح موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میدان کارزار میں اترا کرتے تھے اور دشمن تھوڑا ہو یا لا تعداد وہ ہر شکل میں قطعاً بے خوف و خطر ہوتے تھے اور کئی کئی گنا زیادہ دشمنوں سے مقابلہ ہوتا۔ تب بھی بزدلی کا شائبہ تک ان کے دلوں میں نہیں گزرتا تھا۔

چنانچہ غزوۂ موتہ اللہ کے ان اولوالعزم بندوں کی تاریخ کا ایسا ہی ایک روشن باب ہے۔ جس میں صحابہ کرامؓ کی تعداد صرف تین ہزار تھی۔ جب یہ معان کے مقام پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ ان کا مقابلہ ایک لاکھ رومیوں اور اتنے ہی عرب نصرانیوں سے ہے۔ وہ دو دن تک وہیں رکے اور باہمی مشورہ، غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد طے کیا کہ ان سب سے بھی دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ایک پر جوش تقریر سے لشکر اسلام کو گرما دیا۔ مقابلہ شروع ہوا تو اسلامی فوج نے دشمن کی صفوں کا بڑی تعداد میں صفایا کر دیا اور بے جگری سے مقابلہ کرتے رہے۔ حتی کہ نبی اکرم ﷺ کے نامزد کردہ تینوں سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ یکے بعد دیگرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید ہو گئے۔ تب بھی اسلامی لشکر نے دل تھوڑا نہیں کیا بلکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فوج کی قیادت سنبھالی اور اپنی فوج کو نہ صرف یہ کہ دشمنوں کے ٹڈی دل کے نرغے سے نکالا بلکہ ان کی اکثریت کو بھاگنے پر مجبور کر کے اپنی قوت ایمانی، جذبہ جہاد اور شوق شہادت کا لوہا منوایا۔ (۱۱۸)

حیرت انگیز شجاعت اور فکر انگیز بہادری کا یہ واقعہ تاریخ انسانیت میں بے مثال ہے۔ یہ وہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صرف اس غزوۂ موتہ میں صحیح بخاری کی روایت کے مطابق دشمنوں سے لڑتے ہوئے نو تلواریں توڑیں۔ (۱۱۹)

اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کی سامنی جانب نوے سے زیادہ زخم کھا کر شہادت پائی تھی۔ (۱۲۰)

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو طیّار کہنے کی وجہ:

طبرانی کی ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواب میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دو پروں والے فرشتہ کی شکل میں دیکھا اور طبرانی کی ایک مرفوع حسن حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ

۱۱۸- لتفصیل تطهیر المجتمعات ص ۱۰۵-۱۰۶ . سیرت النبی ﷺ شبلی نعمانی ۱/۵۰۵، ۵۰۸، رحمة للعالمین للمنصور فوری ۱/۱۳۵

۱۱۹- بخاری عن قیس بن ابی - خازم بحواله رحمة للعالمین ۱/۱۳۵ بخاری حدیث (۴۲۶۵)

۱۲۰- حواله بالا و بخاری عن ابن عمر کما فی الترغیب ۳/۱۳۹، بخاری مع الفتح حدیث (۴۲۶۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿هَنِيْئًا لَكَ يَا عَبْدَاللهِ. اَبُوْكَ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ فِي السَّمَآءِ﴾

''عبداللہ! تمہیں مبارک ہو تمہارا باپ آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا ہے۔''

امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے دوران حضرت جعفر رضی اللہ عنہ دونوں بازوں کٹ گئے تھے جن کے بدلے اللہ تعالیٰ نے انہیں دو پر عطا کر دیئے. سے وہ اڑتے پھرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جعفر طیار کے نام سے مشہور ہو گئے طیا کا معنی ہے اڑنے والا۔ (۱۲۱)

بستر مرگ پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز الفاظ

سخت سے سخت حالات سے دو چار ہونے کے باوجود عساکر اسلامی نوجوانوں گھبرایا نہیں کرتے تھے اور نہ موت سے انہیں ڈر آتا تھا اور ایک دو مرتبہ، بعض صحابہؓ تو سینکڑوں غزوات اور جنگوں میں شریک ہوئے کیونکہ وہ اس بات یقین رکھتے تھے کہ موت و حیات اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جنگوں میں موت آنا ضرور نہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی مثال ہی لے لیں۔ انہوں نے بستر مر پر وفات پانے سے پہلے کہا تھا۔

﴿لَقَدْ حَضَرْتُ زِحَاءَ مِائَةِ زَحْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ الْإِسْلَامِ وَمَا فِي جِسْمِيْ مَوْضَعُ شِبْرٍ اِلَّا وَ فِيْهِ طَعْنَةٌ

۱۲۱ - الترغيب. ۱۳۹/۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بِرُمْحٍ اَوْ رَشْقَةٌ بِسَهْمٍ وَالْيَوْمَ اَمُوْتُ حَتْفَ اَنْفِی فَلاَ نَامَتْ اَعْيُنُ الْجُبَنَاءِ.﴾ (۱۲۲)

''میں نے دور جاہلیت اور عہد اسلام میں کم وبیش ایک سو غزوات و جنگ میں حصہ لیا ہے میرے جسم میں ایک بالشت کے برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہیں رہی جہاں نیزوں کے کچوکے یا تیروں کے گھاؤ نہ لگے ہوں، لیکن آج میں بستر مرگ پر مر رہا ہوں میرا حال دیکھ کر بزدلوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔''

اس طرح قیامت کے آنے والے مسلمانوں کو یہ نقطہ سمجھا دیا کہ موت وحیات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔قتال و جہاد اور جنگوں میں موت نہیں اور اسلام کی تو ویسے ہی یہی تعلیم ہے۔

قرآن کریم کی سورۂ اعراف میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لاَ يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (۱۲۳)

''جب کسی کی عمر پوری ہو جاتی ہے تو ایک گھڑی بھر کی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی۔''

اور بعینہ یہی ارشاد سورۂ یونس آیت 49 اور سورۂ نحل آیت 61 میں بھی ہے۔

ایسی تعلیمات اور قوت ایمانی کا نتیجہ ہے کہ مجاہدین اسلام موت کے خوف اور بزدلی سے میدان جہاد سے راہ فرار اختیار نہیں کرتے۔

۱۲۲۔ اصلاح المجتمع بحواله تطهير المجتمعات ص ۱۰۵

۱۲۳۔ سورۂ اعراف آیت ۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا

میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے کو اسلام میں کبیرہ گناہ شمار کیا گیا ہے۔

جیسا کہ سورۂ انفال میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ﴾ (124)

”اے ایمان والو! جب (میدان جنگ میں) کفار کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو اور جو شخص (جنگ کے دن) لڑائی کے لئے پینترا بدلنے یا اپنی جماعت سے ملنے کے سوا دشمن سے پیٹھ پھیرے گا۔ (تو سمجھ لو کہ) وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔“

یہاں پہلی آیت میں پیٹھ نہ پھیرنے کا حکم ہے اور دوسری آیت میں صرف د شکلوں کو چھوڑ کر کسی تیسری غرض یعنی محض جان بچانے کیلئے پیٹھ پھیرنے والے کا انجا غضب الٰہی اور جہنم بتایا گیا ہے۔

احادیث رسول ﷺ میں اس جرم کو صریحاً گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے چنانچہ بخاری و مسلم و نسائی مسند بزار میں اور دیگر کتب حدیث میں مذکور معروف ارشادا ہے۔

124۔سورۂ انفال: 15-16

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿اِجْتَنِبُوْا السَّبعَ الْمُوْبِقَاتِ﴾

''سات ہلاکت انگیز گناہوں سے بچو۔''

صحابہ کرامؓ نے پوچھا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون کون سے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے جن سات گناہوں کو شمار فرمایا۔ ان میں سے شرک، جادو، ناحق قتل، سود خوری، یتیم کا مال کھا جانا۔ اور بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانے کے علاوہ ایک یہ بھی ہے۔

﴿وَالتَّوَلّٰی یَوْمُ الزَّحْفِ﴾ (۱۲۵)

''اور جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا۔''

اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کیلئے جو کتاب لکھ کر بھیجی تھی اس میں یہ بھی تھا۔

﴿اِنَّ اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ عِنْدَاللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. اَلْفِرَارُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَوْمَ الزَّحْفِ.﴾ (۱۲۶)

''یعنی قیامت کے دن جو گناہ اکبر الکبائر ہیں اللہ کے نزدیک ان کا شمار کرتے ہوئے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ کے دن میدان کارزار سے بھاگ نکلنا۔''

ایسے ہی طبرانی کبیر میں بھی ایک حدیث ہے جس میں ہے۔

۱۲۵- الترغیب ۳/۱۲۵، بخاری حدیث (۲۷۶۶)، مسلم مع نووی ۱/۲/۸۳: صحیح ابی داؤد (۲۴۹۸)

۱۲۶- الترغیب ۳/۱۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْفِرَارُ یَوْمُ الزَّحْفِ﴾ (۱۲۷)

"(کفار سے) لڑائی کے دن (میدان چھوڑ کر) بھاگ نکلنے کو کبیرہ گناہ میں شمار کیا گیا ہے۔"

❁❁❁

۱۲۷-انظر ایضاً. الزواجر للهيثمي ۲/۱۷۱-۱۷۲=كتاب الكبائر للذهبي ص ۷۷-۷۸ الفتح الرباني ۱۴/۶۸، صحيح الجامع (۱۴۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذن وفرضیت دفاعی جہاد

جہاد کی اجازت اور اس کا حکم کب ہوا

اس بات کو سمجھنے کے لیے پہلے وہ حالات وظروف پیش نظر رکھنا ہوں گے جن سے اسلام اور نبی اسلام ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو گزرنا پڑا تا کہ اس کی فرضیت کے ساتھ ہی اس کی ضرورت کا نقطہ بھی حل ہو جائے۔

دراصل جب نبی اکرم ﷺ نے بعثت ونبوت کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ ہر قسم کی عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور اس کی صفات وعبادت اور پروردگاری میں کسی بھی دوسری چیز کو شریک کرنا اور سمجھنا شرک ہے جو کہ ایک ناقابل معافی جرم اور گناہ ہے تو وہ لوگ جو نسل در نسل شرک کی دلدل میں پھنسے آرہے تھے وہ آپ ﷺ کی چالیس سالہ امانت و دیانت، شرافت وصداقت اور نجابت وطہارت کے اعتراف کے باوجود آپ کے مخالف ہوگئے۔ نبی مکرم ﷺ نے پہلے درپردہ دعوت کا آغاز فرمایا۔ پھر اعلانیہ تبلیغ شروع فرمائی۔ جس کے نتیجے میں سابقین اولین اور آہستہ آہستہ دیگر لوگ مسلمان ہونا شروع ہوئے۔ تو مشرکین مکہ کی دشمنی میں اضافہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا گیا۔

انہوں نے نبی اقدس ﷺ کی ذات گرامی اور صحابہ کرام کو نوع بنوع تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیا اور اسی طرح تکلیفوں اذیتوں کو برداشت کرتے مگر دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے تیرہ سال بیت گئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے جانے کی اجازت دے دی۔

اسی نقطہ ہجرت سے تاریخ اسلام کا ایک نیا سنہری باب شروع ہوا۔ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر مسلم معاشرے اور اسلامی حکومت کے نقشے میں رنگ بھرنا شروع کر دیا۔ انصار و مہاجرین صحابہ میں رشتہ مواخات و بھائی بندی عملی طور پر قائم کی۔ امن و سلامتی اور سعادت و خوشحالی عام کرنے کے لئے جملہ غیر مسلم اقوام کے ساتھ بین الاقوامی اصول کے مطابق عدم جارحیت کا معاہدہ کیا تاکہ نسلی و مذہبی اختلافات کے باوجود قومی وحدت قائم رہے مگر قریش مکہ کو آپ ﷺ اور دیگر اہل ایمان سے ایسی اندھی دشمنی تھی کہ آپ کے تین سو میل دور چلے جانے کے بعد بھی انہیں سکون نہ آیا اور انہوں نے گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ چلے جانے والوں کو وہاں بھی دھمکیاں دینا شروع کر دیں اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور اوس وخزرج کے لوگوں سے مل کر اور یہودِ مدینہ سے ساز باز کر کے ماہ ربیع الاول ۲ھ میں انہوں نے عملی طور پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔

آغاز بعثت سے لے کر چودہ سال تک نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ خاموشی سے ان کی دسیسہ کاریوں کو برداشت کرتے رہے اور فن حرب و ضرب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہارت اور حوصلہ ہونے کے باوجود مسلمانوں نے ان کا منہ توڑ جواب نہ دیا کیونکہ:

اوّلاً : تو اسلام کے مزاج کو جنگ سے کوئی نسبت نہیں۔

ثانیاً : ابھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جارحانہ تو کجا محض مدافعانہ مقابلے کی بھی اجازت نہیں ملی تھی۔

دفاعی جہاد کا حکم اولین

جب اسی حالت میں چودہ سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کی حالت پر رحم آ گیا اور ۲ھ میں انہیں حملہ آور دشمنوں سے اپنا دفاع کرنے کیلئے دفاعی جہاد کی اجازت دے دی۔ اس اذن جہاد کے سلسلہ میں سب سے پہلے جو حکم آسمان سے نازل ہوا اس کی تفصیلات سورۂ حج میں مذکور ہیں۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ. اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ. اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ. ﴾ (۱۲۸)

۱۲۸- سورۂ حج ۳۹، ۴۰، ۴۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جارہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے ''ہمارا رب اللہ ہے'' اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں، گرجے، معبد اور مساجد جن میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کرڈالی جائیں اللہ ضرور ان کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے بے شک اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔ زکوۃ دیں گے نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

یہ قتال و جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں نازل ہونے والی اولین آیات ہیں جو پہلے پہل نازل ہوئیں یہاں صرف مدافعانہ جہاد کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ آیات ماہ ذوالحجہ ایک ہجری میں نازل ہوئیں۔ اور پھر غزوہ بدر سے چند ماہ پیشتر ماہ رجب یا شعبان 2ھ میں سورۂ بقرۃ کی آیات 190 تا 193 اور آیت 216 نازل ہوئیں جن میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کا حکم نازل ہوا اور اسے محض اجازت و اذن نہیں بلکہ فرض قرار دے دیا گیا۔ (۱۲۹)

چنانچہ سورۂ بقرہ میں ارشادِ الٰہی ہے۔

۱۲۹۔ حاشیہ ترجمۃ القرآن مجید از مولانا مودودی ص ۸۶۲ طبع دوم، الرحیق المختوم صفی الرحمن مبارک پوری ص ۲۲۴، رحمۃ للعالمین قاضی سلیمان منصور پوری ۱/۱۰۰-۱۰۴، سیرت النبی شبلی نعمانی ۱/۳۰۹ طبع کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ. وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ
ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَۃُ
اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
حَتّٰی یُقَاتِلُوْکُمْ فِیْہِ. فَاِنْ قَاتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ کَذَالِکَ
جَزَآءُ الْکَافِرِیْنَ. فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. وَ
قَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ فَاِنِ
انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظَّالِمِیْنَ﴾ (۱۳۰)

’’تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ان سے لڑو جہاں بھی تمہاران سے مقابلہ پیش آجائے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اس لیے کہ قتل اگر چہ برا ہے مگر فتنہ اس سے بھی برا ہے اور مسجد حرام کے قریب، جب تک وہ تم سے نہ لڑیں، تم بھی ان سے نہ لڑو مگر جب وہ وہاں لڑنے سے نہ چوکیں تو تم بھی بے تکلف انہیں مارو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے اگر وہ باز آجائیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کیلئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں ہے۔‘‘

۱۳۰- سورۂ بقرہ ۱۹۰-۱۹۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سورۂ بقرہ ہی میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (۱۳۱)

"تمہیں قتال و جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ (فرض کیا گیا ہے) اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار ہو وہی تمہارے لئے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لیے بری ہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اس طرح مسلمانوں پر جہاد کو فرض قرار دیا ہے کہ جس کے بغیر کسی بھی مذہب میں دوسرا کوئی چارہ ہی نہ ہوتا۔

۱۳۱۔ سورۂ بقرہ ۲۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد اسلامی پر اعتراضات

اور......

عیسائی مشنریوں کی خدمات کا پس منظر

جہاد اسلامی جو کہ مسلمانوں کے لئے ایک مقدس عبادت اور اہم فریضہ ہے۔ اس کے بارے میں معاندین اسلام اور دشمنان دین نے لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ جن دنوں جہاد اسلامی کا پرچم عملی طور پر قائم تھا اور جب تک مسلمانوں میں جہاد اسلامی کی اسپرٹ موجود و موجزن تھی اور پیروان اسلام کی شمشیر خارا شگاف نے کرہ ارضی پر تہلکہ مچا رکھا تھا۔ تب تک یہ غلط فہمیاں پیدا نہیں کی گئیں اور جب عروج اسلام کا آفتاب تقریباً غروب ہو گیا اور اسلام کی تلوار زنگ آلود ہو گئی تو یورپی مصنفین و مورخین نے تحقیق و تفتیش اور بحث و اکتشاف کے نام سے خود اپنی خونریزی اور خونخواریوں سے لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے، ان کے جذبات سے کھیلنے، اپنی کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے یہ واویلا شروع کر دیا کہ اسلام ایک خونخوار مذہب ہے۔ اور یہ اپنے پیروؤں کو خون ریزی و خون آشامی کی تعلیم دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسلام دنیا میں تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔اسلام میں غنیمت وغلامی روا ہے۔ اسلام میں یہ ہے اور اسلام میں وہ ہے۔

اور انسان کی یہ ایک فطری کمزوری ہے کہ جب وہ میدان میں کسی سے مغلوب ہوتا ہے تو پھر مدرسہ میں بھی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے جس کی تلوار سے شکست کھاتا ہے۔اس کے قلم کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا اسی لیے ہر عہد میں دنیا پر انہی افکار و آرا کا غلبہ رہتا ہے جو تلوار بند ہاتھوں کے قلم سے پیش کیے جاتے ہیں۔

چنانچہ اسلام کی تعلیمات کے سلسلہ میں بھی دنیا کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کیلیے یورپ کو پوری کامیابی ہوئی اور غلامانہ ذہنیت رکھنے والی قوموں نے اسلامی جہاد کے متعلق انگریزوں کے پیش کردہ نظریہ کو بلا تحقیق و تفحص اس طرح قبول کرلیا کہ کسی آسمانی وحی کو بھی اس طرح قبول نہ کیا ہوگا۔

غیر مسلم خصوصاً یوزپی مصنفین کا یہ طریق کار بھی کوئی عارضی سا کھیل نہیں بلکہ یہ تو ان کا مستقل مشن ہے کہ لوگوں کو قبول اسلام سے روکنے اور خود مسلمان نوجوانوں اور خصوصا پڑھے لکھے طبقے کے لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں۔اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں اور عام لوگوں کے سامنے اس انداز سے پیش کریں کہ لوگ یہ ماننے پر برضا و رغبت تیار ہو جائیں کہ واقعی ان میں یہ خامیاں ہیں اور پھر وہ اس بات کو خود بھی قبول کرلیں گے کہ جس دین کو آخری اور کامل ترین قرار دے کر ہمیں اس کے فضائل و محاسن بتائے جاتے ہیں اس میں جب یہ بات پائی جاتی ہے تو پھر کامل و مکمل کیسے ہوگا حتی کہ تشکیک میں مبتلا ہو کر وہ دین سے بیزار لوگوں کے گروہ میں جا نکلتے ہیں جن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

اسلام کے خلاف عیسائیت کے حربے

لوگوں کو بدراہ کرنے اوران میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کیلئے یورپ کیا کچھ کر رہا ہے اوراس کی مخصوص مشنریاں کیا کچھ اور کس طرح کر رہی ہیں۔ یہ اگرچہ ہر کس و ناکس پر ظاہر نہیں لیکن ہر کہہ ومہ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ مسلم ممالک میں جس قدر بھی کرسچین ادارے ہسپتال، اسکول، کالج، اوردوسری کاروباری کمپنیاں ہیں وہ کاروبار سے زیادہ اپنے مذہب کی خدمت اوراپنے مشن کی تکمیل پر مامور ہیں اوراس بات کے دلائل وشواہد مختلف مواقع پر اخبارات میں نشر ہوتے ہی رہتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ فلاں مدرسہ کی ٹیچر فلاں ہسپتال کی نرس، اور فلاں کالج کی پروفیسر نے فلاں دن بچوں کو یہ کہا، قرآن کریم کے بارے میں یہ کہا، قرآن دکھا کر اس کی یوں بے حرمتی کی اور نبی اسلام کے بارے میں یوں بدزبانی کی۔ فلاں مریض کو ایک چھوٹی سی لیکن دلکش اور جاذب نظر کتاب تحفہ میں دی جو کہ اسلام اور نبی اسلام ﷺ کے خلاف مسموم پروپیگنڈے سے بھری ہوئی تھی۔ یہ روزمرہ وقوع پذیر ہونے والے امور ہیں۔ یہی حال ان امدادی اور رفاعی اداروں کا ہے جو غربت زدہ ممالک اور علاقوں میں ان مشنریوں کے تحت کام کر رہے ہیں۔ وہ خوراک اور دواؤں کے ساتھ ساتھ اپنا اصلی کام بھی نہیں بھولے۔

اسلامی تعلیمات کو مشکوک بنانے کے لئے انہوں نے بڑی نظر سوزی اور جگر کاوی بھی کی ہے۔ بڑی توجہ سے عربی کتابیں لکھیں اور انتہائی غیر محسوس انداز سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تعلیمات پر اور نبی اسلام ﷺ کی ذات گرامی پر بڑے رکیک حملے کئے اور اس میدان میں نہایت فیاضی سے کام لیا۔ ہزار ہا صفحات کی متعدد جلدوں والی کتاب کو اپنی تحقیق و تقدیم کے ساتھ شائع کیا اور اس میں چند مقامات پر اپنا نشتر چلایا اور اپنا کام کر گئے۔ سادہ دل مسلمان خوش ہے کہ اس نے میرے مذہب کی خدمت کی ہے۔ اور عیار خوش ہیں کہ ہم نے اپنے مشن کی خدمت کی ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر یہ نہیں کہ ہم یہ بتائیں کہ کس کس مستشرق انگریز مصنف نے اپنی کون کون سی عربی کتاب میں کہاں کہاں زہر چھاپا ہے بلکہ سر دست تو ہم نے ان کی علمی و دفاعی خدمات کا ایک مختصر پس منظر ذکر کیا ہے۔ اگر کبھی موقع ملا اور توفیق الٰہی شامل حال ہوئی تو ہم اس موضوع کی تفصیلات بھی باحوالہ ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ (۱۳۲)

ابھی ہم ان لوگوں کی طرف سے جہاد اسلامی کے خلاف پھیلائے گئے پروپیگنڈا کا جائزہ لینا چاہتے ہیں تاکہ دیکھا جا سکے کہ اسلام کی تعلیمات جہاد کے بارے میں ان کے الزام خونریزی، مسلمانوں کے بارے میں ان کے الزام خونخواری اور اشاعت اسلام کے اسباب و ذرائع کے بارے میں ان کے شمشیر زنی وغیرہ کے الزامات میں کہاں تک معقولیت ہے اور اصل حقیقت کیا ہے؟

ان موضوعات کو پیش کرتے وقت اسلامی تعلیمات جہاد کے ساتھ ساتھ ہی یہودی، عیسائی، ہندو اور بدھ مذہب وغیرہ کی تعلیمات جنگ۔ مغربی قوانین جنگ، روم و ایران کا طریق جنگ، موجودہ مہذب دنیا کے قوانین جنگ کے ساتھ مقارنہ و موازنہ بھی کیا جائے تو حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ یہ تو خود

۱۳۲- اس موضوع پر متعدد کتب شائع بھی ہو چکی ہیں۔ مثلاً المستشرقون والاسلام، المستشرقون والقرآن. المستشرقون والسنه. وغیرها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

مگر اس سے بات طویل ہو جائے گی لہٰذا اختصار کے ساتھ ہم اسلامی تعلیمات جہاد آپ کے سامنے رکھیں گے جن سے الزامات و اعتراضات کی قلعی خود بخود کھل جائے گی۔ (۱۴۴)

۱۴۴۔ مشارالیہ موضوعات کی تفصیلات کے لئے مولانا مودودیؒ کی کتاب الجہاد فی الاسلام انتہائی جامع اور مفید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوران جنگ متحاربین میں سے غیر اہل قتال کے بارے میں

اسلامی تعلیمات

اسلام نے مجاہدین کو وہ تعلیمات جہاد عطا کی ہیں۔ کہ اگر ان پر غور کیا جائے تو معاندین کے تمام اعتراضات خود بخود ہی رفع ہو جاتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت کی لڑائیوں میں بہت سی وحشیانہ حرکات مروج تھیں۔ اسلام نے ان سے منع کر دیا اور مجاہدین کے لئے ایک اخلاقی ضابطہ مہیا کیا ہے جسے وہ دوران جہاد اپنائیں گے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی چیز تو یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات جہاد میں محاربین یعنی مدمقابل دشمن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک اہل قتال یعنی وہ لوگ جو عملاً مقابلہ و جنگ میں حصہ لیتے ہیں یا پھر عقلاً و عرفاً حصہ لینے کی قدرت رکھتے ہیں یعنی جوان مرد اور دوسرے غیر اہل قتال یعنی وہ لوگ جو عقلاً و عرفاً جنگ میں حصہ نہیں لیتے اور عموماً نہیں لیا کرتے۔ مثلاً عورتیں بچے، بوڑھے بیمار، زخمی، اندھے، اپاہج، پاگل، اجیر، خانقاہ نشین، معبدوں، مندروں کے مجاور اور ایسے ہی دوسرے بے ضرر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ۔ اسلام نے ان میں سے طبقہ اول کے لوگوں یعنی جوانوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور پھر اس کے لیے بھی ایک اخلاقی رحمدلانہ ضابطہ مقرر کیا ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

غیر اہل قتال کے قتل کی ممانعت

دوسرے طبقہ کے لوگوں کو قتل کرنے سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔

صحیح بخاری و مسلم ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ و مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میدان جنگ میں ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی تو:

﴿فَنَهٰى عن قَتْلِ النِّسآءِ وَالصِّبْيَان﴾ (۱۳۴)

''آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع فرما دیا۔''

جبکہ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ، حبان، بیہقی اور مستدرک حاکم اور مسند احمد میں میدان میں پائی جانے والی ایک عورت کہ لاش کا واقعہ مذکور ہے جسے نبی ﷺ نے دیکھا تو ناراض ہو کر فرمایا:

﴿مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلُ﴾

''یہ تو لڑنے والوں میں شامل نہ تھی۔''

پھر سالار فوج حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کسی کے ہاتھ پیغام بھیجا اور یہ کہلایا:

۱۳۴۔ الفتح الربانی ۱۴/۶۴، مسلم مع النووی ۶/۱۲/۴۸۔ ابوداؤد مع العون ۷/۳۳۲ بخاری مع الفتح حدیث (۳۰۱۵)، صحیح الترمذی (۱۲۷۵) ابن ماجہ (۲۸۴۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لاَ تَقْتُلُوْنَ ذُرِّيَّةً وَلاَ عَسِيْفًا.﴾ (۱۳۵)

''کہ بچوں اور ریوڑوں پر رکھے گئے اجیروں کو مت قتل کرو۔''

''عسیفا''، بعض شارحین نے انتہائی بوڑھا شیخ فانی بھی مراد لیا ہے۔(شرح الفتح)

ایسے ہی مسند احمد و ابی یعلی کبیر و اوسط اور مسند بزار کی ایک حدیث میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿كَانَ رَسُوْلُ ﷺ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهُ قَالَ: اُخْرِجُوْا بِاسْمِ اللهِ تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَنْ كَفَرَ بِاللهِ لاَ تَغْدُرُوْا وَلاَ تَغْلُوْا وَلاَ تُمَثِّلُوْا وَلاَ تَقْتُلُوْنَ الْوِلْدَانِ وَلاَ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ.﴾ (۱۳۶)

''نبی اکرم ﷺ جب کہیں فوج بھیجتے تو پہلے یہ ہدایات فرمایا کرتے تھے کہ تم اللہ کا نام لے کر نکلو تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جہاد کے لئے جا رہے ہو جو اللہ سے کفر کرتے ہیں۔ تم غداری اور بدعہدی نہ کرنا، نہ مال غنیمت سے خیانت کا ارتکاب کرنا۔ نہ مقتولین کا مثلہ کرنا، یعنی ان کے ناک کان نہ کاٹنا۔ بچوں، معبدوں کے بے ضرر خادموں اور خانقاہ نشین احبار و رہبان کو قتل نہ کرنا۔''

۱۳۵۔صححہ الحاکم و وافقہ الذہبی' الفتح الربانی ۱۴/۶۴' مشکوۃ ۲/۱۵۶ صحیح ابی داؤد (۲۳۲۴) ابن ماجہ (۲۸۴۲)' مسند احمد ۳/۴۸۸' مستدرک حاکم ۲/۱۲۲

۱۳۶ - الفتح الربانی ۱۴/۶۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور ابوداؤد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَصَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً﴾ (۱۳۷)

''کسی کہن سال بوڑھے کو کسی بچے، کسی کمسن لڑکے، کسی عورت کو قتل نہ کرو۔''

فتح مکہ کے موقع پر اسلامی فوج کو ہدایات

فتح مکہ کے موقعہ پر نبی رحمت ﷺ نے فوج کو جو احکام رحم و کرم اور ہدایات دی تھی ان میں سے:

پہلی	جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کیا جائے۔
دوسری	جو شخص خانہ کعبہ کے اندر پہنچ جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔
تیسری	جو شخص اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے اسے قتل نہ کیا جائے
چوتھی	جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔
پانچویں	جو شخص حکیم بن حزام کے گھر داخل ہو جائے اسے بھی قتل نہ کیا جائے۔
چھٹی	بھاگ جانے والے کا تعاقب نہ کیا جائے۔
ساتویں	زخمی کو قتل نہ کیا جائے۔

۱۳۷- ابو داؤد کتاب الجهاد . باب فی دعاء المشركين باب اول ، مشكوة ۱۱۵۶/۲ .
راجع للتفصيل نيل الاوطار ۲۴۸/۷/۴ سنن ابی داود حديث (۲۶۱۴) ضعيف الجامع (۱۳۴۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں اسیر کو قتل نہ کیا جائے۔ (۱۳۸)

نویں جو شخص اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے اسے بھی امان دینا۔ (۱۳۹)

غیر اہل قتال سے جنگ کی استثنائی صورتیں

احادیث میں مذکور جزوی احکام سے فقہائے اسلام نے یہ قاعدہ کلیہ اخذ و مستنبط کیا ہے کہ وہ تمام لوگ جو لڑنے سے معذور ہیں یا عادتاً معذور کے حکم میں ہیں وہ لوگ قتال سے مستثنٰی ہیں لیکن ان کا استثنا مطلق نہیں بلکہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ عملاً جنگ میں حصہ نہ لیں اگر ان میں سے کوئی شخص اعمال جنگ میں فی الواقع شرکت کرے۔ مثلاً بیمار لیٹے لیٹے بھی کسی ذریعہ سے فوجوں کو جنگی چالیں بتا رہا ہو۔ عورت جاسوسی کا کام کر رہی ہو بچہ خفیہ خبریں حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ مذہبی طبقہ کو کوئی فرد اپنی قوم کو جنگ کو جوش دلا رہا ہو تو پھر اس کا قتل جائز ہوگا کیونکہ اس نے خود کو مقاتلین میں شامل کر کے غیر مقاتلین کے حقوق سے محروم کر لیا ہے۔

اس باب میں اسلامی قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر شخص جو اہل قتال میں سے ہے اس کا قتل جائز ہے خواہ وہ بالفعل لڑے یا نہ لڑے اور ہر شخص جو اہل قتال میں سے نہیں ہے۔ اس کا قتل ناجائز ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ حقیقتاً لڑائی میں شامل ہو یا مقاتلین کے سے کام کرنے لگے۔ اس موضوع کی فقہی تفصیلات فقہ حنفی کی معروف

۱۳۸- رحمۃ للعالمین ۱/ ۱۱۸

۱۳۹- فتوح البلدان بلاذری ص ۴۷ 'الجہاد فی الاسلام مولانا مودودی ص ۲۲۳ طبع ہشتم ۱۴۲ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...تاب ھدایہ باب کیفیۃ القتال۔ (۱۴۰)، فتح القدیر شرح ہدایہ (۱۴۱) اور بدائع الصنائع (۱۴۲) میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ (۱۴۳)

آپ مذکورہ احادیث پر نظر ثانی کریں اور فقہا کی تصریحات کو بغور دیکھیں اور اندازہ کریں کہ جو دین متین میدان کارزار میں زوردار جنگ کے دوران بھی اپنے مجاہدین کو اتنا عظیم جنگی ضابطہ اخلاق سکھلاتا ہے اس دین پر خونخواری کی تعلیمات والا اور اس دین کے ماننے والے اور پیروکاروں کو خونخوار اور سفاک وظالم جیسے الفاظ کے ساتھ مطعون کیسے کیا جا سکتا ہے؟

۱۴۰-ھدایہ باب کیفتہ القتال.

۱۴۱-فتح القدیر شرح ھدایہ ۹۲/۴-۲۹۰

۱۴۲-بدائع الصنائع .۱۰۱/۷

۱۴۳-الجهاد فی الاسلام. ۲۲۲-۲۲۴ طبع هشتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد اسلامی کے دوران
مجاہدین کے لئے
ضابطہ ھائے اخلاق

آئیے دیکھیں:
اسلامی تعلیمات کے جنگی ضابطہ ہائے اخلاق کے سلسلہ میں کہ مقاتلین یا جنگ میں عملاً مقابلہ کرنے والے دشمنوں کے بارے میں اسلام نے اپنے پیروکاروں کو کیا کیا ہدایات دی ہیں اور وہ اہل قتال جن پر تلوار اٹھانا جائز ہے۔ ان کے بارے میں کیا کیا حدود مقرر کی ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔

1۔ دشمن پر غفلت میں حملہ کی ممانعت

اس سلسلہ میں سب سے بڑی پابندی یہ ہے کہ دشمن پر غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز کیا جائے۔ اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ وہ راتوں کو اور خصوصا آخر شب جب کہ لوگ بے خبر سوئے ہوئے ہوتے ہیں ان پر اچانک جا پڑتے تھے جسے شبخو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارنا کہا جاتا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس عادت کو حکماً بند کر دیا اور قاعدہ مقرر کیا کہ صبح سے پہلے کسی دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔

چنانچہ ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ، مسند احمد میں ایک حدیث ہے۔ جسے بیس صحابہ کرام نے بیان کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهَا اَوَّلَ النَّهَارِ﴾ (۱۴۴)

''نبی رحمت ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ فرماتے تو صبح کے وقت دن کے شروع میں روانہ فرماتے تھے۔''

اور مسند احمد و طبرانی کی ایک روایت میں ہے:

﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ اَنْ يَنْهَضَ اِلىٰ عُدُوِّهِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.﴾ (۱۴۵)

''نبی اقدس ﷺ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ زوال آفتاب کے وقت دشمن کے مقابلہ کے لئے اٹھا جائے۔''

صحیح بخاری و مسند احمد میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

﴿كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْا بِنَا (لَيْلاً) حَتّٰى يُصْبِحَ.﴾ (۱۴۶)

۱۴۵۔ الفتح الربانی ۵۵/۱۴

۱۴۶۔ بخاری مع الفتح ۸۹/۲ طبع دار الافتاء. معجم المفهرس لالفاظ الحديث ۴۸۵/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نبی اکرم ﷺ جب کسی دشمن قوم پر حملہ کرتے تو رات کو نہیں بلکہ جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے تھے۔''

اور صحیح بخاری ہی میں دوسرے الفاظ کے ساتھ اس طرح بھی ہے۔

﴿كَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يَقْرَبْهُمْ حَتَّى يُصْبِحَ.﴾ (۱۴۷)

''کہ آپ ﷺ اگر کسی قوم پر رات کو پہنچ جاتے تو صبح تک قریب نہ جاتے تھے۔''

ایک وضاحت

بعض قبائل پر بے خبری میں حملہ کرنے کا پتہ چلتا ہے مگر اس کا سبب یہ تھا بادیہ گرد وخیمہ نشین (اصحاب الوبر) تھے اور زیادہ تر ڈاکو تھے ان کا انتظام اور تھام سخت مشکل کام تھا۔ تعزیر کے لیے فوجیں جاتیں تو وہ بھاگ کر پہاڑوں میں جاتے تھے اس لیے مجبوراً جو فوجیں ان پر جاتیں غفلت میں بھیجی جاتی تھیں کہ وہ نہ جائیں۔

مارگولیس نے ایسے واقعات سے ہی استدلال کیا ہے کہ مسلمان بے خبر حملہ کرکے قبائل کا مال واسباب لوٹ لیتے تھے حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے، کرنے کا سبب صرف یہی تھا جو مذکور ہوا۔ (۱۴۸)

۱۴۷- بخاری مع الفتح ۷/۴۶۷ والترمذی مع التحفه ۵/۱۵۶

۱۴۸- للتفصیل سیرت النبی ﷺ شبلی. ۱/۵۵۹ تا ۶۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے شبخون مارنے کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ (۱۴۹)

2۔ دشمن کو آگ میں جلانے کی ممانعت

جہاد کے دوران اپنانے کے لئے بالخصوص اور عام حالات میں اختیار کرنے کے لئے بالعموم نبی رحمت ﷺ نے ایک ضابطہ اخلاق یہ وضع فرمایا کہ دشمن کو آگ میں ہرگز نہ جلایا جائے حالانکہ عرب و غیر عرب انتقام کے جذبات سے مغلوب ہو کر دشمن کو زندہ جلا دیا کرتے تھے لیکن نبی رحمت ﷺ نے اس وحشیانہ حرکت کو بھی ممنوع قرار دے دیا اور انسان تو انسان رحمۃ للعالمین ﷺ نے تو جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی آگ میں جلانے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ الادب المفرد امام بخاری، ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔

''ہم نبی اکرم ﷺ کی معیت میں ایک سفر پر تھے۔ نبی اکرم ﷺ کسی ضرورت سے تھوڑا الگ ہو گئے۔ ہم نے ایک چھوٹی سی لال رنگ کی چڑیا اور اس کے دو بچے دیکھے ہم نے اس کے دونوں بچے اٹھا لئے۔ اس چڑیا نے ہمارے سروں پر پھڑ پھڑانا شروع کر دیا۔ اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے اسے پھڑ پھڑاتے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا ، رُدُّوْا وَلَدَهَا

۱۴۹۔فقه السنه سید سابق ۱/ ۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَيْهَا﴾ (۱۵۰)

''اس چڑیا کے بچے اٹھا کر اسے کس نے تکلیف پہنچائی ہے اس کے بچے واپس لوٹا دو۔''

اسی راستہ میں نبی اکرم ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا:

﴿مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ ؟ قُلْنَا نَحْنُ، قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ﴾۔ (۱۵۱)

''یہ کس نے جلایا ہے'' ہم نے جواب میں عرض کیا کہ ''ہم نے جلایا ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کسی کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ کسی جاندار کو آگ سے جلا کر عذاب دے یہ صرف اسی ذات کے لیے خاص ہے جو اس آگ کی خالق ہے۔''

اور مسند احمد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے

﴿لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.﴾ (۱۵۲)

''اللہ کے عذاب (آگ) کے ساتھ تم کسی کو عذاب مت دو۔''

جبکہ صحیح بخاری، ابوداؤد و ترمذی، نسائی و دارقطنی اور مسند احمد میں ہے کہ حضرت

---

۱۵۰ – سلسلہ الاحادیث الصحیحہ للالبانی ۱/۳۳ حدیث (۲۵) ابوداؤد مع عون المعبود ۷/۳۳۳-۳۳۴ مشکوۃ ۲/۱۰۵۳، مسند احمد ۱/۴۰۴

۱۵۱ – حوالہ بالا صحیح ابی داؤد حدیث (۲۳۲۹) الصحیحۃ حدیث (۲۵)

۱۵۲ – سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ۱/۷۹۹ تحت حدیث (۴۸۷) مسند احمد (۱/۲۱۹-۲۲۰) بحوالہ الصحیفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو آگ میں جلا دیا تھا جو کہ دین اسلام ترک کر کے مرتد ہو گئے تھے۔ اُن کے جلانے کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا:

﴿لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لَاُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ﴾ (۱۵۳)

''اگر (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جگہ پر) میں ہوتا تو اس ارشاد نبوی ﷺ کہ جس نے اپنے دین کو بدلا اسے قتل کر دو، کی رو سے میں انہیں قتل کر دیتا اور میں انہیں آگ سے نہ جلاتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب مت دو۔''

مذکورہ حدیث تمام کتب میں یہی ہے البتہ صرف بخاری میں

﴿لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ.﴾

''اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب مت دو۔''

کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ ان کی جگہ اسی مفہوم کے دوسرے الفاظ ہیں جن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

﴿لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَتَلْتُهُمْ﴾ (۱۵۴)

''اگر میں ہوتا تو انہیں نہیں جلاتا تھا کیونکہ جلانے سے نبی اکرم

۱۵۳-بخاری حدیث (۳۰۱۷)

۱۵۴-بخاری مع الفتح حدیث (۶۹۲۲)(۳۰۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے منع فرمایا ہے میں انہیں قتل کر دیتا۔"

بہر حال جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول حضرت علی رضی اللہ تک پہنچا تو انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا:

﴿صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾ (١٥٥)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا۔"

اور ابو داؤد و مسند احمد میں حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ایک جماعت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے ایک مجرم کی گوشمالی کیلئے روانہ فرمایا فرمایا:

﴿إِنْ قَدَرْتُمْ عَلَى فُلَانٍ فَأَحْرِقُوْهُ بِالنَّارِ﴾

"اگر فلاں شخص تمہارے قابو میں آجائے تو اسے آگ میں جلا دو۔"

وہ جماعت روانہ ہوگئی یہاں تک کہ آپ ﷺ سے چھپ گئی تو آپ ﷺ نے انہیں آواز دے کر یا آدمی بھیج کر واپس بلایا اور فرمایا:

﴿إِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ فَاقْتُلُوْهُ وَلَا تَحْرِقُوْهُ بِالنَّارِ فَإِنَّمَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ رَبُّ النَّارِ﴾ (١٥٦)

"اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اسے قتل کر دو اور اسے آگ سے مت جلاؤ۔"

١٥٥-سلسلہ احادیث الصحیحہ لالبانی ١/٧٩٩-٨٠٠ مشکوۃ ٢/١٠٥٠، صحیح ترمذی (١١٧٩)، صحیح ابی داؤد (٣٦٥٧)، صحیح نسائی (٣٧٨٤)، ابن ماجہ (٢٥٣٥)

الصحیحہ ٤/٩٠ الفتح ١٤/٦٧-٦٨ صحیح ابو داؤد حدیث (٢٣٢٧) ٥٦

١٥٦-الصحیحہ ٤/٩٠ الفتح الربانی ١٤/٦٧ صحیح ابی داود حدیث (٢٣٢٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ صحیح بخاری، ابوداؤد و ترمذی اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں نبی اکرم ﷺ نے لڑائی پر جانے کا حکم دیا اور ہدایت فرمائی۔

﴿اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا فَاحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ﴾

"اگر فلاں دو آدمی تمہیں ملیں تو انہیں آگ سے جلا دینا۔"

اور جب ہم روانہ ہونے لگے تو فرمایا:

﴿اِنِّی اَمَرْتُكُمْ اَنْ تَحْرِقُوْا فُلَانًا وَ فُلَانًا اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللهَ فَاِنْ. وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا﴾ (۱۵۷)

"میں نے تمہیں (ابھی ابھی) حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخص کو آگ میں جلا دینا جبکہ آگ کا عذاب سوائے اللہ کے کوئی نہیں دے سکتا اگر تم انہیں پالو تو بس قتل کر دینا۔"

اندازہ فرمائیں جس نبی کے پیروکاران تعلیمات کے حامل ہوں اور جس جنگ میں بھی یہ اخلاقی معیار اپنایا جائے اُسے بھلا کوئی شخص ان الزامات کا مصداق سمجھ سکتا ہے۔ جو ایسے اخلاق سے عاری لوگ لگاتے ہیں۔

۱۵۷- الصحیحہ ۹۰/۴، مع الفتح الربانی حدیث (۲۰۱۶)، صحیح ابی داؤد (۲۳۲۸)، مسند احمد ۲/ ۳۰۷-۳۳۸-۳۵۳ بحوالہ الصحیحہ تحت حدیث (۱۵۶۵) صحیح ترمذی (۱۲۷۷) مشکوۃ ۲/ ۱۰۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ دشمن کو باندھ کر اور تکلیفیں دے دے کر مارنے کی ممانعت

جہاد اسلامی کے دوران مجاہدین کے لئے نبی اکرم ﷺ نے جو ضابطہ ہائے اخلاق وضع فرمائے ہیں۔ اس کی تیسری شق یہ ہے کہ دشمن کو باندھ کر تکلیفیں دے دے کر نہ مارا جائے جبکہ اسلام سے قبل دشمن کے ہاتھ جو لوگ لگتے تھے انہیں اذیتیں دے دے کر مارا جاتا ہے۔

امام ابن الاثیر نے الکامل فی التاریخ میں نقل کیا ہے کہ امراء القیس کے باپ حجر بن حارث نے جب بنی اسد پر چڑھائی کی تو ان کے جتنے آدمی ہاتھ لگے انہیں قتل کروا دیا اور حکم دیا کہ انہیں تلوار سے نہیں بلکہ ڈنڈوں سے مار مار کر ہلاک کیا جائے۔ (۱۵۸)

لیکن نبی رحمت ﷺ نے اس طریقہ سے منع فرمایا جیسا کہ ابوداؤد و مسند احمد میں عبید بن تعلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ جنگ پر گئے تھے۔ ایک موقع پر ان کے پاس دشمن کے چار موٹے تازے جوان پکڑ کر لائے گئے تو انہوں نے حکم دیا کہ انہیں باندھ کر تیروں کے نشان لگا کر قتل کیا جائے اس فعل کی اطلاع حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

﴿سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ﴾ (۱۵۹)

۱۵۸ –الکامل فی التاریخ للامام ابن الاثیر ۱/ ۲۷۶

۱۵۹ –الفتح الربانی ۱۴/ ۱۰۷ ،سنن ابی داؤد حدیث (۲۶۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ باندھ کر قتل کرنے سے منع کرتے تھے۔''

اور ابو داؤد میں اس واقعہ کے ضمن میں یہ الفاظ بھی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

﴿فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ کَانَتِ الدَّجَاجَۃُ مَا صَبَرْتُھُمَا﴾

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تو مرغ کو بھی اس طرح مارنا جائز نہیں سمجھتا۔''

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات عبدالرحمٰن بن خالد کو پہنچی تو انہوں نے اسی وقت (اسی غلطی کے کفارہ کے طور پر) چار غلام آزاد کیے۔ (۱۶۰)

4۔ قیدیوں کے قتل کی ممانعت

جہاد اسلامی کے دوران ضابطۂ اخلاق کے سلسلہ میں چوتھی بات یہ ہے کہ ہاتھ لگنے والے اسیروں یعنی قیدیوں کو کسی چیز کے ساتھ باندھ کر نشانہ بازی کے انداز سے قتل کرنا تو کجا اسیران جنگ کے متعلق اسلام کا عمومی قاعدہ تو یہ ہے کہ قیدیوں کو قتل ہی نہ کیا جائے بلکہ ان کے ساتھ احسان کا سلوک کیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ جیسا کہ فتح مکہ کے وقائع کا ذکر کرتے ہوئے معروف مورخ بلاذری نے فتوح البلدان میں ذکر کیا ہے کہ جب عساکر اسلامی مکہ مکرمہ میں داخل ہونے لگے تو نبی

۱۶۰۔ ابو داؤد ۲/ ۱۰ طبع قدیم باب قتل الاثیر بالنبل و ابو داؤد مع العون ۷/ ۳۵۱ حدیث (۲۶۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت ﷺ نے فوج میں جو اعلان فرمایا اس میں یہ بھی ہے :

﴿لَا تُجْهَزَنَّ عَلٰی جَرِيْحٍ وَلَا يُتْبَعَنَّ مُدْبِرٌ وَلَا يُقْتَلَنَّ اَسِيْرٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ آمِنٌ.﴾ ۱۶۱

"کسی زخمی پر حملہ نہ کیا جائے، کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے۔"

اور حجاج بن یوسف نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایک قیدی کو قتل کردیں۔ اس پر انہوں نے کہا اللہ نے ہمیں اس کی اجازت نہیں دی البتہ یہ حکم دیا ہے جو قیدی گرفتار ہو کر آئیں ان سے یا تو احسان کا برتاؤ کیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے سورۂ محمد کی یہ آیت تلاوت کردی جس میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا.﴾ (۱۶۲)

"پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو، اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کردیا کرو یا فدیے کا معاملہ کرلو یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔"

۱۶۱–فتوح البلدان ص ۴۷

۱۶۲–سورۂ محمد آیت ۴، الجہاد فی الاسلام ص ۳۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ جنگ بند ہو جانے کے بعد قیدیوں کے سلسلہ میں تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو انہیں از راہ احسان رہا کر دو یا پھر کوئی فدیہ لے کر چھوڑ دو "فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً" کا یہی مفہوم ہے البتہ بعض علماء تفسیر مثلاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قتادہ ضحاک اور سدی رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے جبکہ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ چاہے تو قیدیوں کو احسان کرتے ہوئے بلا فدیہ چھوڑ دے یا پھر کچھ فدیہ لے کر چھوڑ دے۔ (۱۶۳)

اسیران بدر کو جب نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کے حوالے کیا تو تاکید فرمائی کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور کھانے پینے میں کوئی تکلیف نہ ہو اس لئے صحابہؓ خود کھجوروں پر گزارہ کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ غزوہ حنین کے چھ ہزار قیدیوں کو نہ صرف چھوڑ دیا بلکہ مصر سے کپڑے کے چھ ہزار جوڑے منگوا کر انہیں دیئے۔ (۱۶۴)

حاتم طائی کی بیٹی گرفتار ہو کر آئی تو نبی رحمت ﷺ نے عزت کے ساتھ مسجد کے ایک گوشے میں ٹھہرایا اور چند روز کے بعد سفر کا سامان کر کے ایک شخص کے ساتھ یمن بھجوایا دیا۔ (۱۶۵)

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اپنے بزرگان خاص کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ

۱۶۳- ابن کثیر مختصر الرفاعی ۵۶/۴

۱۶۴- طبقات ابن سعد

۱۶۵-سیرت النبی شبلی نعمانی ۱/۶۱۱-۶۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَسِيرًا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴾ (١٦٦)

''اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔''

ایک وضاحت

یہ تو تھا اسیران جنگ کے بارے میں عمومی حکم جبکہ اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر کوئی قیدی اسلام کا شدید دشمن ہو یا وہ لوگ ہوں جنہوں نے مسلمانوں پر سخت ظلم وستم کئے یا وہ ائمہ شر وفساد ہوں جو کسی فتنہ عظیم کے اصل ذمہ دار ہوں تو ایسے لوگوں کو حکومت قتل کروا سکتی ہے جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسیران بدر میں نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو قتل کروا دیا تھا۔ (١٦٧)

5۔ قاصدوں کے قتل کی ممانعت

اور اسلام کے جنگی ضابطہ اخلاق میں پانچویں چیز یہ بھی ہے کہ اسیروں کے عام قانون کی طرح ہی سفیروں یعنی قاصدوں کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔

یہ اصول کتب حدیث میں ابوداؤد ونسائی، مستدرک حاکم اور مسانید احمد و بزار و ابی یعلی میں مذکور اس ارشاد نبوی ﷺ سے ماخوذ ہے جس میں آپ ﷺ نے مسیلمہ

١٦٦ –الدھر ٨–٩

١٦٧ –حدیث بحوالہ ابن کثیر ' انظر ایضاً الجہاد فی الاسلام ص ٢٣١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب کی طرف سے گستاخانہ پیغام لانے والے قاصدوں سے مخاطب ہو کر فرمایا

﴿لَوْ كُنْتُ قَاتِلاً وَفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا.﴾ (۱۶۸)

''اگر مجھے کسی وفد کو قتل کرنا ہوتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔''

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

﴿لَوْ كُنْتُ قَاتِلاً رَسُوْلاً لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا﴾

(۱۶۹)

''اگر مجھے کسی قاصد اور سفیر کو قتل کرنا ہوتا تو تمہاری گردنیں اڑاتا۔''

اور تیسری حدیث کے الفاظ ہیں:

﴿لَوْلاَ اَنَّ الرُّسُلَ لاَ تَقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا﴾

''اگر قاصدوں اور سفیروں کا قتل ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں مار دیتا۔''

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿فَجَرَتْ سُنَّةٌ اَنْ لاَ يُقْتَلَ الرَّسُوْلَ﴾۔ (۱۷۰)

''تب سے یہ سنت رائج ہوگئی کہ سفیر و قاصد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔''

اسی لیے کتاب الخراج اور دیگر کتب فقہ میں فقہاء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص اسلامی سرحد پر پہنچ کر بیان کرے کہ میں فلاں حکومت کا سفیر ہوں اور اور حاکم

۱۶۸- صحیح ابی داؤد حدیث (۲۳۹۹)

۱۶۹- ابو داؤد مع العون ۴۴۲/۷، الفتح الربانی ۶۱/۱۴، مشکوۃ ۱۱۶۵/۲، مسند احمد ۴۸۷/۳-۴۸۸

۱۷۰- الفتح الربانی ۶۲/۱۴، مشکوۃ ۱۱۶۶/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے پاس پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں تو اس کو امن کے ساتھ داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس پر کسی قسم کی زیادتی نہ کی جائے اس کے مال ومتاع خدم وحشم حتی کہ اسلحہ سے بھی تعرض نہ کیا جائے اِلّا یہ کہ وہ اپنا سفیر ہونا ہی ثابت نہ کر سکے۔ (۱۷۱)

6۔ دشمن کی لاشوں کی بے حرمتی اور مثلہ کی ممانعت

اسلامی تعلیماتِ جہاد کے ضابطہ اخلاق میں چھٹی چیز یہ بھی ہے کہ دشمن کی لاشوں کے بے حرمتی، ان کے لیے اعضاء کی قطع و برید اور ناک کان کاٹنے جیسے وحشیانہ افعال کی قطعاً اجازت نہیں حالانکہ عہد جاہلیت میں یہ افعال عام مروج تھے۔ مقتولین کی بری طرح تحقیر کی جاتی تھی۔ ان کے کان ناک کاٹ دیئے جاتے تھے اور ان کے سروں کی کھوپڑیوں میں شراب پینے کی منتیں مانی جاتی تھیں۔

چنانچہ غزوہ اُحد کا واقعہ مشہور ہے کہ مشرکین مکہ اور قریش کی عورتوں نے شہداء اسلام کے ناک کان کاٹ کر ان کے ہار بنائے تھے جسے مثلہ کرنا کہا جاتا ہے۔ ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے نبی اکرم ﷺ کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔

اور ''یوم الیحامیم'' میں بنی جدیلہ کا سردار سبیع بن عمرو مارا گیا تو بنی سنبس کے ایک شخص نے اس کے دونوں کان کاٹ کر اپنے جوتے میں لگا لئے۔ ابو سروہ سنبسی نے اس پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿نَخْصِفُ بِالآذَانِ مِنْکُمْ نِعَالَنَا﴾

---

۱۷۱ - الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۲، کتاب الخراج ص ۱۱٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم تمہارے کانوں کا پیوند اپنے جوتوں میں لگاتے ہیں۔''

فتح الباری شرح صحیح بخاری، طبقات ابن سعد اور اسعد الغابہ میں مذکور ہے کہ ...ت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں غزوہ احد میں دو بھائی مسافع بن طلحہ اور جلاس بن طلحہ قتل ہوئے تو ان کی ماں سلافہ نے قسم کھالی تھی کہ عاصم رضی اللہ عنہ کی کھوپڑی میں شراب پئے گی اور جب مقام رجیع پر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو قریش کے لوگ ان کی تلاش میں نکلے تا کہ ان کا سر سلافہ کے پاس بھیج سکیں۔

اور وہ حرب الفساد جو پچیس سال تک جاری رہی تھی۔ فریقین نے بکثرت ایک دوسرے کے مقتولین کی کھوپڑیوں میں شراب پی تھی۔

اور شعری ادب کی معروف کتاب حماسہ ابوتمام کے شارح تبریزی نے اپنی شرح حماسہ میں ذکر کیا ہے کہ جنگ یحامیم میں بھی کھوپڑیوں میں شراب پینے کے واقعات رونما ہوئے تھے۔ چنانچہ ابوسروہ سنبسی انہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿وَنَشْرَبُ كُرْهاً مِنْكُمْ فِي الْجَمَاجِمِ.﴾ (۱۷۲)

''ہم بدمزگی کے باوجود تمہاری کھوپڑیوں میں شراب پیتے ہیں۔''

لیکن اسلام نے اس قسم کی بے حرمتی کو سختی سے منع کیا، سروں اور کھوپڑیوں کو کاٹنے کا تو تصور بھی بعید ہے محض کسی کا کان یا ناک کاٹنے سے بھی سختی کے ساتھ منع فرمایا:

جیسا کہ مسند احمد و مستدرک حاکم میں حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں:

۱۷۲-فتح الباری ۷/۳۸۴ طبع دار الافتاء 'الفتح الربانی ۲۱/۶۴' طبقات ابن سعد ۲/۳۹ سریہ مرثد بن ابی مرثد. الجهاد فی الاسلام ۲۰۲-۲۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ وَ نَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ﴾

''نبی رحمت ﷺ نے جب بھی ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اُس میں ہمیں صدقہ و خیرات کی تلقین فرمائی اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔''

اور اسی حدیث میں ہے کہ مثلہ کی جزوی تعریف بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اَلَا وَ اِنَّ مِنَ الْمُثْلَةِ اَنْ يَنْذِرُ الرَّجُلُ اَنْ يَخْزِمَ اَنْفَهُ.﴾ (۱۷۳)

''خبردار یہ بھی مثلہ ہے کہ کوئی شخص یہ منت مان لے کہ وہ اپنی ناک کاٹ لے گا۔''

اور یاد رہے کہ مثلہ کی تعریف میں صرف یہ نہیں کہ بلکہ یہ بھی شامل ہے کہ دشمن کے مقتولین کے ناک اور کان کاٹے جائیں جس سے نبی پاک ﷺ نے منع فرمایا ہے:

صحیح بخاری میں ہے:

﴿نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَالنَّهْبَةِ.﴾ (۱۷۴)

''آپ ﷺ نے مثلہ کرنے (کان ناک کاٹنے) اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا۔''

اور مسند احمد و طبرانی کی ایک دوسری روایت بھی اس کی شاہد ہے جس میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۷۳ـــ الفتح الربانی ۱۴/ ۶۶ وقال البنا وسنده لا باس به.

۱۷۴ـــ جامع الاصول ۳/ ۱۳۱-۱۳۲، بخاری مع الفتح حدیث (۵۵۱۶) ۹/ ۵۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُثْلَةِ﴾

''نبی رحمت ﷺ نے ہم کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔''

اسی طرح مسند احمد، ابی یعلی، طبرانی کبیر و اوسط اور مسند بزار میں حضرت ابن
س رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ایک حدیث میں بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب
لشکر کو روانہ فرماتے۔ تو انہیں جو نصیحتیں کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

﴿........ وَلَا تَمَثِّلُوْا﴾ (۱۷۶)

''....... اور مقتولین کا مثلہ نہ کرو۔''

اور صحیح مسلم ترمذی ابن ماجہ مسند احمد اور مسند بزار میں ایک طویل حدیث ہے
میں بھی دیگر ہدایات کے علاوہ '' و لا تمثّلوا'' کے الفاظ موجود ہیں کہ دشمن کے
کان مت کاٹنا۔ (۱۷۷)

7۔ غدر و نقضِ عہد کی ممانعت

اسلام نے اپنے مجاہدین کو جس اخلاقی ضابطے کا پابند بنایا ہے اس میں ساتویں
چیز یہ ہے کہ صلح ہو یا جنگ کسی بھی حالت میں غدر و نقضِ عہد کا ارتکاب نہ ہونے پائے
اور وہ لوگ جو اگر چہ غیر مسلم اور دشمن ہیں اور ان کے ساتھ امن اور عدم جارحیت کا

۱۷۵۔ الفتح الربانی ۱۴/ ۲۶ وقال البناء: فی اسنادہ رجل لم یسم، صحیح الجامع (۶۸۹۹)

۱۷۶۔ الفتح الربانی ۱۴/ ۶۵. فی سندہ ضعف ولکن یعضدہ الاحادیث الاخری.

۱۷۷۔ الفتح الربانی ۱۴/ ۴۶، ۴۷: مشکاة ۲/ ۱۱۵۰ بتحقیق البانی وانظر نیل الاوطار ۷/ ۲۴۸-۲۵۲.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

معاہدہ ہو چکا ہے۔ ان معاہدین پر بھی ہرگز دست درازی نہ کی جائے۔ غدر و نقض عہد اور وعدہ خلافی کے بارے میں بے شمار احادیث آئی ہیں بلکہ عہد شکنی کو گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے منافق کی نشانی بتایا ہے اور خود اللہ نے نقض عہد سے منع فرمایا ہے اور ایفائے عہد کی تاکید کی ہے۔

جیسا کہ سورۂ مائدہ کی پہلی ہی آیت میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (۱۷۸)

''اے ایمان والو! بندشوں (یعنی عہود وقیود) کی پابندی کرو۔''

اور سورہ اسراء میں فرمایا:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُلا ۔﴾ (۱۷۹)

''عہد کی پابندی کرو بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنا ہوگی۔''

نیز دیکھئے سورۂ نحل آیت 92-91 ،سورۂ رعد 21-20 ، سورۂ آل عمران 77-76 ،سورۂ بقرہ 177 ، سورۂ انعام 153 ، سورۂ توبہ 4 ،سورۂ انفال 72 ،سورۂ نساء 90-89 ان سب مقامات پر عہد و معاہدہ اور میثاق کی پابندی کی تعلیم دی گئی ہے۔

اور صحیح بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ. إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ

۱۷۸- سورۂ مائدہ ۱

۱۷۹- سورۂ اسراء ۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخْلَفَ وَاِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ.﴾(۱۸۰)

''منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔''

اور صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

﴿وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ﴾(۱۸۱)

''اور اگر چہ ایسا شخص روزے رکھنے اور نماز ادا کرنے والا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتا ہو۔''

اور بخاری و مسلم کی ہی ایک دوسری حدیث میں ہے۔

﴿اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصًا. وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ. وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ. وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.﴾(۱۸۲)

''جس شخص میں چار باتیں ہوں گی پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی (یعنی ایک

۱۸۰- ریاض الصالحین بتحقیق علامہ محمد ناصرالدین البانی ص ۲۸۲، بخاری حدیث(۳۳) مسلم مع نووی ۱/۲/۴۶/۴۷

۱۸۱-ریاض الصالحین ص ۳۱۰، مسلم مع نووی ۱/۲/-۴۸

۱۸۲-ریاض الصالحین بتحقیق الارناؤوط ص ۳۱۱، بخاری مع الفتح حدیث (۳۴) مسلم مع نووی ۱/۲/۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھائی منافق ہوگا) یہاں تک کہ اسے چھوڑ نہ دے امانت میں خیانت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، جب عہد معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔"

اور صحیح ابن حبان و مسند احمد وابی یعلی، شرح السنہ بغوی اور شعب الایمان بیہقی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔

﴿مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَّا قَالَ : لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ﴾ (۱۸۳)

"نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کوئی خطبہ ایسا نہیں دیا ہوگا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو عہد و معاہدہ کی پابندی نہ کرتا ہو۔"

یہ تمام تعلیمات امن و جنگ ہر حالت میں واجب الاتباع ہیں لیکن کسی کو شک گزر سکتا ہے کہ یہ تو عام حالات کے بارے میں ہوں گی اور شاید حالت جنگ میں کوئی گنجائش ہو اور نقض عہد روا ہو۔ نہیں ہرگز نہیں دوران جنگ بھی غدر و نقض عہد کی قطعاً اجازت نہیں۔

غدر و نقض عہد اور خاص حالت جنگ

اسلام نے دوران جہاد و جنگ بھی مجاہدین اسلام کو اس بات کا پابند کیا ہے کہ وہ غدر اور معاہدہ خلافی نہ کریں۔

۱۸۳۔ الفتح الربانی ۱۴/ ۱۱۸، البیهقی فی السنن الکبری ۶/ ۲۸۸، کتاب الودیعة باب ماجاء فی الترغیب فی اداء الامانات، صحیح الجامع (۷۱۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ صحیح مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، اور مسند بزار میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اسے ۔ت دیتے تھے۔ان میں یہ بھی فرماتے۔

﴿لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا.﴾ (۱۸۴)

''تم مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور نہ ہی نقض عہد یا معاہدہ کی خلاف ورزی کرنا۔''

صحیح مسلم، مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے سے کسی چیز نے نہیں روکا تھا ۓ اس کے کہ میں اور میرے والد حسیل جب نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا پوچھا ''کیا تم محمد ﷺ کے پاس جا رہے ہو؟'' ہم نے جواب دیا کہ ''ہم مدینہ طیبہ ہیں'' تو انہوں نے ہم سے اللہ کے نام کا عہد و میثاق لیا کہ ہم مدینہ شریف جائیں اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک نہیں ہوں گے۔ پھر جب اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور اس واقعہ کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے ںں حکم فرمایا کہ ہم چلے جائیں اور اپنے اس عہد کو وفا کریں اور فرمایا ''ہم ان دشمنوں ،خلاف اپنے اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔'' (۱۸۵)

جبکہ ابوداؤد و ترمذی، نسائی، ابن حبان اور مسند احمد میں ہی ایک واقعہ مذکور ہے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بلاد روم پر حملہ کرنے کے لئے نکلے۔ نکہ معاہدہ صلح کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی ان کا ارادہ تھا کہ مدت ختم ہونے تک

- الفتح الربانی ۱۴/۴۶، مشکوۃ ۲/۱۱۵۰ انظر حاشیہ نمبر ۱۲۵ ص ۶۶-۶۷
- الفتح الربانی ۱۴/۱۱۷، مسلم مع نووی ۶/۱۲/۱۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم قریب پہنچ جائیں اور مدت ختم ہوتے ہی ہم حملہ کر دیں گے مگر ایک صحابی (حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے زمانہ صلح میں جنگ کی تیاری اور سرحدوں کی طرف فوج کی روانگی کو بھی عہد شکنی سے تعبیر کیا اور) سواری پر سوار ہو کر گئے اور دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے کے بعد فرمایا:

﴿وَفَاءٌ لاَ غَدَرَ﴾

''ایفائے عہد کریں اور معاہدہ شکنی نہ کریں۔''

اور ساتھ فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلاَ يَحِلَّنَّ عُقْدَةً وَيَشُدُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِي أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ﴾.

''جس کا کسی قوم سے معاہدہ صلح ہو وہ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کرے یہاں تک کہ اس کی مدت گزر نہ جائے یا پھر اگر خیانت کا خوف ہو تو برابری کو ملحوظ رکھ کر طرف ثانی کو معاہدہ ختم کرنے کا نوٹس دے دیا جائے۔''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ حدیث پہنچی تو اپنے سفر سے واپس آگئے اور یہ حدیث پہنچانے والے صحابی حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (١٨٦)

١٨٦۔الفتح الربانی ١١٧/١٤ ومشکوۃ ١١٦٥/٢ و ابو داؤد مع العون ٤٣٩/٧، صحیح ابی داود حدیث (٢٣٩٧)، صحیح ترمذی حدیث (١٢٨٥) موارد الظمآن حدیث (١٦٨١) ص ٤٠٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو داؤد و نسائی، ابن احمد اور مسند احمد میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے قریش نے کوئی پیغام دے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کو دیکھا تو میرے دل میں مشرف بہ اسلام ہو جانے کی تمنا پیدا ہوگئی لہٰذا میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں قریش کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا'' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

﴿اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبَسُ الْبُرُدِ اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَاِنْ كَانَ فِیْ قَلْبِكَ الَّذِیْ فِیْهِ الْآنَ فَارْجِعْ﴾.

''میں نہ تو عہد شکنی کرتا ہوں اور نہ ہی قاصد کو روکتا ہوں تم ان قریش کے پاس واپس ہی لوٹ جاؤ اگر تمہارے دل میں جو کچھ اب ہے (یعنی حُب اسلام) وہاں جانے پر بھی رہے تو پھر وہاں سے لوٹ کر آ جانا۔''

اور ابوداؤد میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ﴾ (۱۸۷)

''پس اس وقت تو میں واپس چلا گیا لیکن پھر وہاں سے لوٹ آیا اور آ کر اسلام قبول کر لیا۔''

عہد شکنی پر وعید شدید

ایفائے عہد کی تعلیم دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے عہد شکنی اور غدر پر بڑی سخت

۱۸۷- الفتح الربانی ۱۴/۱۱۸، مشکوۃ ۲/۱۱۶۵، مسند احمد ۶/۸، صحیح ابی داؤد (۲۳۹۶) موارد الظمآن حدیث (۱۶۳۰) ص ۳۹۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعید سنائی ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری ونسائی ابن ماجہ ومسند احمد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَن قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحُهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا﴾ (۱۸۸)

''جو کوئی کسی معاہد کو قتل کرے گا اسے جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔''

اور ابوداؤد ونسائی، ابن حبان ومستدرک حاکم اور مسند احمد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَلِّهَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَجِدُ رِيْحُهَا﴾ (۱۸۹)

''جس نے کسی معاہدۂ صلح وامن والے کافر کو ناحق قتل کیا اس پر جنت حرام ہے کہ وہ اس کی خوشبو پائے۔''

معاہد کافر کا قتل کبیرہ گناہ ہے

امام ذہبیؒ نے معاہد کافر کو قتل کرنا کبیرہ گناہ شمار کیا ہے۔ (۱۹۰)

۱۸۸- الترغیب ۴/۳۳۳۔ ۳۳۴، الفتح الربانی ۱۶/ ۹ بخاری مع الفتح حدیث (۳۱۶۶) صحیح نسائی حدیث (۴۴۲۵-۴۴) ابن ماجہ (۲۶۸۶)

۱۸۹-الترغیب ۴/۳۳۳- ۳۳۴، الفتح الربانی ۱۴/ ۱۱۸، صحیح ابی داؤد حدیث (۲۳۹۸)، صحیح نسائی حدیث (۴۴۲۳)

۱۹۰-کتاب الکبائر. ص ۱۴ بتحقیق محمد عبدالرزاق حمزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ وعیدیں اس بنا پر ہیں کہ معاہد کافر مسلمان کی طرف سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ میں امن حاصل کئے ہوئے ہوتا ہے اور اسے قتل کرنا نقض عہد اور غدر ہے۔

صحیح بخاری و ابن ماجہ میں مذکور ایک حدیث قدسی میں ارشاد الٰہی ہے

﴿ثَلاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِىْ ثُمَّ غَدَرَ وَ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا و اَكَلَ ثَمَنَهُ وَ رَجُلٌ اَسْتَأْجَرَا اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ الْعَمَلَ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ﴾ (۱۹۱)

”قیامت کے دن تین آدمیوں کا مدمقابل میں ہوں گا ایک وہ شخص جو میرے نام پر کسی سے کوئی معاہدہ کرے اور پھر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرے، دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد کو بیچ دے اور اس کی قیمت کھائے اور تیسرا وہ شخص جو کسی کو اپنے یہاں اجرت پر لگائے اور اس سے کام تو پورا کرالے مگر اس کی مزدوری نہ دے۔“

اور صحیح بخاری (عن علی رضی اللہ عنہ) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد (عن عمرو بن شعیب عن ابیه جده و اللفظ له) میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ شریف کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا يُقْتَلُ ذُوْ عَهْدٍ فِىْ عَهْدِهٖ﴾ (۱۹۲)

۱۹۱- بحواله كتاب الكبائر للذهبى ص ۱۸۲، بخارى مع الفتح (۲۲۲۷)، ابن ماجه (۲۴۴۲)

۱۹۲- الفتح الربانى ۱۴/۱۱۹، ۱۲/۳۳، ۳۴، بخارى مع الفتح حديث (۶۹۱۵)، صحيح ابى داؤد (۲۳۹۰)- صحيح ترمذى (۱۱۴۱) ابن ماجه (۲۶۵۹- ۲۶۶۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”کسی کافر کے (خون کے) بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی معاہدہ صلح وامن والے کو اس کی مدت معاہدہ میں قتل کیا جائے گا۔“

نقض عہد کا انجام

غدر و نقض عہد کا انجام کیا ہے؟ صحیح بخاری و مسلم مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا غَدْرَةٌ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَةٍ﴾ (۱۹۳)

”غدر کا ارتکاب کرنے والے ہر شخص کیلئے قیامت کے دن جھنڈا گاڑا جائے گا اور سب سے بڑی غداری حاکم قوم کی غداری ہے۔“

اور صحیح بخاری و مسلم مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اِسْتِهِ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعْرَفُ بِهِ﴾ (۱۹۴)

”قیامت کے دن غدر کرنے والے کے کولہوں کے پاس جھنڈا کھڑا

---

۱۹۳ – الفتح الربانی ۱۴/۱۱۹ الصحیحة (۱۶۹۰)، بخاری حدیث (۲۱۷۸) (۳۱۸۸) مسلم مع نووی ۲/۱۲/۴۴، صحیح الجامع (۱۵۷۰)

۱۹۴ – الفتح الربانی ۱۴/۱۱۹، بخاری مع الفتح حدیث (۳۱۸۶–۳۱۸۷)، مسلم مع نووی ۲/۱۲/۴۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو گا جس سے اس کے غدر کو پہچانا جائے گا۔"

جبکہ مسلم و مسند احمد کی ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

﴿يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ﴾ (۱۹۵)

"وہ جھنڈا اس کے غدر کے بقدر بلند ہو گا۔"

اور مسند احمد و طیالسی میں تو یہاں تک بھی ہے کہ ہر غدر کرنے والے کا جھنڈا ۔(اس کی ذلت و رسوائی میں اضافے کیلئے اس کا نام لے کر) کہا جائے گا۔

﴿هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلانٍ﴾ (۱۹۶)

"یہ فلاں شخص کے غدر کا جھنڈا ہے۔"

8۔ دوران جہاد شور و ہنگامہ کی ممانعت

جہاد اسلامی کے دوران ضابطہء اخلاق کے سلسلہ میں آٹھویں شق یہ ہے کہ دوران جہاد یا جہاد پر روانگی کے دوران غل غپاڑہ اور شور و ہنگامہ نہ کیا جائے حالانکہ قبل از اسلام عربوں کی جنگوں کیا یہ حال ہوتا تھا کہ لشکر کا شور و ہنگامہ دور دور تک سنا جایا کرتا تھا اور عربی زبان میں چونکہ شور و ہنگامہ کو " وغی" کہا جاتا ہے لہٰذا جنگ اور ہنگامہ اس طرح لازم و ملزوم شمار کئے جاتے تھے کہ جنگ و لڑائی کا نام ہی "وغی" رکھ دیا گیا اور اردو فارسی میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے اور میدان جنگ کو "میدان وغا" بھی کہا جاتا تھا۔ اور عہد اسلام کے آغاز جہاد میں ہی نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمادیا اگرچہ

---

۱۹۵ . الفتح الربانی ۱۴/ ۱۱۹، مسلم مع نووی ۶/ ۱۲/ ۴۴

۱۹۶ ـ ابو داؤد مع العون ۷/ ۴۳۶، الفتح الربانی ۱۴/ ۱۱۹، بخاری حدیث (۶۱۷۷) مسلم مع نووی (۶/ ۱۲/ ۴۳ ـ ۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ کوئی فضول شور اور آباء اجداد کی مدح سرائی اور فخر و ریا پر مبنی باتوں سے ہنگامہ نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی آواز محض تکبیر و تہلیل کے کلمات سے بلند ہوتی تھی۔

چنانچہ صحیح بخاری، ابوداؤد اور مسند احمد میں حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب نبی اکرم ﷺ غزوہ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کے صحابہ جب کسی وادی پر پہنچتے تو زور زور سے تکبیر و تہلیل یعنی اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کے نعرے بلند کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمْعِیًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ﴾.

''ٹھہرو اور سکون و وقار کے ساتھ چلو تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم اس ذات کو پکار رہے ہو جو سمیع قریب ہے (سنتا اور قریب ہے) اور وہ (اپنے علم و قدرت کی رو سے) تمہارے ساتھ ہی ہے۔''

اور ابوداؤد میں ہے۔

﴿کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ ﷺ یَکْرَھُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ﴾(۱۹۷)

''نبی اکرم ﷺ کے صحابہؓ لڑائی کے وقت بلند آواز کو مکروہ سمجھتے تھے۔''

اور یاد رہے کہ اسی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بیٹھے صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری، عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا

۱۹۷- جامع الاصول ۱۹۲/۳-۱۹۳، صحیح ابی داؤد حدیث (۲۳۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔

﴿اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِنْ کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ﴾

''میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر مبنی ایک دعا نہ بتاؤں۔''

انہوں نے عرض کیا ''ضرور بتائیں'' تو نبی اکرم ﷺ نے جو دعا بتائی اس کے الفاظ بڑے مشہور ہیں اور یہ ہیں:

﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾. (۱۹۸)

''نہ تو (نیکی کرنے کی) طاقت ہے اور نہ ہی (برائی سے بچنے کی) ہمت سوائے اللہ کی توفیق وعنایت کے۔''

9۔ بوقت روانگی دوسروں کیلئے باعث اذیت بننے کا عدم جواز

اسلام کے جنگی اخلاق کا نواں ضابطہ یہ ہے کہ جہاد پر روانگی کے دوران بدنظمی و انتشار اور لوگوں کے لیے بے جا اذیت کا سبب نہ بنا جائے جیسا کہ طلوع نور اسلام سے قبل عربوں کی عادت تھی کہ وہ جب جنگ کے لیے نکلتے تو راستہ میں جو بھی مل جاتا اسے تنگ کرتے اور ستاتے اور جہاں کہیں پڑاؤ ڈالتے یا رات گزارنے کے لیے اترتے تو دُور دُور تک پھیل کر ساری وادی پر چھا جایا کرتے تھے یہاں تک کہ جنگ سے غیر متعلقہ لوگوں کا راستوں پر چلنا دوبھر ہو جاتا تھا مگر داعی اسلام و رسول رحمت

---

۱۹۸ – بخاری مع الفتح ۔ ۷/۴۷۰ ۔ حدیث (۴۲۰۵) 'المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث ۲۱۳/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے اس کی بھی ممانعت کر دی۔

چنانچہ سنن ابی داؤد، جامع ترمذی اور مسند احمد میں ایک تابعی حضرت سہل بن معاذؒ اپنے والد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالملک کے ساتھ ملک روم کے اس علاقہ میں اترے جو سنان نامی قلعہ کی طرف منسوب ''حصن سنان'' کہلاتا ہے تو لوگوں میں (بدنظمی و انتشار ایک بھیڑ کی شکل اختیار کر گئی جس سے) منزلیں تنگ اور راستے قطع ہو گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ صورت حال دیکھ کر فرمایا:

''لوگو ہم نے رسول ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں غزوہ میں شرکت کی اور آپ ﷺ کے پاس شکایت پہنچی کہ لوگ (عہد جاہلیت کی طرح) بدنظمی کا شکار ہو کر راستے تنگ کیے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے ایک شخص کے ذریعے منادی کروادی اور فرمایا:

﴿مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ﴾ (۱۹۹)

''جو دوسروں کو گھروں میں تنگ کرے یا لوٹ مارے اور راہ گیروں کو ستائے اس کا جہاد قبول نہیں ہوگا۔''

اسی طرح ابوداؤد و مستدرک اور مسند احمد میں ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ جہاد پر روانگی کے دوران کسی جگہ پر رکے تو فوج اسلامی کے لوگ گھاٹیوں اور وادیوں

۱۹۹- الفتح الربانی ۱۴/ ۴۳۔ وضعفہ المنذری۔ ابو داؤد کتاب الجهاد ۔ ۱/ ۳۵۴ طبع قدیم، صحیح ابی داؤد (۲۲۸۹) مسند احمد ۳/ ۴۴۱ باب ما یؤمر من انضمام العسکر صحیح الجامع حدیث (۶۳۷۸) قال الالبانی و اسناده صحیح تحقیق المشکاة ۲/ ۱۱۴۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں دور دور تک پھیل گئے تو آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ تَفَرُّقَکُمْ فِیْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ اِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ﴾ (۲۰۰)

''تمہارا یہ وادیوں اور گھاٹیوں میں پھیل جانا ایک شیطانی فعل ہے۔''

روای حدیث حضرت ابوثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿فَکَانُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلاً اَنْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی اِنَّکَ لَتَقُوْلُ : لَوْ بَسَطْتَّ عَلَیْهِمْ لِسَاءً لَعَمَّهُمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ﴾۔ (۲۰۱)

''آپ ﷺ کی اس ہدایت کے بعد یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ جب اسلامی فوج کسی جگہ اترتی تو باہم اس طرح جڑ مل کر گنجان پڑاؤ ہوتا جنہیں دیکھ کر معلوم ہوتا کہ اگر ایک چادر تان دی جائے تو سب کے سب اس کے نیچے آجائیں گے۔''

10۔ لوٹ مار، غارت گری کے ارتکاب کی مُمانعت

جہاد اسلامی کے ضابطۂ اخلاق کے سلسلہ میں دسویں ہدایت یہ ہے کہ عساکر اسلامی جب جہاد کیلئے نکلیں تو لوٹ مار کر غارتگری کا ہرگز ارتکاب نہ کریں۔

۲۰۰–ابو داؤد ۱/ ۳۵۴ واللفظ له، الفتح الربانی ۱۴/ ۴۴ صححه الحاکم و وافقه الذهبی مشکاة ۲/ ۱۱۴۵، ۱۱۴۷

۲۰۱– حواله جات بالا. واللفظ لاحمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جامع ترمذی، مسند احمد اور المختارہ للضیاء میں ارشاد نبوی ﷺ

﴿مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا﴾ (۲۰۲)

''جس نے زبردستی کوئی مال لے لیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

اور یاد رہے کہ نہبۃ سے مراد وہ مال ہے جو دشمن کے ملک میں پیش قدمی کرتے ہوئے عام باشندوں سے زبردستی چھین لیا جائے۔ اس طرح اس مال غنیمت کو بھی نہبۃ کیا جاتا ہے جو باقاعدہ تقسیم سے پہلے لے لیا جائے۔ اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے۔

﴿اَخَذَ مَا لَا يَجُوْزُ لَهُ اَخْذُهُ قَهْرًا جَهْرًا﴾ (۲۰۳)

''کسی کا زبردستی مگر ظاہری و کھلے طور پر وہ چیز لے لینا جس کا لینا اس کے لیے جائز نہیں تھا۔''

اسی طرح سنن ابی داؤد میں ایک انصاری صحابی کا بیان ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی معیت میں ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو سفر کی مشقت کے ساتھ کھانے کی شدید ضرورت پیش آئی اور اہل لشکر نے کچھ بکریاں (لوٹ) چھین کر ان کا گوشت پکانا شروع کیا اور عین اس وقت جبکہ ہنڈیاں ابل رہی تھیں کہ نبی ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک قوس تھی اس کے ساتھ آپ ﷺ نے وہ دیگچیاں الٹ دیں اور گوشت کو ریت میں ملاتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ اَوْ اِنَّ الْمَيْتَةَ

۲۰۲- جامع الاصول ۳/۳۲۵، ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ۵/۲۲۶ طبع مدنی

۲۰۳-ترمذی مع التحفۃ ۵/۲۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لَيْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ النَّهْبَةِ﴾ (۲۰۴)

"لوٹ کھسوٹ کا مال، مردار سے بہتر نہیں یا پھر فرمایا کہ مردار لوٹ کھسوٹ کے مال سے بہتر نہیں۔"

بہر دو صورت، بات ایک ہی ہے کہ آپ ﷺ نے اس فعل کو مردار خودی سے تشبیہ دی جو کہ قطعاً حرام ہے۔

صحیح بخاری میں روایت ہے۔

﴿اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَالنَّهْبَةِ﴾

(۲۰۵)

"بے شک نبی اکرم ﷺ نے مثلہ کرنے سے اور لوٹ کھسوٹ سے منع فرمایا ہے۔"

اور بکریوں کے اس گوشت کو لٹنے والے واقعہ پر ہی باغات سے پھلوں کی لوٹ کھسوٹ اور راستہ میں پائے جانے والے جانوروں کو پکڑ کر دودھ دوہنے کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے البتہ مالکوں کی برضا و رغبت اجازت ہو تو دوسری بات ہے اور باغات کے پھلوں کی لوٹ کھسوٹ کی ممانعت کے بارے میں تو ایک صریح حدیث بھی موجود ہے جو کہ ابوداؤد میں ہے کہ غزوہ خیبر کے واقعہ میں مذکور ہے کہ یہودیوں کا سردار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کرخت لہجہ سے آپ ﷺ کو کہا "اے محمد (ﷺ)!

﴿أَلَكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا حُمُرَنَا وَ تَاْكُلُوْا ثَمَرَنَا وَ تَضْرِبُوْا نِسَآءَ نَا﴾

"کیا آپ ﷺ لوگوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ ہمارے گدھوں کو ذبح

۲۰۴- ابو داؤد مع العون ۷/ ۲۷۳طبع بیروت، صحیح ابی داؤد (۲۳۵۴)

۲۰۵-بخاری مع الفتح حدیث (۵۵۱۶)، جامع الاصول ۳/ ۲۲۱-۲۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو، ہمارے پھل کھا جاؤ اور ہمارے عورتوں کو مارو۔''

اس پر نبی اکرم ﷺ نے فوراً حضرت (عبدالرحمٰن) ابن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اکٹھے ہو جانے کی منادی کرا دو جب تمام اہل لشکر جمع ہو گئے تو فرمایا:

﴿أَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِأً عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ قَدْ يَظُنُّ اَنَّ اللهَ يُحَرِّمُ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ. اَلَا وَاِنِّيْ وَاللهِ قَدْ وَعَظْتُ وَاَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطُوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ﴾ (۲۰۶)

''کیا تم میں سے کوئی شخص تخت غرور پر بیٹھا یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے جو قرآن میں حرام کی گئی ہیں اور کوئی چیز حرام نہیں کی۔ اللہ کی قسم! میں جو کچھ تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اوامر ونواہی کے جو احکام دیتا ہوں وہ بھی قرآن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ جائز نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت کے گھس جاؤ ان کی عورتوں کو مارو پیٹو اور ان کے پھل کھا جاؤ جب کہ ان پر جو کچھ واجب تھا وہ تمہیں دے چکیں۔''

۲۰۶- ابو داؤد ۲/۳/۲ ۷۰ ا بتحقیق محمد محی الدین عبدالمجید آف جامع ازھر مصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11۔ فصلوں، کھیتوں، باغات اور بستیوں کو تباہ و برباد کرنے کی ممانعت

جہاد اسلامی کے ضابطۂ اخلاق کی گیارھویں ہدایت یہ ہے کہ فصلوں کھیتوں، باغات اور بستیوں کو تباہ و بربادی نہ کیا جائے حالانکہ افواج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو اجاڑنے، کھیتوں کو برباد کرنے، بستیوں میں قتل عام کرنے اور آتش زنی جیسے افعال جنگ کے معمولات میں سے تھے اور ہیں مگر اسلام ان کو فساد فی الارض سے تعبیر کرتا ہے اور سختی کے ساتھ ان امور کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ میں دشمنان حق کا رویہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ (۲۰۷)

''جب اسے اقتدار و حکومت مل جاتی ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوئی ہے کہ فساد پھیلائے کھیتوں کو غارت اور نسل انسانی کو تباہ کرے حالانکہ اللہ فساد کو بالکل پسند نہیں کرتا۔''

اس آیت کریمہ میں ارشاد الٰہی کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ افعال دشمنان حق کے ہیں جو کہ کسی مسلمان کے لئے روا نہیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (شام و عراق کی طرف

۲۰۷-سورۃ البقرۃ۔ ۲۰۵۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فوجیں بھیجتے وقت جو ہدایات دی تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ بستیوں کو ویران نہ کرنا، فصلوں کو خراب و برباد نہ کرنا اور باغات کو نہ اجاڑنا۔ (۲۰۸)

جنگی ضرورت کے تحت درخت وغیرہ کاٹنے کا جواز

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں، علامہ امیر صنعانی نے سبل السلام شرح بلوغ المرام میں، مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں نقل کیا ہے کہ امام اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک مذکورہ افعال مطلقاً مکروہ و ممنوع ہیں جبکہ جمہور اہل علم کا خیال ہے کہ جنگی ضرورت کا تقاضا ہو تو ضرورت و مصلحت کے پیش نظر درختوں کو کاٹنے اور جلا کر میدان صاف کر دینے کی اجازت ہے جیسا کہ غزوہ بنی نضیر کے محاصرہ میں خود نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے لیکن محض تخریب کاری و فساد کی نیت سے ایسا کرنا بالاتفاق ممنوع ہے۔ (۲۰۹)

بوقت ضرورت و مصلحت درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا ثبوت صحیح بخاری و مسلم اور سنن اربعہ اور مسند احمد میں مذکور ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

﴿ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخلَ بَنِیْ نَضِیْرٍ وَ قَطَعَ وَ هِیَ الْبُوَیْرَه فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُم مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

۲۰۸-عون المعبود ۲۷۵/۷

۲۰۹-شرح مسلم نووی ۵۰/۱۲/۶ . عون المعبود ۲۷۵/۷ تحفۃ الاحوذی ۱۵۹/۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (۲۱۰)

''نبی اکرم ﷺ نے یہود بنی نضیر کے نخلستان (جو بویرہ نامی مقام پر ہے) جلا دیئے اور کاٹے۔ اسی پر سورۂ حشر کی یہ آیات نازل ہوگئیں کہ آپ ﷺ نے لینہ کے جو درخت کٹوائے اور جس قدر قائم رہنے دیئے یہ سب اللہ کے حکم سے ہی تھا۔''

مخالفین اسلام اس واقعہ کو بطور ثبوت پیش کرتے ہیں کہ جہاد اسلامی میں فوجیں ایسی غارتگری بھی کرتی ہیں مگر واقعات کی تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کھجوروں کا کاٹنا اور جلانا محض جنگی ضروریات پر مبنی تھا اور عین ممکن ہے کہ ان کھجوروں کے جھنڈ سے کمین گاہ کا کام لیا جاتا ہو اس لیے آپ ﷺ نے کٹوا دیئے تاکہ محاصرہ میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔

امام احمدؒ کا قول ہے کہ درخت وغیرہ میدان جنگ سے اسی وقت کاٹے جاتے ہیں جب کاٹے بغیر چارہ کار نہ ہو۔

امام اسحٰق کا قول ہے کہ اگر دشمن درختوں کی آڑ میں ہو تو ان کو آگ لگا کر جلا دینا سنت وثابت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہود بنی نضیر کے درختوں کا کاٹنا اور جلانا ضرورت کا تقاضا تھا۔ (۲۱۱) اس دشمن کو نقصان پہنچانا اور اس سے انتقام لینا مقصود نہ تھا کیونکہ اول تو جو

۲۱۰- بخاری مع الفتح ۳۲۹/۷ (۳۰۲۱) ترمذی مع التحفہ ۱۵۷/۵ - ۱۵۸۔ الفتح الربانی ۶۲/۱۴ صحیح ابی داؤد حدیث (۲۲۷۸)، مسلم مع نووی ۶ / ۱۲ / ۵۰ - ۵۱، ابن ماجہ (۲۸۴۴)، مسند احمد ۱/۲ (۵۲، ۸۰ - ۱۲۳)

۲۱۱- عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی ۱۲۸/۱۷/۹ طبع دارالفکر بیروت، سیرت النبی ﷺ شبلی مع حاشیہ علامہ سید سلیمان ندوی ۴۱۱/۱، ترمذی مع التحفہ: ۱۵۸/۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھجوریں کاٹی گئیں تھیں وہ سورۂ حشر میں مذکور قرآنی تصریح کے مطابق ایک خاص قسم کی اور بیکار سی تھیں۔ چنانچہ فتح الباری صحیح بخاری میں حافظ ابن حجرؒ نے امام سہیلیؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ خاص طور پر لینہ کا ذکر کرنے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ دشمن کے درختوں میں سے صرف انہی کو کاٹنا جائز ہے جو غذا کے کام نہ آتے تھے کیونکہ یہود بنی نضیر لینہ نامی کھجور نہیں کھاتے تھے بلکہ ان کی خوراک عجوہ اور برنی نامی کھجوریں تھیں (۲۱۲)

اور یقیناً کوئی ایسی ہی مصلحت وضرورت ابنیٰ نامی قریہ (گاؤں) کی کھجوریں کو جلانے میں پنہاں ہوگی جس کے بارے میں ابوداؤد، ابن ماجہ ومسند احمد میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

﴿بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلىٰ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنىٰ فَقَالَ ائْتِهَا صَبَاحاً ثُمَّ حَرِّقْ﴾ (۲۱۳)

"مجھے نبی ﷺ نے ایک بستی کی طرف بھیجا جسے ابنیٰ کہا جاتا تھا اور فرمایا صبح سویرے جاؤ اور اسے جلا دو۔"

اور پھر یہود بنی نضیر کے نخلستان کو کاٹنے کی نوعیت بھی وہ نہیں جو کہ عام طور پر بیان کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ خود محاصرہ میں موجود تھے لہٰذا نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں فوجوں کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے سے وہ یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہ کام آپ ﷺ ہی کے حکم پر آپ کی اجازت سے ہوا تھا بلکہ اصل حقیقت قدرے اس کے برعکس ہے۔

۲۱۲-فتح الباری ۷/۳۳۳ طبع دار الافتاء

۲۱۳-الفتح الربانی ۱۴/۶۶-۶۷ ابو داود مع العون ۷/۲۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صاف تصریح فرمائی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے محاصرہ کی ضروریات کے پیش نظر کھجوروں کو کاٹنا اور جلانا شروع کر دیا تھا پھر ان کو خیال آیا کہ معلوم نہیں ان کے پاس اس فعل کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

﴿هَلْ لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَ هَلْ لَنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ﴾

''کیا جو کھجوریں ہم نے کاٹ دی ہیں ان کے کاٹنے میں ہمیں ثواب ملے گا؟ اور کیا جو کھجوریں ہم نے چھوڑ دی ہیں ان کے چھوڑنے پر ہمیں کوئی گناہ ہوگا؟''

انہوں نے یہ سوال نبی اکرم ﷺ سے کیا تو سورۂ حشر کی مذکورہ آیت نازل ہوگئی۔

﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾.

''لینہ کے جو درخت تم نے کاٹ دیئے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کے ہی اذن سے تھا۔''

اور یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (۲۱۴)

جبکہ مشہور مفسر امام مجاہد نے سورۂ حشر کی آیت ۵ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض مہاجرین صحابہؓ درختوں کو کاٹنے لگے تھے اور بعض نے ان کو چھوڑ دیا تھا اور یہ بھی مروی ہے کہ بعض نے کاٹنے والوں کو روکا تھا کہ آخر تو یہ مال غنیمت بن کر ہمارے ہی

۲۱۴- عمدة القاری ۹/۱۷/۱۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ آنے والے ہیں لہٰذا انہیں نہ کاٹا جائے تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرما کر دونوں کے فعل کو درست قرار دیا۔

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ صحابہؓ نے کرنے کو تو یہ فعل کر لیا مگر پھر ڈرے کہ ایسا نہ ہو کہ کاٹنے میں یا باقی چھوڑنے میں اللہ کی طرف سے کوئی مواخذہ ہو تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ دونوں طرح ہی اجر ہے کاٹنے پر بھی اور چھوڑنے پر بھی۔''

اس طرح مذکورہ آیت کا یہ مفہوم ہوا کہ جنہوں نے محاصرہ کو موثر بنانے کی نیت سے لینہ کے درخت کاٹے وہ بھی حق پر ہیں اور جنہوں نے اس فعل کو فساد سمجھ کر انہیں چھوڑ دیا وہ بھی حق پر ہیں کیونکہ دونوں نے اللہ کے ایک ایک حکم کی پیروی کی ہے۔ (۲۱۵)

اور ابن اسحاق کی تحقیق یہ ہے کہ غزوہ بنی نضیر میں جب درختوں کو کاٹا جانے لگا تو بنو قریظہ نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ لوگ تو فساد سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اصلاح کرنے آیا ہوں پھر یہ درخت کیوں کاٹ رہے ہو؟ کیا یہ اصلاح ہے؟ اس پر نبی رحمت ﷺ اور صحابہ کرامؓ پریشان و متفکر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔ (۲۱۶)

بہر صورت درخت کاٹنے کی نیت چونکہ فساد اور تخریب کاری نہیں تھی بلکہ یہ محض ضرورت و مجبوری کا نتیجہ تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے روا رکھا اور یہی وجہ ہے کہ بعض

۲۱۵-ابن کثیر اردو ۳۶۶/۱۵ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور' الجہاد فی الاسلام ۲۲۹٫۲۲۸

۲۱۶-حوالہ جات بالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ ائمہ نے اس کے جواز کو اس واقعہ سے مخصوص مانا ہے جبکہ جمہور ائمہ وعلماء اور محققین کے نزدیک جنگی ضروریات کے لئے حسبِ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔ رہا تخریب کاری و غارتگری کی نظر سے ایسا کرنا تو یہ سب کے نزدیک بالاتفاق حرام و ناجائز ہے۔

بعض محدثین نے مطلق جواز کا باب قائم کیا ہے جو کہ غالباً اصل واقعہ کی نسبت غلط فہمی پر مبنی ہے۔ (۲۱۷) والعصمۃ للہ

ضرورت و مجبوری کے مواقع پر ناگزیر تباہ کاری پر ویسے بھی اعتراض نہیں کیا جا سکتا کیونکہ موجودہ زمانہ کے قوانین جنگ میں بھی اسے جائز و درست مانا گیا ہے۔ جیسا کہ لارنیس کی کتاب

[PRINCIPLES OF INTERNATIONAL LAW] یعنی ''بین الاقوامی قانون کے اصول'' کا صفحہ نمبر 441 شاہد ہے کہ جس میں محاصرہ کو موثر بنانے اور محاصرین کو درختوں اور عمارتوں کی آڑ میں پناہ لینے سے روکنے کے لئے درختوں کا کاٹنا، عمارتوں کو توڑنا حتی کہ بستیوں تک کو جلانا جائز رکھا گیا ہے۔ (۲۱۸)

اسلام کی ان سب اخلاقی تعلیمات کو دیکھنے کے بعد بھی بھلا کسی کا یہ الزام درست ثابت ہوسکتا ہے کہ اسلام خونریزی اور قتل و غارتگری اور فساد و تخریب کاری کا دین ہے بلکہ اسلام کا تو جنگی ضابطۂ اخلاق بھی ایسا ہے کہ اس میں بھی دوسروں حتی کہ دشمنوں کے مقتولین کے ساتھ بھی رحم و کرم اور انسانیت کا سلوک کرنے کا حکم اور

۲۱۷- انظر للتفصیل نیل الاوطار ۴/۷/۲۴۸-۲۵۲ طبع بیروت، الفتح الربانی ترتیب مسند احمد

۲۱۸- بحوالہ الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحشیانہ افعال کا ارتکاب کرنے سے ممانعت کی گئی ہے اور فوجوں کی روانگی کے وقت جنگی برتاؤ کے متعلق ہدایات دینے کا طریقہ، جس سے انیسویں صدی تک مغربی دنیانا آشنا تھی، اسے ساتویں صدی عیسوی میں نبی امی ﷺ نے رواج دیا۔

لشکر اسلامی کو نصیحت

صحیح مسلم سنن اربعہ اور مسند احمد و بزار میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا قاعدہ تھا کہ جب آپ ﷺ کسی لشکر کو بھیجتے تو انہیں پہلے تقویٰ اور خشیت الٰہی کی نصیحت کرتے پھر آپ ﷺ دیگر ہدایات (جن کی تفصیل گزر چکی ہے) کے علاوہ فرماتے:

﴿اِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُھُمْ اِلٰی اَحْدٰی ثَلَاثَ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ﴾.

''جب تمہارا سامنا کفار و مشرکین سے ہو تو ان کے سامنے تین چیزیں پیش کرنا''

اور وہ ان میں سے جو بھی مان لیں تم قبول کر لینا:

1 انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔

2 اگر وہ مسلمان نہ ہونا چاہیں تو ان سے جزیہ یعنی خراج طلب کرنا اور اگر وہ جزیہ دے کر اطاعت قبول کر لیں تو ان کی جان و مال پر کسی قسم کی کوئی تعدی نہ کرنا۔

3 لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کریں۔

﴿فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَ قَاتِلْھُمْ﴾ (۲۱۹)

۲۱۹–مشکوۃ ۲/۱۱۵۰' ابو داؤد مع العون ۷/۲۷۱–۲۷۳........ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پھر اللہ سے مدد مانگ کر ان سے جہاد کرو۔''

لشکر اسلامی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہدایات

نبی اکرم ﷺ کے سکھلائے ہوئے جنگی ضابطہء ہائے اخلاق کو صحابہ ؓ نے آپ ﷺ کی موجودگی میں بھی اپنایا اور آپ ﷺ کے بعد بھی انہی پر کار بند رہے حتی کہ آپ ﷺ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں تقریباً تمام ہی محدثین و مورخین نے نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے شام کی طرف اپنی فوجیں روانہ کیں تو انہیں جو دس ہدایات دی تھیں، وہ یہ ہیں:

1 عورتیں، بچے اور بوڑھے قتل نہ کیے جائیں۔

2 مقتولین کا مثلہ نہ کیا جائے۔

3 راہبوں اور عابدوں کو نہ ستایا جائے اور نہ ہی ان کی عبادت گاہیں مسمار کی جائیں۔

4 کوئی پھلدار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کھیتیاں جلائی جائیں۔

5 آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔

6 جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

7 عہد شکنی سے ہر حال میں احتراز کیا جائے۔

8 جو لوگ اطاعت کریں ان کی جان و مال کا وہی احترام کیا جائے جو مسلمان کی

(باقی حاشیہ گزشتہ سے پیوستہ) الفتح الربانی ۱۴/ ۴۶-۴۷ مسلم مع نووی ۶/ ۱۲/ ۳۸-۳۹، صحیح ابی داؤد (۲/ ۴۹۵) حدیث (۲۲۷۶)، صحیح ترمذی ۲/ ۱۲۲ حدیث (۱۳۱۷) ابن ماجہ ۲/ ۹۵۴ حدیث (۲۸۵۸)، صحیح الجامع (۱۰۷۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جان و مال کا ہے۔

9 اموال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔

10 میدان جہاد سے دوران جنگ پیٹھ نہ پھیری جائے۔(۲۲۰) تلک عشرة کاملة

یہاں تک تو محاربین کفار و مشرکین میں سے غیر اہل قتال اور اہل قتال کے متعلق اسلامی تعلیمات اور اس کے جنگی ضابطۂ اخلاق کا خلاصہ تھا۔ اب ایک اور بات بھی پیش نظر رکھیں کہ اسلامی قانون تمام غیر مسلم اقوام کو دو جماعتوں میں تقسیم کرتا ہے۔

1 ایک وہ جن سے عدم جارحیت کا معاہدہ ہو۔

2 دوسری وہ جن سے ایسا کوئی معاہدہ نہ ہو۔

یہی دوسری قسم کے لوگ خواہ ان سے عملاً جنگ ہو رہی یا ہو محاربین یعنی برسر جنگ شمار کیے جاتے ہیں جن میں سے ہی غیر اہل قتال اور اہل قتال کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے کیونکہ غیر قوموں سے موادعت اور عدم موادعت کے بیچ کوئی درمیانی حالت اسلام نے تسلیم نہیں کی۔

❁❁❁

۲۲۰-نیل الاوطار ۴/۷/۲۴۹ رقم ۵۰۴ فی عمدة القاری ۹/۱۷/۱۲۸ نقلاً من الترمذی مع التحفه ۵/۱۵۸ . الجهاد فی الاسلام ص ۲۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاہدین یا غیر جانبدار اقوام
کے بارے میں
اسلامی تعلیمات

وہ لوگ یا غیر مسلم اقوام جن سے عدم جارحیت کا معاہدہ ہو چکا ہو۔ انہیں موجودہ دور کی اصلاح میں NEUTRAL یا غیر جانبدار کہا جا سکتا ہے اور یہ اس لیے کہ اسلام میں غیر جانبداری کی اصلاح سرے سے موجود ہی نہیں بلکہ ایسے لوگ ''معاہدہ'' کے ذیل میں آتے ہیں جنہیں غیر محاربین بھی کہہ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسر جنگ نہیں سمجھے جاتے ان کے غیر مسلم ہونے کے باوجود اسلامی تعلیمات میں انہیں بڑے حقوق اور اہمیت دی گئی ہے۔

اس سلسلہ میں اسلامی قانون یہ ہے کہ معاہدین جب تک شرائط معاہدہ پر قائم رہیں گے ان کے ساتھ ان شرائط کے مطابق معاملہ کیا جائے گا اور جنگ میں ان سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جائے گا اور NEUTRALITY غیر جانبداری کا بھی یہی مفہوم ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ تو تمام معاملات ہی شرائط معاہدہ کے تابع ہوں گے مگر اسلام نے مسائل جنگ و جہاد میں ان کیلئے چند اصولی حقوق وضوابط بھی متعین کر دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ پہلا اصول

پہلا اسلامی اصول وضابطہ یہ ہے کہ جب تک کوئی معاہد قوم اپنے کیے ہوئے عہد پر قائم رہے اس کے ساتھ کسی قسم کا تعرض کرنا مسلمانوں کے لیے سخت ممنوع ہے ۔جیسا کہ سورۂ توبہ میں ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾۔ (۲۲۱)

"مگر وہ مشرکین جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا اور جنہوں نے وفائے عہد میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کو مدد دی ان کے ساتھ مدت معاہدہ ختم ہونے تک تم عہد پر قائم رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔"

2۔ دوسرا اصول

اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت کسی معاہد قوم کے ملک میں آباد ہو اور وہاں اس پر ظلم ہو رہے ہوں تو اسلامی حکومت اپنے ان مسلمانوں کو ایسی امداد نہیں دے گی جو کہ جنگی امداد کی حد تک پہنچتی ہو اور کوئی ایسا قدم بھی نہیں اٹھائے گی جو بے جا مداخلت کی تعریف میں آتا ہو۔

چنانچہ سورۂ انفال میں ارشادِ الٰہی ہے۔

۲۲۱-سورۂ توبہ : ۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (۲۲۲)

''دارالکفر کے رہنے والے مسلمان اگر دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد تم پر فرض ہے مگر اس قوم کے خلاف مدد نہیں دینی چاہیے جس سے تمہارا معاہدہ ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔''

اس ارشاد میں جنگی امداد کی حد تک پہنچنے والی امداد اور بے جا مداخلت کے ضمن میں آنے والے اقدامات سے تو منع کیا گیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ دارالکفر میں مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہوں اور دارالاسلام کے مسلمان ٹھنڈے دل سے بیٹھے دیکھتے رہیں، وہ بس اپنا عہد نہ توڑیں۔ اس کے ماسوا وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی اخلاقی مادی اور سیاسی مدد کے لئے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ (اور انہیں کرنا چاہیے) جس کی گنجائش معاہدات میں اور دنیا کے معروف بین الاقوامی تعامل میں موجود ہو۔

3۔ تیسرا اصول

غیر جانبداروں کے سلسلہ میں تیسرا اسلامی اصول یہ ہے کہ حالت جنگ میں معاہد قوم کی ملکی حدود پر کسی قسم کا تجاوز جائز نہیں بلکہ اگر دشمن بھاگ کر کسی ایسی قوم کی حدود میں پناہ لے لے تو اسلامی فوج وہاں اس کا تعاقب نہیں کر سکتی جیسا کہ سورہ نساء

۲۲۲– سورہ انفال: ۷۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا. اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ (۲۲۳)

''اگر وہ باز نہ آئیں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور ان کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ سوائے ان لوگوں کے جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو۔''

آیت کے اس آخری حصہ میں صراحت ہے کہ جب مقاتلین میں سے کچھ لوگ تمہارے معاہدین کے پاس پناہ لے لیں تو پھر تم ان کو مارنے کے لیے تعاقب کرتے ہوئے معاہدین کی حدود سے تجاوز کر کے نہ جاؤ تاکہ معاہدہ متاثر نہ ہو۔

یہ قواعد کلیہ غیر جانبداری کے قانون کی بنیاد ہیں اور ان سے حسب ضرورت جزوی احکام کا استنباط بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ تو معاہدین یا غیر ضروری جانبداروں کے سلسلہ میں اس وقت تک کے اصول و احکام ہیں جب تک وہ بھی معاہدہ کے پابند رہیں اور اس کی شرائط کی ملحوظ رکھیں۔

اعلانِ جنگ

جب کوئی قوم شرائط معاہدہ کی خلاف ورزی پر اتر آئے اور صریح نقض عہد کا ارتکاب یا کوئی کھلا جنگی اقدام کرے جیسا کہ کفار مکہ سے ہوا تھا تو اس صورت میں

۲۲۳ سورۂ نساء: ۸۹۔ ۹۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حکومت کو بھی حق حاصل ہو جاتا ہے کہ اگر چاہے تو بلا اعلان جنگ ہی اس پر حملہ کر دے جس طرح فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا۔ (۲۲۴) اور اسے ہی کہا جاتا ہے۔ ''تنگ آمد بجنگ آمد'' جبکہ اسلامی تعلیمات میں اس استثنائی شکل کو چھوڑ کر اصل اور عام قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی قوم شرائط معاہدہ کی خلاف ورزی کرے اور اسلامی حکومت کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کر لے تو انہیں پہلے باضابطہ الٹی میٹم دیا جائے کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور شرائط معاہدہ کا پاس کریں ورنہ مجبوراً ہمیں بھی ہاتھ اٹھانا پڑے گا اور اس الٹی میٹم کے بعد بھی انہیں ایفائے عہد کے لیے کافی مہلت دی جائے لیکن اس الٹی میٹم کا بھی وہ کوئی اثر قبول نہ کریں تب جا کر ان کے خلاف تادیبی کاروائی کرنا درست ہوگا۔ چنانچہ سورۂ انفال میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ﴾ (۲۲۵)

''اگر تمہیں کسی قوم سے خیانت و بدعہدی کا خوف ہو تو ان کا معاہدہ برابری کو ملحوظ رکھ کر ان کی طرف پھینک دو بلا شبہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

مفسرین کرام نے ''برابری کو ملحوظ رکھ کر معاہدہ کو پھینک دینے'' کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ انہیں صاف طور پر مطلع کر دیا جائے کہ تمہارے معاندانہ افعال ایسے ہیں کہ جن کی بنا پر ہمارا تمہارا معاہدہ باقی نہیں رہا۔ اس کے بعد دیکھا جائے کہ وہ باز

۲۲۴- تفسیر کبیر بحوالہ اشرف الحواشی مولانا عبدہ

۲۲۵- سورۂ انفال: ۵۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں یا نہیں اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کے خلاف تادیبی کاروائی اور جہاد کیا جائے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ان کو خبر کر دو کہ تم نے معاہدہ فسخ کر دیا ہے۔ تاکہ اس علم میں تم اور وہ برابر ہو جائیں کہ تم ان کے دشمن اور وہ تمہارے دشمن ہو گئے ہیں اور اب تمہارے اور ان کے مابین کوئی عہد باقی نہیں رہا۔''(۲۲۶)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''ان کا معاہدہ ان کی طرف پھینک دو اور یہ اس طرح کہ انہیں کسی کے ہاتھ کہلا بھیجا جائے کہ عہد ٹوٹ چکا ہے۔''

ازھری کا قول

''جب تمہارا کسی قوم سے معاہدہ ہو اور تمہیں اس سے نقض عہد کا خوف ہو جائے تو یہ خوف ہونے کے ساتھ ہی نہ ٹوٹ پڑو بلکہ پہلے ان کو خبر دار کر دو۔''

۲۲۶- ابن کثیر اردو ۲/۳۳۴ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور. و الجهاد في الاسلام ص ۲۴۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور فقہ اسلامی میں فقہائے مجتہدین نے تو صرف اطلاع دینے کو بھی کافی نہیں سمجھا بلکہ نقض عہد کا ارتکاب کرنے والی قوم کو مہلت دینے کی بھی سفارش کی ہے تاکہ اگر وہ اپنے معاندانہ رویہ کی اصلاح کرنا چاہے تو کر لے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی قوم کو ایک سال کی مہلت دینے کا حکم اپنے ایک گورنر کو لکھا تھا۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے لئے ایک سال کی مدت ہی تجویز کی ہے۔

جبکہ امام مالک رحمہ اللہ سے کوئی محدود مدت تو نہیں البتہ اتمام حجت کیلئے فسخ معاہدہ میں جلدی نہ کرنے بلکہ ڈھیل اور مہلت دینے کی تجویز بھی منقول ہے۔ (۲۲۷)

اس قسم کے حالات میں اس طرح کی تعلیمات کے باوجود الزام یہ کہ اسلام خونخواری کی تعلیم دیتا ہے ایسے لوگوں کو اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ ع

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۲۲۷۔ للتفصيل الجهاد في الاسلام : ۲۴۴ تا ۲۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعتِ اسلام میں تلوار کا حصہ

دین اسلام اور جہاد اسلامی کے بارے میں بعض متعصب غیر مسلم مصنفین اور ان کے پڑھے لکھے جاہل مقلدین نے اس بات کا بھی بہت واویلا کیا ہے کہ اسلام صرف تلوار کے زور سے پھیلا ہے حالانکہ یہ بہت بڑا افریب اور کھلی غلط فہمی ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنی صداقت پر ایمان لانے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا بلکہ دلائل و براہین کی روشنی میں راہ ہدایت کو راہ ضلالت سے ممتاز کر کے دکھا دینے کے بعد ہر شخص کو اختیار دیتا ہے کہ چاہے تو وہ غلط راستے پر چل کر نامرادی کے گڑھے میں جا گرے اور چاہے تو سیدھے راستے پر لگ کر حقیقی و دائمی فلاح و کامرانی سے بہرہ اندوز ہو۔ ہاں صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ جہاں تک تبلیغ دین کی حد ہے اس میں تو تلوار کا قطعاً کوئی حصہ نہیں اور اشاعت اسلام میں تلوار کا جو ایک گونہ تعلق نظر آتا ہے اور ہے بھی تو وہ ہر تہذیب جدید کے قیام کیلئے ایک لابدی امر ہے۔

اگر اسلام صرف چند عقائد کا مجموعہ ہوتا تو شیطانی و طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کی کچھ ضرورت و نوبت ہی پیش نہ آتی لیکن واقعہ یہ ہے کہ اسلام ایک عقیدہ ہی نہیں بلکہ ایک قانون بھی ہے۔ ایسا قانون جو اسلام کی عملی زندگی کو اوامر و نواہی کی بندشوں میں کسنا چاہتا ہے۔ اس لیے اس کا کام صرف پند و نصیحت ہی سے نہیں چل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا بلکہ اسے نوک زبان کے ساتھ نوک سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ جس طرح کہ ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے دنیا کی پوری تاریخ میں کسی ایسی تہذیب کا نشان تک نہیں ملتا جس کے قیام میں تبلیغ وتلوار یا زبان وسنان دونوں عناصر کا حصہ نہ ہو اور تہذیب کی کسی خاص شکل کا کیا ذکر ہے خود تہذیب کا قیام ہی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک تلوار کی قلبہ رانی اور تبلیغ کی تخم پاشی کے دونوں عمل اپنا اپنا حصہ ادا نہ کریں۔

کوئی بھی شخص جو انسانی فطرت کا رمز شناس ہے اس حقیقت سے نا آشنا نہیں ہے کہ جماعتوں کی ذہنی واخلاقی اصلاح کے سلسلہ میں ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے جبکہ قلب وروح کو خطاب کرنے سے پہلے جسم و جان کو خطاب کرنا پڑتا ہے اور ہر تہذیب میں جب یہ چیزیں لابدی ہیں تو پھر اشاعت اسلام میں تلوار کے ایک گونہ حصہ کو ہوّا بنا کر کیوں پیش کیا جائے؟

قرآن کریم احادیث نبویہ اور معتبر کتب دینیہ کی رو سے جہاد اسلامی کے مقاصد، غرض و غایت اور اس کے لیے خونریزی کی جو حد مقرر ہے۔ اس کی کچھ تفصیل تو ہم آگے ذکر کریں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ ان میں کسی جگہ بھی غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کرنے کا حکم موجود نہیں (بلکہ کسی بھی حکم میں یہ معنی نکالنے کی گنجائش ہی نہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو اپنی حقانیت کا اقرار کرانے پر مجبور کرتا ہے اور اسلام کے احکام جہاد میں ایسے کسی حکم کا موجود نہ ہونا بجائے خود اس الزام کی تردید کرتا ہے جو مخالفین اسلام نے اس پر لگایا ہے۔)

لیکن آیئے! پہلے سیرت النبی ﷺ کے ایک خاص پہلو یعنی آپ ﷺ کے غزوات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسراپا کا سرسری جائزہ لیں جن کے بارے میں معاندین اسلام اور دشمنان رسول ﷺ نے بڑی غلط فہمیاں پیدا کر رکھی ہیں متعصب غیر مسلم مصنفین لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے اور لوگوں کو زبردستی دین اسلام قبول کرانے کے لئے (نعوذ باللہ) خوب تلوار چلائی اور خونریزی کی تھی تو آیئے پہلے ان کے اسی دعویٰ کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اس میں کہاں تک معقولیت ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کے غزوات وسرایا کا سرسری جائزہ

حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دین اسلام کی ترویج واشاعت تلوار سے نہیں بلکہ دعوت وتبلیغ اخلاق عالیہ اور اپنے حسن کردار سے کی ہے اور جہاں تلوار اٹھانے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہ رہا وہاں تلوار اٹھائی ہے اور جو جنگیں آپ ﷺ نے لڑیں تھیں وہ آپ ﷺ نے خوشدلی سے یا جارحانہ نہیں لڑیں بلکہ وہ آپ ﷺ پر مسلط کی گئیں لہٰذا آپ ﷺ نے بحکم الٰہی مدافعانہ جہاد کیا۔

صحیح بخاری ومسلم میں مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جن غزاوت وسرایا میں بنفس نفیس شرکت فرمائی ان کی مجموعی تعداد ۱۹ ہے۔ ان میں سے بھی کل آٹھ میں باقاعدہ قتال کی نوبت آئی۔

چنانچہ صحیح بخاری کتاب المغازی، باب کم غزا النبی ﷺ؟ میں ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

﴿كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ﴾.

"آپ نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی۔"

توانہوں نے جواب دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿سَبْعَ عَشْرَةَ﴾

''یعنی سترہ غزوات میں۔''

پھر پوچھا:

﴿كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ :﴾

''خود رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟''

تو بتایا:

﴿تِسْعَ عَشَرَةَ﴾ (۲۲۸)

''انیس میں۔''

اور مسند احمد ابی یعلی کی ایک کتاب حدیث میں ان کے علاوہ بھی دو چھوٹے چھوٹے غزوے (غالباً البواء اور بواط) شامل کر کے کل تعداد ۲۱ منقول ہوئی ہے۔

اور طبقات ابن سعد، سیرت ابن اسحاق اور مصنف عبدالرزاق میں یہ تعداد کم و بیش بھی وارد ہوئی ہے جس میں جمع و تطبیق کے بعد مجموعی تعداد انیس (19) ہی بنتی ہے جس کی تفصیل فتح الباری میں دیکھی جا سکتی ہے۔ (۲۲۹)

اور صحیح مسلم میں ہے:

﴿غَزَا رَسُوْلُ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ قَاتَلَ فِيْ ثَمَانٍ مِنْهُنَّ﴾ (۲۳۰)

''نبی اکرم ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت فرمائی جن میں سے

۲۲۸ –بخاری مع الفتح ۷/ ۲۷۹، ۸/ ۱۵۳، مسلم مع النوری ۶/ ۱۲/ ۱۹۴۔ ۱۹۵

۲۲۹ –بخاری مع الفتح ۷/– ۲۸۱

۲۳۰ –مسلم مع النووی ۶/ ۱۲/ ۱۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھ میں قتال کی نوبت آئی۔"

اور وہ غزوات و سرایا جن میں آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا ان کی مجموعی تعداد بقول ابن اسحاق اڑتیس (38) ہے۔[۲۳۱]

اور وہ چھوٹے چھوٹے لشکر یا سریئے جو مختلف اغراض کے لئے آپ ﷺ نے روانہ فرمائے ان کی مجموعی تعداد ابن سعد کے حوالہ سے امام نووی نے شرح مسلم میں پچاس (50) اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں ستر (70) ذکر کی ہے جبکہ مغلطائی سے سو (100) منقول ہوئی ہے۔[۲۳۲]

جبکہ ماضی قریب کے محقق سیرت نگار جناب جسٹس علامہ سلیمان منصور پوری نے 2ھ سے 9ھ تک کے مابین رو پذیر ہونے والے عہد نبوی ﷺ کے غزوات و سرایا کا بڑی تحقیق دقیق سے ایک نقشہ تیار کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ غزوات اور چھوٹے چھوٹے واقعات یا سرایا کی جملہ تعداد بیاسی 82 تھی۔[۲۳۳]

بعض لوگ 82 کا عدد سنتے ہی اچھل پڑتے ہیں اور فتوی داغ دیتے ہیں کہ لو ثابت ہو گیا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے لوگوں کو زبردستی اسلام قبول کروانے کے لئے خواب تلوار چلائی تھی۔ جہاد اسلامی کے تقدس کو جنگ، شمشیر زنی اور خونریزی کا نام دینے والے معاندین نہ تو واقعہ کی علت کو دیکھتے ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے مدعائے اصلی کی تلاش کرتے ہیں بلکہ ہر واقعہ کے بارے میں خود ہی یہ رائے قائم کر لیتے ہیں

۲۳۱-سیرت ابن ہشام ۲/۲۰۸-۲۰۹. الفصول فی اختصار سیرت الرسول لابن کثیر ص۲۰۳-۲۰۴

۲۳۲-شرح مسلم مع نووی ۲/۱۲/۱۹۵ فتح الباری ۸/۱۵۴

۲۳۳-رحمۃ للعالمین ۲/۱۸۵ تا ۲۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ بھی لوگوں کو زبردستی اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے ہی پیش آیا تھا اور ان عیاروں کی چرب لسانی کے نتیجہ میں اللہ کے کچھ پڑھے لکھے مگر جاہل اور سادہ دل مسلمان بندے بھی یہی سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ غزوات و سرایا کے نام سے تاریخ کے سینہ میں محفوظ ہر واقعہ جنگ اور مسلمانوں کی ہر نقل و حرکت جنگ ہی کے لیے تھی حالانکہ نبی اکرم ﷺ کے ہجرت مدینہ کے فوراً بعد یہود اور دیگر قبائل مدینہ کے ساتھ عدم جارحیت کے معاہدوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو صرف انہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ دنیا میں تلوار چلانے نہیں بلکہ امن و آشتی اور صلح و سلامتی قائم کرنے آئے تھے لیکن لوگوں نے بعض اوقات آپ ﷺ کو دفاعی مقابلہ کے میدان میں دھکیل دیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عہد نبوی ﷺ کے 82 غزوات وسرایا کی

اصل حقیقت

عہد نبوی ﷺ میں رونما ہونے والے غزوات اور چھوٹے چھوٹے واقعات یا سرایا کی جملہ تعداد تو 82 ہے لیکن اس سب میں قتال نہیں ہوا اس عدد کبیر کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اس میں 32 دستے یا سریئے وہ بھی شامل ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے وقتاً فوقتاً دشمن کی نقل وحرکت سے باخبر رہنے اور راستوں کی نگرانی کے لئے روانہ فرمائے تھے۔ اور 82 میں سے ہی 5 دستے تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے اور 15 سریئے یا دستے وہ بھی تھے جو قتل وڈکیتی کی وارداتوں اور غداری کے جرم میں ملوث لوگوں کے تعاقب اور گوشالی کیلئے روانہ فرمائے تھے۔ 6 دستے بعض غلط فہمیوں کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوئے جو کہ نہ صرف کفار ومشرکین اور مسلمانوں بلکہ خود مسلمانوں ہی کے مابین بھی وجود میں آئے تھے۔ 3 دستے بت شکنی کے لیے نکلے تھے۔ 3 دستے دشمن کا تعاقب کرنے کی غرض سے نکلے اور پانچ مختلف مقامی اور شخصی قسم کے واقعات بھی سریئے کہلوائے۔

اس طرح یہ 63 واقعات تو ایسے ہیں کہ ان کا شمار غزوات وسرایا میں ہی ہوتا ہے مگر ان میں سے کسی ایک میں بھی کفر واسلام کا مقابلہ اور قتال نہیں ہوا۔ ایسے کتنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی واقعات اور ہیں جو بلا قتال ہی انجام پذیر ہوئے۔ صرف 8 غزوات ایسے ہیں جن میں صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق قتال اور مقابلہ ہوا تھا۔ (۲۳۴) اور ان میں بھی مسلمانوں نے محض دفاعی جہاد کیا۔ جارحانہ حملے نہیں کیے تھے۔ (۲۳۵)

۲۳۴۔ مسلم مع نووی ۱۹۶/۱۲/۶

۲۳۵۔ للتفصیل رحمۃ للعالمین ۲/ ۲۰۶ تا ۲۰۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عہد نبوی ﷺ کے غزوات وسرایا میں ہلاک شدگان اور قیدیوں کی تفصیل

ان تفصیلات وانکشافات کے بعد بھی اگر اسلام دشمن لیکن انسانی ہمدردی کے ان علمبرداروں کو جائز وناجائز ہر شکل میں بہائے گئے خون کی سرخی سے ڈر لگتا ہے تو پھر انہیں پہلے اپنے گھر کی خبر لینا چاہیے کہ جس کے تمام درودیوار ہی خون ناحق سے لت پت ہیں۔

عہد نبوی ﷺ کے غزوات وسرایا میں تو فریقین کے کل ایک ہزار اٹھارہ (1018) آدمی شہید وہلاک ہوئے تھے۔ اب اگر مذکورہ 82 غزوات وسرایا کو بلا تفریق جنگیں ہی سمجھ لیا جائے اور ہر لڑائی کو جارحانہ بھی مان لیا جائے تو آپ ذرا کل مقتولین ایک ہزار اٹھارہ (1018) کو 82 پر تقسیم کر کے تو دیکھیں صرف بارہ پوائنٹ اکتالیس (12.41) یعنی تقریباً ساڑھے بارہ مقتول فی لڑائی اوسط نکلتی ہے۔ کیا ایسی لڑائیوں کے بارے میں کوئی عقلمند شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ صدہا سالہ پرانے مذاہب کو جبراً ترک کرانے اور اسلام قبول کروانے میں کافی مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں؟

پھر ان تمام لڑائیوں میں کفار کے چھ ہزار پانچ سو چونسٹھ (6564) آدمی قیدی بنائے گئے تھے۔ جن میں سے چھ ہزار (6000) تو صرف غزوہ حنین میں اسیر کیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ اس لیے باقی لڑائیوں میں اسیروں کی اوسط صرف سات نکلتی ہے۔ کیا عقل سلیم کی روشنی میں یہ تعداد پورے ملک کو تبدیلی مذہب کیلئے مجبور ہونے کا سبب قرار دی جا سکتی ہے؟ اور پھر نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی تو دیکھیں کہ صرف دو قیدیوں (نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط، اسیران بدرؓ بحوالہ ابن کثیر)[۲۳۶] کو ان کے سابقہ جرائم کی پاداش میں قتل کروایا اور باقی میں سے دوسو پندرہ (215) قیدی غالباً مشرف بہ اسلام ہوئے اور چھ ہزار تین سوسینتالیس (6347) قیدیوں کو آپ ﷺ نے ازراہ لطف واحسان بلا کسی شرط کے آزاد فرما دیا تھا۔[۲۳۷]

جنگ عظیم کے مقتولین، اسیروں اور گمشدگان کے بارے میں تفصیلی اخباری رپورٹ

اب آیئے! ذرا اسلام کو خونریزی کی تعلیم دینے والے مذہب کا طعنہ دینے والوں اور انسانیت کی ہمدردی کے ٹھیکیداروں کی جنگوں کے مختصر تذکرہ ہو جائے۔

وہ جنگ عظیم جو 14 اگست 1914ء سے لے کر 3 مارچ 1918ء تک متمدن دنیا کے کثیر حصے پر جاری رہی اس کے مقتولین، اسیروں اور گمشدگان کا اندازہ اس رپورٹ سے ہو سکتا ہے جو علامہ سلیمان منصور پوری نے انڈیا کے ایک اخبار ''ہمدم'' کی 17 اپریل 1919ء کی اشاعت کے حوالہ سے ذکر کی ہے جس کے مطابق اکیلی جنگ عظیم کے صرف مقتولین کی تعداد کا اندازہ 73 لاکھ 38 ہزار ہے۔ زخمیوں،

۲۳۶- ابن کثیر مختصر الرفاعی ۵۶/۴

۲۳۷- مختصر از رحمۃ للعالمین ۲۱۳/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدیوں اور گمشدگان کی تعداد الگ ہے اور مذکورہ مقتولین میں سے روس کے 17 لاکھ، جرمنی کے 16 لاکھ، فرانس کے 13 لاکھ 70 ہزار، اٹلی کے 4 لاکھ 60 ہزار، آسٹریا کے 8 لاکھ، برطانیہ کے 7 لاکھ، ترکی کے 6 لاکھ 50 ہزار، بیلجیم کے ایک لاکھ 2 ہزار، بلغاریہ کے ایک لاکھ، رومانیہ کے ایک لاکھ، نیگرو کے ایک لاکھ اور امریکہ کے 50 ہزار تھے۔ 73 لاکھ 38 ہزار مقتولین کی اس ہوشربا تعداد کے باوجود رپورٹر کو ابھی شک ہے کہ انگلستان و فرانس کے مقتولین میں ہندوستان اور فرانس کی نوآبادیوں کی تعداد بھی شامل ہے یا نہیں؟ مگر یہ اقرار ہے کہ زخمیوں، قیدیوں اور گمشدگان کی تعداد مذکورہ اعداد و شمار میں شامل نہیں ہے۔

اس جنگ سے انگلستان کا صرف یہ مقصد بتایا گیا ہے کہ چھوٹی سلطنتوں کی آزادی اور حفاظت کو برقرار رکھا جا سکے۔ صرف اتنے سے مقصد کیلئے لاکھوں نفوس اور اربوں اشرفیوں کو خاک و خون میں ملا دیا گیا۔ سینکڑوں جہاز سمندر میں غرق ہوئے۔ عیش و آرام کے سب سامان تباہ ہوئے اور تجارت عالم مخدوش و معطل رہی۔

مذہبی لوگوں کی لڑائیاں

دنیا داروں کی لڑائیوں میں خاک و خون کی جو ہولیاں کھیلی گئیں ان کا ذکر چھوڑ دیں۔ مقدسین یعنی مذہبی لوگوں کی لڑائیوں کو ہی تصور میں لائیں تو آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ مہابھارت کے مقتولین کی تعداد کروڑوں سے کم نہیں۔ یورپ کی مقدس مذہبی انجمنوں نے لاکھوں سے زائد نفوس کو ہلاک کیا اور عیسائی مذہبی عدالت کے حکم سے ایک کروڑ بیس لاکھ عیسائیوں کو ہلاک کیا گیا۔ یہ بیان بھی خود ایک عیسائی مؤلف جان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈیون پورٹ کا ہے جسے اس سے نے اپنی کتاب ''اپالوجی آف محمد اینڈ قرآن'' میں درج کیا ہے۔ (۲۳۸)

اور اکیلی سلطنت اسپین نے تین لاکھ چالیس ہزار عیسائیوں کو قتل کیا تھا جن میں سے بتیس ہزار آدمی آگ میں زندہ ڈال کر جلائے گئے تھے۔ (۲۳۹)

اب ذرا ایک مرتبہ پھر پورے عہد نبوت کے دوران جنگ و جہاد میں کام آنے والے طرفین کے صرف ایک ہزار اٹھارہ شہداء و مقتولین کو بھی سامنے رکھیں اور ان کروڑوں تڑپتی، سسکتی، جھلستی، اور جلتی لاشوں، کراہتے زخمیوں، جان بلب قیدیوں اور بے یارو مدد گار گمشدگان کو بھی چشم تصور سے دیکھیں، معلوم نہیں ان جگر پاش اعداد و شمار کی موجودگی میں بھی یہ لوگ اپنی پاکی داماں کی حکائت کیوں بڑھائے چلے جاتے ہیں۔ اور ناچار کہنا پڑتا ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ ۲۴۰

جہاد اسلامی کے تقدس کو مشکوک بنانے کے لئے مخالفین اسلام نے جو یہ اعتراض گھڑا ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی ہے اور لوگوں کو بزور شمشیر و سنان مسلمان بنایا گیا ہے۔ اس اعتراض کی نامعقولیت کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ ہم نے اعتراض کرنے والوں کے گھر سے حوالہ دے کر ثابت کیا ہے کہ اسلام نے اگر

۲۳۸- بحوالہ اعجاز التنزیل ص ۲۶۱

۲۳۹- رحمۃ للعالمین ۲/۲۱۴-۲۱۵

۲۴۰- غزوات نبوی ﷺ کے اسباب و انواع کے لئے سیرت النبی ﷺ مولفہ علامہ شبلی نعمانی جلد اول ص ۵۸۷ تا ۶۰۶ کا مطالعہ بھی مفید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں مدافعانہ جہاد میں خون کے قطرے بہائے ہیں تو تم نے خون کی ندیاں بہائی ہیں اور تمہارے اپنے گھر کو تمہارے ہی گھر کے چراغ سے آگ لگی ہے لہٰذا دوسروں سے بگڑنے سے کیا حاصل؟

دین اسلام اور جبر واکراہ

اب آیئے آپ کو تعلیمات اسلام کی اولین واعلیٰ ترین کتاب قرآن کریم کے حوالہ سے بتا دیں کہ اسلام کے تو مزاج میں ہی یہ بات داخل نہیں کہ دیگر مذاہب کے پیروؤں کو زبردستی گھسیٹ کر لایا جائے بلکہ اسلام تبلیغ جبر واکراہ کی تاریخ سے ہی ناواقف ہے کہ یہ بھی مذہب قبول کروانے کا کوئی طریقہ ہے۔

چنانچہ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (۲۴۱)

دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے اب جو کوئی طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔"

۲۴۱- سورہ بقرہ : ۲۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد الٰہی کا مفہوم بالکل واضح ہے لیکن جس موقع پر اور جن حالات میں یہ آیت نازل ہوئی تھی انہیں بھی پیش نظر رکھا جائے تو اس کا مدعا اور واضح ہو جاتا ہے۔

شانِ نزول

اس آیت کے شان نزول کے بارے میں امام قرطبی کی الجامع لاحکام القرآن امام ابن کثیر کی تفسیر القرآن، تفسیر ابن جریر، ابن الجوزی کی زاد المسیر میں جو اسباب نزول مذکور ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ابوداؤد و نسائی، ابن حبان و بیہقی اور ابن ابی حاتم و المختارہ للضیاء کی روایت کے مطابق ترجمان القرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”(اہل مدینہ کی عورتوں میں سے) اگر کسی عورت کے بچے زندہ نہ رہتے تو وہ منت مانا کرتی تھی کہ اگر میرا کوئی بچہ زندہ رہا تو میں اسے یہودی بناؤں گی (اس طرح انصار کے بہت سے بچے یہودی بنا دیئے گئے تھے) اور جب (4ھ میں نبی اکرم ﷺ کے حکم سے) یہود بنی نضیر کو مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو ان میں وہ انصار بچے شامل تھے جو یہودی مذہب کے پیرو ہو چکے تھے۔ انصار نے کہا ہم اپنے بچوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ ہم نے انہیں اس وقت یہودی بنایا تھا جب ہم اپنے آبائی دین سے یہودیت کو بہتر سمجھتے تھے مگر اب جبکہ آفتاب اسلام طلوع ہو چکا ہے اور تمام ادیان سے افضل دین ہمارا ہے تو ہم اپنے بچوں کو یہودی نہیں رہنے دیں گے بلکہ زبردستی انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں گے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (۲۴۲)

''کہ دین میں زبردستی نہیں۔''

انہیں جبراً مسلمان نہ بناؤ۔ (۲۴۳)

امام مجاہد، سعید بن جبیر، اور حسن بصری رحمھم اللہ نے بالاتفاق اسی واقعہ کو اسی آیت کا شان نزول قرار دیا ہے۔

دوسری روایت

انصار میں سے ایک شخص کے دو بیٹے نصرانی تھے۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا'' میرے بیٹے نصرانیت کو چھوڑنے پر راضی نہیں ہو رہے کیا میں انہیں قبول اسلام پر مجبور کر سکتا ہوں؟'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ مسروق اور سدی کا قول ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول

امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''کسی شخص کو دین اسلام میں داخل ہونے کے لئے مجبور مت کرو کیونکہ اسلام اس قدر واضح و بین اور اس کے دلائل و براہین ایسے روشن ہیں کہ کسی شخص کو اس میں داخل ہونے پر مجبور کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اللہ نے جس شخص کو ہدایت دی ہو اور جس کا سینہ قبولِ حق کے لیے کھول دیا ہو اور جسے نور بصیرت عطا کیا ہو وہ دلیل واضح

۲۴۲–سورۃ البقرۃ : ۲۵۶

۲۴۳–نیل الاوطار ۴/۸/۲۰ طبع بیروت 'صحیح ابی (داؤد حدیث(۲۳۳۳) ۲/۵۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بنا پر خود ہی اسے اختیار کرلے گا اور جس کی سماعت و بینائی پہ گمراہی کی مہر لگ چکی ہو۔ اس کا زبردستی دین میں داخل ہو جانا بھی تو بیکار ہی ہے۔"(۲۴۴)

کیا یہ آیت منسوخ ہے؟

اس آیت (لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ) کو سورۂ فتح کی آیت قتال

﴿سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَأْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ﴾(۲۴۵)

"عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کے لئے بلایا جائے گا جو بڑے زور آور ہیں تم کو ان سے جنگ کرنی ہوگی یا وہ مطیع ہو جائیں گے۔"

اور دوسری آیت توبہ کی آیت:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوْا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَةً وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴾(۲۴۶)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو جنگ کرو ان منکرین حق سے جو تمہارے پاس ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔"

۲۴۴—تفسیر ابن کثیر مختصر الرفاعی ۱/۲۲۰، قرطبی ۲/۳/۲۷۹—۲۸۱ زادہ المسیر ۱/۳۰۵ بتحقیق الارناؤوط

۲۴۵—سورۂ فتح: ۱۶

۲۴۶—سورۂ توبہ: ۱۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے منسوخ بھی قرار دیا گیا ہے

جبکہ شعبی، قتادہ، ضحاک اور حسن بصری کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے اور ان کی دلیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک عیسائی بڑھیا کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے معذرت کر دی تو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اے اللہ! گواہ رہنا کہ میں نے تبلیغ کر دی ہے اور تیرا حکم ہے کہ دین میں زبردستی نہیں ہے۔''(۲۴۷)

اور امام ابن الجوزی کے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ مجاہدؒ اور قتادہؒ کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے اور ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اسے ہی ترجیح دی ہے۔(۲۴۸)

انبیاء و رُسُل کی ضرورت

دین میں زبردستی اور جبر و اکراہ جائز ہوتے تو پھر بندوں کو ان کی ضرورت ہی نہ پڑتی بلکہ یہ کام خود اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ اور وہ قادر مطلق بھی ہے مگر اس نے تو سورہ نحل میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ

۲۴۷- قرطبی ۲/۳/۲۸۰

۲۴۸-زاد المسیر مع التحقیق ۱/۳۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (۲۴۹)

"اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے اور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی۔"

اور یہی مفہوم سورۂ ہود میں بھی ہے۔

﴿وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ﴾ (۲۵۰)

"بے شک تیرا رب اگر چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا مگر اب تو وہ تمہارے مختلف طریقوں پر ہی چلتے رہیں گے اور بے راہ رویوں سے صرف وہ لوگ بچیں گے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے اسی (آزادیٔ انتخاب و اختیار اور امتحان) کے لیے تو اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔"

اور اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے مخاطب ہو کر سورۂ یونس میں فرمایا:

﴿وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ

۲۴۹—سورۂ نحل : ۹۳

۲۵۰—سورہ ہود : ۱۱۸-۱۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَمِیْعًا. اَفَاَنْتَ تُکْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾ (۲۵۱)

''اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن وفرما نبردار ہی ہوں) تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں۔ کوئی متنفس اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ ان پر گندگی ڈال دیتا ہے۔''

اور پھر زبردستی کسی کو دین اسلام میں داخل کرنا اس امتحان اور آزمائش کے بھی خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے مطلوب ہے بلکہ جبر و اکراہ سے کسی کو دین میں داخل کرنا تو امتحان و آزمائش کے مقصد کو ہی باطل کر دیتا ہے اور اسی مقصد کی تکمیل کے لیے تو سورۂ کہف میں فرمایا ہے۔

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ﴾ (۲۵۲)

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیں کہ یہ قرآن حق ہے تمہارے مالک کی طرف سے (اترا ہے) جو چاہے ایمان لے آئے جو چاہے کفر پر قائم رہے۔''

۲۵۱- سورہ یونس: ۹۹-۱۰۰

۲۵۲- سورۂ کہف: ۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح حکمت الٰہی کا جو تقاضا تھا کہ ہر شخص اپنے دین کے معاملہ میں اپنا حق خود اختیاری و حق خود ارادیت استعمال کرے وہ پورا ہو سکتا ہے اور اگر جبر و اکراہ سے کام لیا جانا جائز ہوتا تو گزشتہ تیرہ چودہ صدیوں میں کم از کم ایک مرتبہ ہی ملت اسلامیہ نے لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا ہوتا مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔

نبی اکرم ﷺ کو بارہا مواقع ہاتھ آئے۔ کفار پر قدرت حاصل ہوئی بڑی بڑی جماعتیں آپ ﷺ کے قابو میں آئیں مگر آپ ﷺ نے زبردستی کسی کے گلے میں اسلام کا پھندا ہرگز نہیں ڈالا۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ﴾.

”آج تم پر کوئی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔“

کی نوید سنا کر لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا اور کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ اسی طرح خلافت راشدہ کے عہد مبارک میں جبکہ اسلام اپنی اصلی شان میں جلوہ گر تھا۔ اس شوکت اسلام کے زمانہ میں بھی اور کسی زمانہ میں بھی بزور شمشیر کسی کو اسلام قبول کرنے پر ہرگز مجبور نہیں کیا گیا۔

جہاد اسلامی کے بارے میں پھیلائے گئے پروپیگنڈہ اور بعض اعتراضات و غلط فہمیوں میں سے بعض کا جواب ذکر کیا جا چکا ہے اور قدرے تفصیل سے جہاد اسلامی کے دوران مجاہدین کے لیے ضابطۂ اخلاق کے حوالہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ اسلام خونریزی کی تعلیم نہیں دیتا اور نہ پیغمبر اسلام یا آپ ﷺ کے پیروکاروں نے بزور شمشیر اسلام کی اشاعت کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حج اور قربانی کے موضوع پر لکھی منفرد انداز کی حامل

سوئے حرم

تصنیف و تالیف : محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ ، الخبر سعودی عرب

تخریج و تحقیق : حافظ عبدالرؤف صاحب ، فاضل مدینہ یونیورسٹی

• حج وعمرہ اور قربانی کے احکام ومسائل پر اردو میں متعدد کتابیں موجود ہیں لیکن یہ کتاب اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہے (مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف، لاہور، پاکستان)

• سوئے حرم مع اپنی تعلیقات کے جدید طرز تصنیف کی نمائندہ ایک خوبصورت اور معنی آفرین کتاب ہے اس کے مندرجات اور تعلیقات ہر دو سے لکھنے والوں کے خون جگر کی سرخی صاف چھلکتی نظر آتی ہے۔ (مولانا سراج الحق، مدیر ماہنامہ ''الفلاح''، انڈیا)

• یوں تو اس موضوع پر متعدد تصانیف موجود ہیں مگر جامعہ اسلامیہ کے فاضل محقق حافظ عبدالرؤف صاحب نے جملہ مسائل کی انوکھی تحقیق کے ذریعے اس کتاب کو جداگانہ رنگ دے دیا ہے۔ (مولانا عطاء اللہ خان، سرپرست ''نوائے اسلام'' دہلی، انڈیا)

• حج وعمرہ اور قربانی کے موضوع پر اردو زبان میں میری نظر میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اس کتاب کی تالیف پر جہاں مؤلف قابل مبارک باد ہیں وہیں مخرج معلق بھی لائق صد تحسین ہیں۔ (مولانا رضاء اللہ عبدالکریم المدنی ''ترجمان'' دہلی، انڈیا)

• سوئے حرام سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری کڑی اور قابل رشک حد تک علمی وتحقیقی اور جاندار کتاب ہے اس کتاب کے ورق ورق پر تصنیف وتخریج کا جدید محققانہ احساس رواں دواں نظر آتا ہے۔ (روزنامہ ''سیاست'' حیدرآباد، انڈیا)

حج اور عمرہ اور قربانی کے موضوع پر بے نظیر کتاب

480 احادیث وآثار کی علمی انداز میں مفصل تخریج

• مستند دلائل • علمی نکات واشارات • مضبوط جلد

• عمدہ کتابت • 658 صفحات • ہدیہ 180 روپے

• جاذب نظر ٹائٹل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد منیر قمر کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب

1- رمضان المبارک کا روحانی تربیت کا مہینہ
2- کشف الشبہات (توحید)
3- مسنون ذکر الٰہی (مختصر)
4- مناسک الحج والعمرہ
5- درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
6- خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
7- خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
8- انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
9- دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
10- وجوب عمل بالسنۃ اور کفر منکر
11- تین اہم اصول دین اور قواعد اربعہ
12- تین اہم اصول دین
13- قبولیت عمل کی شرائط
14- مسنون ذکر الٰہی (مفصل)
15- سیرت امام الانبیاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16- شراب ودیگر منشیات

17- سوئے حرم (حج وعمرہ اور قربانی)

18- فقہ الصلاۃ (حصہ اول)

19- فقہ الصلاۃ (حصہ دوم)

20- فقہ الصلاۃ (حصہ سوم)

21- فقہ الصلاۃ (حصہ چہارم)

22- فقہ الصلاۃ (حصہ پنجم)

23- رمضان المبارک اور احکام روزہ

24- احکام زکاۃ وصدقات

25- جہاد اسلامی کی حقیقت

26- سود اور رشوت

27- مذمت وفحاشی وزنا کاری

28- انسداد فحاشی وزنا کاری کے لئے اسلام کی بے نظیر تدابیر

29- مذمت لواطت واغلام بازی

30- چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال

31- مقالات قمر

32- گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول

(ترجمہ کتاب الشیخ عبدالعزیز المتقل

33- دخول جنت کے تیس اسباب وذرائع (ترجمہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

34- مکفرات الذنوب

(تلخیص و ترجمہ کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی)

35- پچاس سوال وفتاوی احکام

36- حیض کے بارے میں

(ترجمہ کتاب الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

37- محرمات

(حزام امور، ترجمہ کتاب الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر)

38- ممنوعات

(ناجائز امور، ترجمہ کتاب الشیخ محمد الصالح المنجد، الخبر)

39- سورہ الفاتحہ، فضیلت، مقتدی کے لئے حکم

40- آمین، معنی ومفہوم، مقتدی کے لئے حکم

41- رفع الیدین، جانبین کے لئے دلائل کا تحقیقی جائزہ

42- درود شریف، فضائل ومسائل

□□□

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حضرت مولانا محمد منیر قمر (ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب) کی

چند علمی و تحقیقی تالیفات

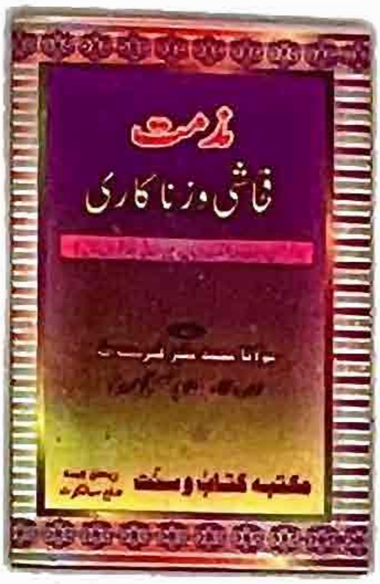

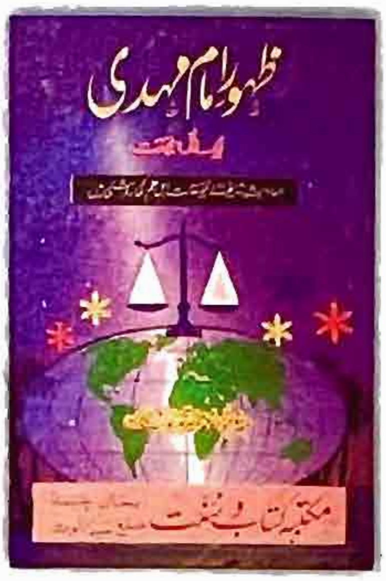

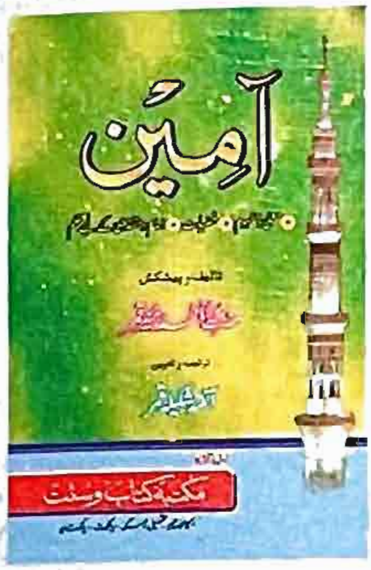

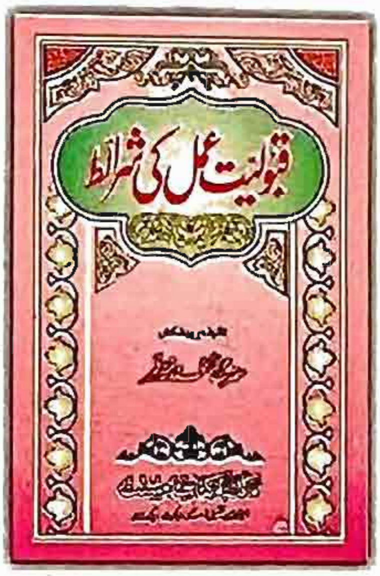

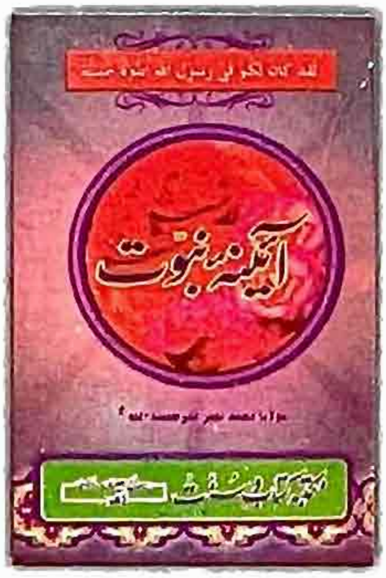

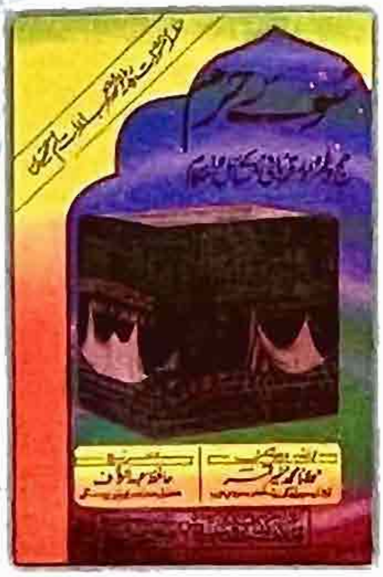

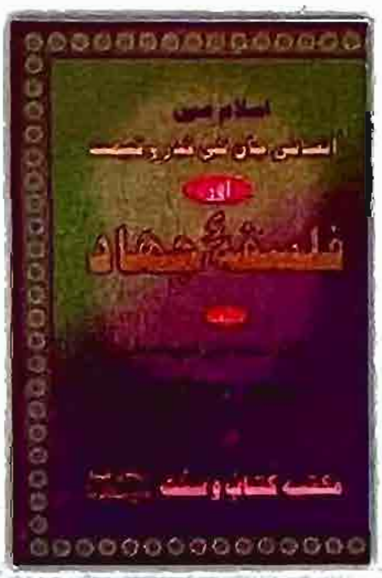

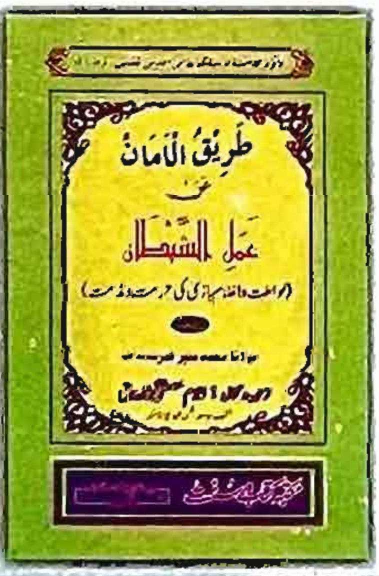

ناشر

مکتبۂ کتاب وسنت

ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ۔ سیالکوٹ، پاکستان